

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

رفیق المعتمرین

عمرے کا طریقہ اور دعائیں



حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رحمہ اللہ

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

رفیقُ الْمُعْتَمِرِینَ

مُؤَلِّف:

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
 ابوبلال محمد الیاس عطاء رقادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

نام کتاب : رفیق المعتمرین

مؤلف : شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطاء قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تاریخ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ، جولائی ۲۰۱۲ء

ناشر : مکتبہ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-32203311	کراچی : شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی
فون: 042-37311679	لاہور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ
فون: 041-2632625	سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار
فون: 058274-37212	کشمیر : چوک شہیدال، میرپور
فون: 022-2620122	حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن
فون: 061-4511192	ملتان : نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ
فون: 044-2550767	اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال
فون: 051-5553765	راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ
فون: 068-5571686	خان پور : دُرانی چوک، نہر کنارہ
فون: 0244-4362145	نواب شاہ : چکر بازار، نزد MCB
فون: 071-5619195	سکمر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڈ، گوجرانوالہ
	پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور اسٹریٹ، صدر

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
84	تقصیر کی تعریف	42	طواف کا طریقہ	7	عمرے والے کیلئے 52 نیتیں
85	اسلامی بہنوں کی تقصیر	46	پہلے چکر کی دعا	17	آپ کو خرم مدینہ مبارک ہو
85	چنگوں کے بارے میں ضروری مسئلہ	49	دوسرے چکر کی دعا	21	دُرود شریف کی فضیلت
	جس نے دوسروں کے جوتے ناچائز	51	تیسرے چکر کی دعا	21	3 فرما دیں مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
86	استیعال کر لئے آپ کیا کریں؟	53	چوتھے چکر کی دعا	21	عمرہ کی تیاری کیجئے
87	اسلامی بہنوں کیلئے مذنی پھول	55	پانچویں چکر کی دعا	21	احرام باندھنے کا طریقہ
87	طواف میں سات باتیں حرام ہیں	58	چھٹے چکر کی دعا	22	اسلامی بہنوں کا احرام
88	طواف کے گیارہ مکروہات	60	ساتویں چکر کی دعا	23	احرام کے نفل
89	طواف و سنی میں سیرات کام جائز ہیں	62	مقام ابراہیم	23	عمرے کی نیت
89	سنی کے 10 مکروہات	62	نماز طواف	24	لیکٹ
90	سنی کے چار مختلف مذنی پھول	63	مقام ابراہیم کی دعا	24	2 فرما دیں مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
90	اسلامی بہنوں کیلئے خاص تاکید	64	نماز کے چار مذنی پھول	25	معنی پر نظر رکھتے ہوئے لیکٹ پڑھئے
91	مدینے کی حاضری	65	اب کلمتِ زم پر آپ پڑھئے...	25	لیکٹ کہنے کے بعد کی ایک سنت
91	ذوق بھانے کا طریقہ	66	مقام کلمتِ زم پر پڑھنے کی دعا	26	لیکٹ کے 9 مذنی پھول
91	مدینہ کتنی دیر میں آئے گا!	68	ایک اہم مسئلہ	27	نیت کے متعلق ضروری ہدایت
93	ننگے پاؤں رہنے کی قرآنی دلیل	68	اب زم زم پر آئیے!	28	احرام کے معنی
94	حاضری کی تیاری	69	آپ زم زم پی کر یہ دعا پڑھئے	28	احرام میں یہ باتیں حرام ہیں
94	اے لیجئے! سب گنبد آگیا	69	آپ زم زم پیتے وقت دعا مانگنے کا طریقہ	30	احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں
96	ہو سکے تو بابِ اربع سے حاضر ہوں	70	زیادہ ٹھنڈا نہ بنیں	31	یہ باتیں احرام میں جائز ہیں
97	نماز شکرانہ	70	نظر تیز ہوتی ہے	33	مزد و عورت کے احرام میں فرق
97	شہری کابیوں کے روبرو	71	صفا و مروہ کی سنی	34	احرام کی 9 مفید احتیاطیں
98	مواہدہ شریف پر حاضری	73	صفا و مروہ کے مختلف انداز	37	احرام کے بارے میں ضروری تنبیہ
99	بارگاہ رسالت میں سلام عرض کیجئے	74	کوہ صفا کی دعا	37	خریم کی وضاحت
101	صدقہ اکبری کی خدمت میں سلام	80	سنی کی نیت	28	مکہ مکرمہ کی حاضری
102	فاروق اعظم کی خدمت میں سلام	81	صفا و مروہ سے اترنے کی دعا	29	احکام کی نیت کیجئے
	دوبارہ ایک ساتھ شیخین کی خدمتوں	82	سبز خیلوں کے درمیان پڑھنے کی دعا	40	کلمہ مشترکہ پہلی نظر
102	میں سلام	84	دوران سنی ایک ضروری ہدایت	41	سب سے افضل دعا
103	یہ دعا میں مانگئے	84	نماز سنی مستحب ہے	41	طواف میں دعا کے لئے رکعتیں
104	بارگاہ رسالت میں حاضری کے 12 مذنی پھول	84	خلق یا تقصیر	42	عمرے کا طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
148	ناخن تراشنے کے بارے میں سوال و جواب	129	مدینہ منورہ کی زیارتیں	106	جالی مبارک کے زور و پڑھنے کا ورد
149	بال دور کرنے کے بارے میں سوال و جواب	129	رَوْضَةُ الْجَنَّةِ	106	ذُعا کیلئے جالی مبارک کو پیٹھ پر مت کیجئے
152	خوشبو کے بارے میں سوال و جواب	130	مسجد قبا	107	پچاس ہزار ایک کاف کا ثواب
159	احرام میں خوشبودار صابن کا استعمال	131	عمرے کا ثواب	108	روزانہ پانچ حج کا ثواب
160	تحريم اور گلاب کے پھولوں کے گجرے سے ملے ہوئے کپڑے وغیرہ کے متعلق سوال و جواب	131	مزار سیدنا حمزہ	108	اسلام دہائی ہی عرض کیجئے
165	سوال و جواب	132	شہدائے اُحد کو سلام کرنے کی فضیلت	109	بڑھیا کو دیدار ہو گیا
166	احرام میں ٹشو پیپر کا استعمال	132	سیدنا حمزہ کی خدمت میں سلام	110	اَلْاِنْشِطَارُ.....! اَلْاِنْشِطَارُ.....!
171	خلق و تقصیر کے متعلق سوال و جواب	134	شہدائے اُحد کو مجموعی سلام	110	ایک شخص حاجی کو دیدار ہو گیا
172	مستشرق سوال و جواب	135	زیارتوں پر حاضری کے دوسری طریقے	111	گلیوں میں نہ تھوکنے!
174	13 کو غروب آفتاب کے بعد احرام باندھ سکتے ہیں	136	سوال و جواب	111	جنت البقیع
178	عرب شریف میں کام کرنے والوں کے لئے احرام نہ باندھنا ہو تو وحیلہ عمرہ یا حج کے لئے سوال کرنا کیسا؟	136	جرام اور ان کے کفارے	112	اہل بیعت کو سلام عرض کیجئے:
179	عمرے کے وزے پر حج کیلئے رکنا کیسا؟	136	دم وغیرہ کی تعریف:	113	دلوں پر پتھر پھرجاتا
181	غیر قانونی رکنے والے کی نماز کا اہم مسئلہ	136	دم وغیرہ میں رعایت	113	اَلْوُدَاعِی حاضری
182	تحريم میں کبوتروں، مڈیوں کو اڑانا، ہتھانا	137	دم بھدقے اور دوزخ کے شہروری مسائل	115	اَلْوُدَاعِی تا جد امدینہ
184	تحريم کے پیڑ وغیرہ کا غذا	138	اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرئے	118	مکہ مکرمہ کی زیارتیں
188	میقات سے بغیر احرام گزرنے کے بارے میں سوال و جواب	139	طواف کے بارے میں مستشرق سوال و جواب	118	ولادت کا سورہ و عالم
190	ماخذ و مراجع	139	تکبیر طواف میں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں؟	118	تکبیل الیومین
191		140	طواف میں پھیروں کی گنتی یا دہری تو؟	120	خدیجہ الکبریٰ کا مکان
		140	دوران طواف وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟	121	غار حرا
		141	قطرے کے سریش کے طواف کا اہم مسئلہ	121	دار ارقم
		142	عورت نے ہادی کے دونوں میں ٹکلی طواف کرایا تو؟	122	محلہ مسفلہ
		143	مسجد احرام کی پہلی یا دوسری منزل سے طواف کا مسئلہ	123	جنت البقیع
		144	دوران طواف ٹکڑا آواز سے مناجات پڑھنا کیسا؟	124	مسجد جن
		145	افطاح اور رک کے بارے میں سوال و جواب	124	مسجد التریہ
		145	یوں دُکھار کے بارے میں سوال و جواب	125	مسجد خیف
		147	احرام میں آمد سے مصافحہ کیا اور ...؟	125	مسجد جحرانہ
		148	میاں بیوی کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا	127	مزار مینونہ
				128	مسجد احرام میں "نماز صلی" کے 11 مقامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عمرے والے کیلئے 52 نیتیں (مع روایات، حکایات و مدنی پھول)

(حجّاج و مُعْتَمِرین ان میں سے موقع کی مُناسبت سے وہ نیتیں کر لیں جن پر عمل کرنے کا واقعی ذہن ہو)

﴿1﴾ صرف رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے عمرہ کروں گا۔ (قبولیت کیلئے اخلاص

شرط ہے اور اخلاص حاصل کرنے میں یہ بات بہت معاون ہے کہ ریا کاری اور شہرت کے تمام

اسباب ترک کر دیئے جائیں) ﴿2﴾ حُضُوْر اَکْرَمَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی میں عمرہ

کروں گا ﴿3﴾ ماں باپ کی رضا مندی لے لوں گا۔ (بیوی شوہر کو رضا مند کرے، مقروض جو

ابھی قرض ادا نہیں کر سکتا تو اُس (قرض خواہ) سے بھی اجازت لے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۵)

﴿4﴾ مالِ حلال سے عمرہ کروں گا ﴿5﴾ چلتے وقت گھر والوں، رشتے داروں اور

دوستوں سے قصور مُعاف کرواؤں گا، ان سے دُعا کرواؤں گا۔ (دوسروں سے دعا کروانے

سے بَرکت حاصل ہوتی ہے، اپنے حق میں دوسرے کی دُعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہوتی

ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 326 صفحات پر مشتمل کتاب

”فضائلِ دُعا“ صَفْحَہ 111 پر منقول ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو خطاب

ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اُس منہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تُو نے گناہ نہ کیا۔ غرض کی: الہی! وہ منہ

کہاں سے لاؤں؟ (یہاں اَنْبِیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تَوَاضِع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے

معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دُعا کرا کہ اُن کے مُنہ سے تُو نے گناہ نہ کیا۔ (مُلَخَّص آز مثنوی مولانا روم دفتر سوم ص ۳۱) ﴿6﴾ حاجت سے زائد توشہ (اخراجات) رکھ کر رُفقاء پر خُرُج اور فقراء پر تصدُّق (یعنی خیرات) کر کے ثواب کمائوں گا ﴿7﴾ زَبان اور آنکھ وغیرہ کی حفاظت کروں گا۔ (نصیحتوں کے مدنی پھول صفحہ 29 اور 30 پر ہے: (۱) حدیث پاک ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) اے ابنِ آدم! تیرا دین اُس وقت تک دُرست نہیں ہو سکتا جب تک تیری زَبان سیدھی نہ ہو اور تیری زَبان تب تک سیدھی نہیں ہو سکتی جب تک تُو اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا نہ کرے۔ (۲) جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو ٹھکا لیا (یعنی انہیں دیکھنے سے بچا) میں اسے جہنم سے امان (یعنی پناہ) عطا کر دوں گا ﴿8﴾ دورانِ سفر دُرود سے دل بہلاؤں گا۔ (اس سے فرشتہ ساتھ رہے گا! گانے باجے اور لغویات کا سلسلہ رکھا تو شیطان ساتھ رہے گا) ﴿9﴾ اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کرتا رہوں گا۔ (مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز ”فضائلِ دُعا“ صفحہ 220 پر ہے: مسلمان کہ مسلمان کے لیے اُس کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں (جو) دُعا مانگے (وہ قبول ہوتی ہے) حدیث شریف میں ہے: یہ (یعنی غیر موجودگی والی) دُعا نہایت جلد قبول ہوتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: اُس کے حق میں تیری دعا قبول اور تجھے بھی اسی طرح کی نعمتِ حُصول) ﴿10﴾ سب کے ساتھ اچھی گفتگو کروں گا، اور حسبِ حیثیت مسلمانوں کو کھانا کھلاؤں گا ﴿11﴾ پریشانیاں آئیں گی تو صَبْر کروں گا ﴿12﴾

اپنے رُفقاء کے ساتھ حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے آرام وغیرہ کا خیال رکھوں گا، غصے سے بچوں گا، بے کار باتوں میں نہیں پڑوں گا، لوگوں کی (ناخوشگوار) باتیں برداشت کروں گا ﴿13﴾ تمام خوش عقیدہ مسلمان عَرَبوں سے (وہ چاہے کتنی ہی سخت کریں، میں) نرمی کے ساتھ پیش آؤں گا۔ (بہارِ شریعت جلد ۱ ص ۱۰۶۰ پر ہے: بدوؤں اور سب عَرَبیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں (بھی تو) ادب سے تَحَمُّل (یعنی برداشت) کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہلِ حَرَمِین، خصوصاً اہلِ مدینہ۔ اہلِ عَرَب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کَدَوَرَت (یعنی میل) لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے) ﴿14﴾ بھیر کے موقع پر بھی لوگوں کو اَذَنَّت نہ پہنچے اس کا خیال رکھوں گا اور اگر خود کو کسی سے تکلیف پہنچی تو صَبْر کرتے ہوئے مُعاف کروں گا۔ (حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے غُصے کو روکے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۳۱۰ حدیث ۸۳۱۱) ﴿15﴾ مسلمانوں پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ”نیکی کی دعوت“ دے کر ثواب کماؤں گا ﴿16﴾ سفر کی سنتوں اور آداب کا حتیٰ الامکان خیال رکھوں گا ﴿17﴾ احرام میں لَبَّيْكَ کی خوب کثرت کروں گا۔ (اسلامی بھائی بُکند آواز سے کہے اور اسلامی بہن پست آواز سے) ﴿18﴾ مسجدِینِ کَرِیْمِین (بلکہ ہر جگہ ہر مسجد) میں داخل ہوتے وقت پہلے

سیدھا پاؤں اندر رکھوں گا اور مسجد میں داخلے کی دُعا پڑھوں گا۔ اسی طرح نکلنے و قُوت اُلٹا پاؤں پہلے نکالوں گا اور باہر نکلنے کی دُعا پڑھوں گا ﴿19﴾ جب جب کسی مسجد مُھُوصاً مسجدِ کَرِیْمِین میں داخلہ نصیب ہوا، نفلی اعتکاف کی نیت کر کے ثواب کماؤں گا۔ (یاد رہے! مسجد میں کھانا پینا، آب زَم زَم پینا، تخری و افطار کرنا اور سونا جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کی ہوگی تو ضمنائے سب کام جائز ہو جائیں گے) ﴿20﴾ کعبہ مُشَرَّفہ زادَہ اللہ شرفاً وَ تَعظِیماً پر پہلی نظر پڑے ہی دُرُودِ پاک پڑھ کر دعا مانگوں گا ﴿21﴾ دَورانِ طَواف ”مُسْتَجَاب“ پر (جہاں ستر ہزار فرشتے دُعا پر امین کہنے کے لئے مقرر ہیں وہاں) اپنی اور ساری امت کی مغفرت کیلئے دُعا کروں گا ﴿22﴾ جب جب آب زَم زَم پیوں گا، ادائے سُنّت کی نیت سے قبلہ رُو، کھڑے ہو کر، بِسْمِ اللہ پڑھ کر، چوس چوس کر تین سانس میں، پیٹ بھر کر پیوں گا، پھر دُعا مانگوں گا کہ وَ قُوتِ قَبُول ہے۔ (فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ہم میں اور مُنافِقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زَم زَم کو کھ (یعنی پیٹ) بھر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۸۹ حدیث ۳۰۶۱)) ﴿23﴾ مُلتَزَم سے لپٹے وَ قُوتِ یہ نیت کیجئے کہ مَحَبّت و شوق کے ساتھ کعبہ اور ربّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کر رہا ہوں اور اُس کے تَعَلُّق سے بَرکت پا رہا ہوں۔ (اُس وَ قُوتِ یہ امید رکھئے کہ بدن کا ہر وہ حصّہ جو کعبہ مُشَرَّفہ سے مُس (TOUCH) ہوا ہے اِنْ شَاءَ اللہ جہَنّم سے آزاد ہوگا) ﴿24﴾ غَلافِ کعبہ سے چمٹے وَ قُوتِ یہ نیت کیجئے کہ

مغفرت و عافیت کے سوال میں اصرار کر رہا ہوں، جیسے کوئی خطا کار اُس شخص کے کپڑوں سے لپٹ کر گر گڑا تا ہے جس کا وہ مجرم ہے اور خوب عاجزی کرتا ہے کہ جب تک اپنے مجرم کی معافی اور آئندہ کے اُمن و سلامتی کی ضمانت نہیں ملے گی دامن نہیں چھوڑوں گا۔

(غلاف کعبہ وغیرہ پر لوگ کافی خوشبو لگاتے ہیں لہذا احرام کی حالت میں احتیاط کیجئے) ﴿25﴾

رَمِي حِمَاتٍ مِّنْ حَضْرَةِ سَيِّدِ اَبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كِي مُّشَابَهَت (یعنی موافقت) اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت پر عمل، شیطان کو رسوا کر کے مار بھگانے اور خواہشاتِ نفسانی کو رَحْم (یعنی سنگسار) کرنے کی نیت کیجئے۔ (حکایت: حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی نے ایک حاجی سے پوچھا کہ تُو نے رَمٰی کے وقت نفسانی خواہشات کو کنکریاں ماریں یا نہیں؟ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ فرمایا:

تو پھر تُو نے رَمٰی ہی نہیں کی۔ (یعنی رَمٰی کا پورا حق ادا نہیں کیا) (مُلَخَّص از کشف المحجوب ص ۳۶۳)

﴿26﴾ طواف و سَمْعٰی میں لوگوں کو دھکے دینے سے بچتا رہوں گا۔ (جان بوجھ کر کسی کو اس طرح دھکے دینا کہ ایذا پہنچے بندے کی حق تلفی اور گناہ ہے، توبہ بھی کرنی ہوگی اور جس کو ایذا پہنچائی

اُس سے مُعاف بھی کرانا ہوگا۔ بزرگوں سے منقول ہے: ایک دانگ کی (یعنی معمولی سی) مقدار اللہ

تَعَالٰی کے کسی ناپسندیدہ فعل کو ترک کر دینا مجھے پانچ سو نفلی حج کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (جامع

العلوم والحکم لابن رجب ص ۱۲۵) ﴿27﴾ علماء و مشائخ اہلسنت کی زیارت و صحبت سے

بَرَکَتِ حَاصِلِ کُروں گا، ان سے اپنے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کرواؤں گا ﴿28﴾ عبادات کی کثرت کروں گا بالخصوص نمازِ پنجگانہ پابندی سے ادا کروں گا ﴿29﴾ گناہوں سے ہمیشہ کیلئے توبہ کرتا ہوں اور صُرفِ اچھی صُحبت میں رہا کروں گا ﴿30﴾ واپسی کے بعد گناہوں کے قریب بھی نہ جاؤں گا، نیکیوں میں خوب اضافہ کروں گا اور سنتوں پر مزید عمل بڑھاؤں گا ﴿31﴾ مَکَّہ مَکَرَّمہ اور مَدِیْنۂ مَنوَرَّہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کے یادگار مبارک مقامات کی زیارت کروں گا ﴿32﴾ سعادت سمجھتے ہوئے بے تَبِیتِ ثواب مَدِیْنۂ مَنوَرَّہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کی زیارت کروں گا ﴿33﴾ سرکارِ مَدِیْنۂ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گہرِ باری کی پہلی حاضری سے قَبْلَ عَمَلِ کروں گا، نیا سفید لباس، سر پر نیا سر بندنی ٹوپی اور اس پر نیا عمامہ شریف باندھوں گا، سُرْمہ اور عُمْدہ خوشبو لگاؤں گا ﴿34﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
وَأَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿۲۳﴾

(پ۵، النساء: ۲۴) (ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں) پر عمل کرتے ہوئے مدینے کے شہنشاہ

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری دوں گا ﴿35﴾ اگر بس میں ہوا تو اپنے محسن و غمگسار قاصدِ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس طرح حاضر ہوں گا جس طرح ایک بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کی بارگاہ میں لرزتا کاٹتا، آنسو بہاتا حاضر ہوتا ہے۔ (حکایت: سیدنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَالِقِ جب سید عالم صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر کرتے رنگ اُن کا بدل جاتا اور بھک جاتے۔ حکایت:

حضرت سیدنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَالِقِ سے کسی نے حضرت سیدنا یُوبَ سَخْتِیَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں جن کھڑات سے روایت کرتا ہوں وہ اُن سب میں افضل ہیں، میں نے انہیں دو مرتبہ سفر حج میں دیکھا کہ جب ان کے سامنے نبی کریم، رَعُوذُ رَجِیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوةِ وَالشَّیْمِ کَاذِبٌ اَنُورُ ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ مجھے ان پر رحم آنے لگتا۔ میں نے ان میں جب تعظیمِ مصطفیٰ و عشقِ حبیبِ خدا کا یہ عالم دیکھا تو متاثر ہو کر ان سے احادیثِ مبارکہ روایت کرنی شروع کیں۔ (الشفاء ج ۲ ص ۴۱، ۴۲) ﴿36﴾ سرکارِ نامدار

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شاہی دربار میں ادب و احترام اور ذوق و شوق کے ساتھ دزد بھری معتدل (یعنی درمیانی) آواز میں سلام عرض کروں گا ﴿37﴾ حکمِ قرانی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾

(پ ۲۶، الحجرات: ۲) (ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلا تے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو) پر عمل کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست اور قدرے دھیمی رکھوں گا ﴿38﴾ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی شفاعت کا کُوالی ہوں) کی تکرار کر کے شفاعت کی بھیک مانگوں گا ﴿39﴾ شَيْخَيْنِ كَرِّمَيْنِ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عَظَمَت والی بارگاہوں میں بھی سلام عرض کروں گا ﴿40﴾ حاضری کے وقت ادھر ادھر دیکھنے اور سُنہری جالیوں کے اندر جھانکنے سے بچوں گا ﴿41﴾ جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کا کہا تھا اُن کا سلام بارگاہ شاہِ اَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کروں گا ﴿42﴾ سُنہری جالیوں کی طرف پیٹھ نہیں کروں گا ﴿43﴾ جَنَّتِ الْبَقِيعِ کے مَدْفُونِین کی خدمتوں میں سلام عرض کروں گا ﴿44﴾ حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور شہدائے اُحُد کے مَزارات کی زیارت کروں گا، دُعا و ایصالِ ثواب کروں گا، جَبَلِ اُحُد کا دیدار کروں گا ﴿45﴾ مسجدِ قُبا شریف میں حاضری دوں گا ﴿46﴾ مَدِیْنَةُ مَنَوَّرَہِ ذَاہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کے در و دیوار، بَرگ و بار، گل و خار اور تَہَّہ و غبار اور وہاں کی ہر شے کا خوب ادب و احترام کروں گا۔ (حکایت: حضرت سَیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَالِقِ

نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطر مدینہ طیبہ زادَا اللہ شَرَفًاو تَعْظِيمًا میں کبھی بھی قَضائے حاجت نہیں کی بلکہ ہمیشہ حَرَم سے باہر تشریف لے جاتے تھے، البتہ حالتِ مَرَض میں مجبوری کی وجہ سے معذور تھے۔ (بستان المحدثین ص ۱۹) ﴿47﴾ مدینہ منورہ زادَا اللہ شَرَفًاو تَعْظِيمًا کی کسی بھی شے پر عیب نہیں لگاؤں گا۔ (حکایت: مدینہ منورہ زادَا اللہ شَرَفًاو تَعْظِيمًا میں ایک شخص ہر وقت روتا اور مُعَانِی مانگتا رہتا تھا، جب اِس کا سبب پوچھا گیا تو بولا: میں نے ایک دن مدینہ منورہ زادَا اللہ شَرَفًاو تَعْظِيمًا کی دہی شریف کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت سَلْب ہو گئی اور مجھ پر عتاب ہوا (یعنی ڈانٹ پڑی) کہ ”اُو دیا محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر شے عمدہ ہے۔“ (ماخوذ از بہارِ مشقوی ص ۱۲۸) حکایت: حضرت سیدنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَالِقِ کے سامنے کسی نے یہ کہہ دیا کہ ”مدینے کی مٹی خراب ہے، یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فتویٰ دیا کہ اس گستاخ کو تیس دُرے لگائے جائیں اور قید میں ڈال دیا جائے۔ (الشفاء ج ۲ ص ۵۷) ﴿48﴾ عزیزوں اور اسلامی بھائیوں کو تحفہ دینے کیلئے آبِ زَمْزَم، مدینہ منورہ زادَا اللہ شَرَفًاو تَعْظِيمًا کی گھجوریں اور سادہ تَسْبِیْحِیں وغیرہ لاؤں گا۔ (بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سُوَال ^{رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ} تسبیح کس چیز کی ہونی چاہئے؟ آیا لکڑی کی یا پتھر وغیرہ کی؟ الجواب: تسبیح لکڑی کی ہو یا پتھر کی مگر بیش قیمت (یعنی قیمتی) ہونا مکروہ ہے اور سونے چاندی کی حرام۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۹۷) ﴿49﴾ جب تک مدینہ منورہ

زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں رہوں گا دُرود و سلام کی کثرت کروں گا ﴿50﴾ مَدِیْنَةُ مَنْوَرَه
 زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں قِیَام کے دوران جب جب سبز گنبد کی طرف گزر ہوگا، فوراً
 اُس طرف رُخ کر کے کھڑے کھڑے ہاتھ باندھ کر سلام عرض کروں گا۔ (حکایت:
 مَدِیْنَةُ مَنْوَرَه زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں سَيِّدُنا ابوحازِم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر
 ہو کر ایک صاحب نے بتایا: مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کی زیارت ہوئی، فرمایا: ابوحازِم سے کہدو، ”تم میرے پاس سے یوں ہی گزر جاتے ہو، رُک
 کر سلام بھی نہیں کرتے!“ اس کے بعد سَيِّدُنا ابوحازِم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے اپنا معمول بتالیا کہ
 جب بھی روضہ انور کی طرف گزر رہوتا، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے،
 پھر آگے بڑھتے۔ (المنامات مع موسوعة ابن اَبی الدُّنْیَا ج ۳ ص ۵۳ احادیث ۳۲۳)
 ﴿51﴾ اَکْرَجَتْ اَلْبَقِیْعَ میں مدفن نصیب نہ ہوا، اور مَدِیْنَةُ مَنْوَرَه زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا
 سے رُخصت کی جاں سوز گھڑی آگئی تو بارگاہِ رسالت میں اَلْوَدَاعِی حاضری دوں گا
 اور گڑگڑا کر بلکہ ممکن ہو تو رو کر بار بار حاضری کی التجا کروں گا ﴿52﴾ اگر بس
 میں ہوا ہو تو ماں کی مامتا بھری گود سے جدا ہونے والے بچے کی طرح پلک پلک کر
 روتے ہوئے دربارِ رسول کو بار بار حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رُخصت
 ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آپ کو عَزْمِ مدینہ مبارک ہو

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”عَلَّمَ کَا حَاصِل کرنا ہر مسلمان پر فَرَض ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس کی تشریح میں یہ بھی ہے کہ حج و عمرہ ادا کرنے والے پر فرض ہے کہ حج و عمرہ کے ضروری مسائل جانتا ہو۔ عُمُو مَا تَجَّاج و مُعْتَمِرِین طَوَاف و سَعٰی وغیرہ میں پڑھی جانے والی عَرَبِی دَعَاؤں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اگرچہ یہ بھی بہت اچھا ہے جب کہ دُرُست پڑھ سکتے ہوں، اگر کوئی یہ دعائیں نہ بھی پڑھے تو گنہگار نہیں مگر حج و عمرہ کے ضروری مسائل نہ جانتا گناہ ہے۔

رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِین اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بہت سارے گناہوں سے بچا لے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِین برسوں سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ رہی ہے۔ اس میں زیادہ تر فتاویٰ رضویہ شریف اور بہارِ شریعت جیسی مستند کتابوں میں مُنَدَرَج مسائل آسان کر کے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اب اس کے اندر مزید ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے اور اس پر دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدینۃ العلمیہ“ نے نظر ثانی کی ہے اور دائرِ اِلْفَتَاۃِ اِہْلِ سُنَّت نے اوّل تا آخر ایک ایک مسئلہ دیکھ کر رہنمائی فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خوب اچھی اچھی نیتیں کر کے رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِین کی

ترکیب کی گئی ہے۔ وَاللّٰہُ اَرَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ کے ذریعے مدینے کے مسافروں کی رہنمائی کر کے صُرف و صرف ثوابِ آخرت کا حُصول مقصود ہے، ذاتی آمدنی کا تصوّر نہیں۔ شیطن لاکھ سُستی دلائے مگر ہمت ہارے بغیر بہ نیتِ ثواب رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ اوّل تا آخر پوری پڑھ لیجئے۔

بیان کردہ مسائل پر غور کیجئے، کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو عُلماءِ اہلسنّت سے پوچھئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ”رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ“ کے اندر حج و عمرے کے مسائل کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں عَرَبی دُعائیں بھی مع ترجمہ شامل ہیں۔ اگر سفرِ مدینہ میں رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ آپ کے ساتھ ہوئی تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! عمرے کی کسی اور کتاب کی کم ہی حاجت ہوگی۔ ہاں، جو اس سے بھی زیادہ مسائل سیکھنا چاہے اور سیکھنا بھی چاہئے تو بہارِ شریعت حصّہ 6 کا مطالعہ کرے۔

مَدَنی التَّجَا: ہو سکے تو 12 عدد رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ، 12 عدد جِیبی سائز کے کوئی سے بھی رسائل اور 12 عدد سنّتوں بھرے بیانات کی V.C.Ds مکتبہ المدینہ سے ہدیّۃً حاصل کر کے ساتھ لے لیجئے اور حُصولِ ثواب کیلئے وہاں تقسیم فرما دیجئے نیز فراغت کے بعد بہ نیتِ ثواب اپنی رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِینَ بھی حَرَمِینِ طَہِیْنِ ہی میں کسی اسلامی بھائی کو پیش کر دیجئے۔

بارگاہ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ، شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سپدِ ناحزہ، شہداءِ اُحد، اہلِ یقیق و معالیٰ کے مدفونین کی بارگاہوں میں میرا سلام عرض کیجئے گا۔ دورانِ سفر بالخصوص حرمینِ طہیین میں مجھ گنہگار کی بے حساب بخشش اور تمام اُمت کی مغفرت کی دُعا کے لیے مدنی التجا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا عمرہ و سفرِ مدینہ آسان کرے اور قبول فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



عالمِ غم مدینہ و
قیق و مغفرت و
بے حساب رحمت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ
20-06-2012

ایک چپ سوکھ

ہر صبح یہ نیت کر لیجئے

آج کا دن آنکھ، کان، زبان
اور ہر عضو کو گناہوں اور فضولیات
سے بچاتے ہوئے، نیکیوں میں
گزاروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رِکَام ۱۴۱۷ھ کی حاضری میں ۲۹ ذوالحجۃ الحرام کو مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھ کر قلم بند کیا)

گو ذلیل و خوار ہوں کر دو کرم	پر سگِ دربار ہوں کر دو کرم
یا رسول اللہ! رحمت کی نظر	حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم
رحمتوں کی بھیک لینے کے لئے	حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم
دردِ عصیاں کی دوا کے واسطے	حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم
اپنا غم دو چشمِ نم دو دردِ دل	حاضرِ دربار ہوں کر دو کرم
آہ! پلے کچھ نہیں حُسنِ عمل!	مُفلس و نادار ہوں کر دو کرم
عِلْم ہے نہ جذبہ حُسنِ عمل!	ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم
عاصیوں میں کوئی ہم پلہ نہ ہو!	ہائے وہ بدکار ہوں کر دو کرم
ہے ترقی پر گناہوں کا مَرَض	آہ! وہ بیمار ہوں کر دو کرم
تم گنہگاروں کے ہو آقا شفیع	میں بھی تو حق دار ہوں کر دو کرم
دولتِ اخلاق سے محروم ہوں	ہائے! بدگفتار ہوں کر دو کرم
آنکھ دے کر مددِ عا پورا کرو	طالبِ دیدار ہوں کر دو کرم
دوست، دشمن ہو گئے یا مصطفےٰ	بیکس و لاچار ہوں کر دو کرم

کر کے توبہ پھر گنہ کرتا ہے جو

میں وہی عطار ہوں کر دو کرم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی ج ۱ ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ﴿۱﴾ رَمَضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۱۴ حدیث ۱۸۶۳) ﴿۲﴾ جو عمرے کے لئے نکلا اور مرگیا اُس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (ابو یعلیٰ ج ۵ ص ۴۱ حدیث ۶۳۲۷) ﴿۳﴾ عمرہ سے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مکبر اور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۸۶ حدیث ۱۷۷۳)

عمرہ کی تیاری کیجئے

إِحْرَامُ ابْتَدِئْهُنَّ بِطَرِيقَةٍ ۱ حج ہو یا عمرہ احرام باندھنے کا طریقہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہاں نیت اور اُس کے الفاظ میں

تھوڑا سا فرق ہے۔ نیت کا بیان اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آگے آ رہا ہے۔ پہلے احرام باندھنے کا طریقہ ملاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ ناخن تراشنے ﴿۲﴾ بغل اور ناف کے نیچے کے بال دُور کیجئے بلکہ پیچھے کے بال بھی صاف کر لیجئے ﴿۳﴾ مسواک کیجئے ﴿۴﴾ وضو کیجئے ﴿۵﴾ خوب اچھی طرح مل کے غسل کیجئے ﴿۶﴾ جسم اور احرام کی چادروں پر خوشبو لگائیے کہ یہ سنت ہے، کپڑوں پر ایسی خوشبو (مثلاً خشک عنبر وغیرہ) نہ لگائیے جس کا جڑم (یعنی تہ) جم جائے ﴿۷﴾ اسلامی بھائی سِلے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک نئی یا دھلی ہوئی سفید چادر اوڑھیں اور ایسی ہی چادر کا تہبند باندھیں۔ (تہبند کے لئے کٹھا اور اوڑھنے کے لئے تولیا ہو تو سہولت رہتی ہے، تہبند کا کپڑا موٹا لیجئے تاکہ بدن کی رنگت نہ چمکے اور تولیا بھی قدرے بڑی سائز کا ہو تو اچھا) ﴿۸﴾ پاسپورٹ یا رتم وغیرہ رکھنے کے لئے جیب والا بیلٹ چاہیں تو باندھ سکتے ہیں۔ ریگزن کا بیلٹ اکثر پھٹ جاتا ہے، آگے کی طرف زپ (zip) والا بٹوالگا ہوا نائیلون (nylon) یا چمڑے کا بیلٹ کافی مضبوط ہوتا اور برسوں کام دے سکتا ہے۔

اسلامی تہنوں کا احرام

اسلامی بہنیں حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں، دستاں اور موزے بھی پہن سکتی ہیں، وہ سر بھی ڈھانپیں مگر چہرے پر چادر نہیں اوڑھ سکتیں، غیر مردوں سے چہرہ

چھپانے کے لئے ہاتھ کا پنکھایا کوئی کتاب وغیرہ سے ضرورتاً آڑ کر لیں۔ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے منہ چھپانا جو چہرے سے چھٹی ہو حرام ہے۔

احرام کے نفل
 اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل بہ نیت احرام (مزد بھی سر ڈھانپ کر) پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ شریف پڑھیں۔

عمرے کی نیت
 اب اسلامی بھائی سرننگا کر دیں اور اسلامی بہنیں سر پر بدستور چادر اوڑھے رہیں اور عمرے کی اس طرح نیت کریں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں میرے لئے اسے آسان اور اسے میری طرف

مِنْنِي وَاعِنِّي عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِي فِيهَا ط نَوَيْتُ

سے قبول فرما اور اسے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اسے میرے لئے بابرکت فرما۔ میں

الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا لِلَّهِ تَعَالَى ط

نئے عمرے کی نیت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کا احرام باندھا۔

لَبَّيْكَ نیت کے بعد کم از کم ایک بار لَبَّيْكَ کہنا لازمی ہے اور تین بار **مَدْبُتہ** کہنا افضل۔ لَبَّيْكَ یہ ہے:

لَبَّيْكَ ط اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ ط لَا شَرِيكَ لَكَ ط لَبَّيْكَ ط

میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں،

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ط وَالْمُلْكُ ط لَا شَرِيكَ لَكَ ط

بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اے مدینے کے مسافر و! آپ کا احرام شروع ہو گیا، اب یہ لَبَّيْكَ ہی آپ کا وظیفہ اور ورد ہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اس کا خوب ورد کیجئے۔

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ﴿1﴾ جب لَبَّيْكَ کہنے

والا لَبَّيْكَ کہتا ہے تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں“ (مُعْجَم

اَوْسَط ج ۵ ص ۴۱۰ حدیث ۷۷۷۹) ﴿2﴾ جب مسلمان ”لَبَّيْكَ“ کہتا ہے تو اُس

کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری سرے تک جو بھی پتھر، دَرَخَت اور ڈھیلا ہے

وہ سب لَبَّيْكَ کہتے ہیں۔ (تَرْمِذی ج ۲ ص ۲۲۶ حدیث ۸۲۹)

معنی پر نظر رکھتے | ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بے دلی سے پڑھنے کے
ہوئے لَبَّيْكَ پڑھتے | بجائے نہایت خُشوع و خُضوع کے ساتھ معنی پر نظر
رکھتے ہوئے لَبَّيْكَ پڑھنا مناسب ہے۔ احرام

باندھنے والا لَبَّيْكَ کہتے وقت اپنے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مخاطب ہوتا
ہے اور عرض کرتا ہے: ”لَبَّيْكَ“، یعنی میں حاضر ہوں، اپنے ماں باپ کو اگر کوئی یہی
الفاظ کہے تو یقیناً توجُّہ سے کہے گا، پھر اپنے پروہد گار عَزَّوَجَلَّ سے عرض و معروض میں
کتنی توجُّہ ہونی چاہئے یہ ہر ذی شُعور سمجھ سکتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت سیدنا علامہ علی
قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ایک فرد لَبَّيْكَ کے الفاظ پڑھائے اور
دوسرے اُس کے پیچھے پیچھے پڑھیں یہ مُسْتَحَب نہیں بلکہ ہر فرد خود تَلْبِیہ
پڑھے۔ (الْمَسْلُکُ الْمُنْقَسِبُ لِلْقَارِی ص ۱۰۳)

لَبَّيْكَ کہنے کے | لَبَّيْكَ سے فارغ ہونے کے بعد دُعا مانگنا سُنَّت
ہے، جیسا کہ حدیثِ مُبَارَک میں ہے کہ تاجدارِ مدینہ،
راحتِ قلب و سیدنا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
بعد کی ایک سُنَّت |

جب لَبَّيْكَ سے فارغ ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی خوشنودی اور جَنَّت کا
سُوال کرتے اور جہَنَّم سے پناہ مانگتے۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ شَافِعِی ص ۱۲۳) یقیناً ہمارے

پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش ہے، بلاشبہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قطعی جنتی بلکہ بَعْطَائِ الہی عَزَّوَجَلَّ مالِکِ جَنَّتِ ہیں مگر یہ سب دُعائیں دیگر بہت ساری حکمتوں کے ساتھ ساتھ اُمت کی تعلیم کے لیے بھی ہیں کہ ہم بھی سنت سمجھ کر دُعا مانگ لیا کریں۔

”اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ کے نوحرونی نسبت سے لَبَّيْكَ کے 9 مدنی پھول

- ﴿1﴾ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں لَبَّيْكَ کہتے
- ﴿2﴾ خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے، ڈھلوان اُترتے (سیڑھیوں پر چڑھتے اُترتے)، دو قافلوں کے ملتے، صُبح و شام، پچھلی رات، پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد، غرض کہ ہر حالت کے بدلنے پر لَبَّيْكَ کہتے ﴿3﴾ جب بھی لَبَّيْكَ شروع کریں کم از کم تین بار کہیں ﴿4﴾ ”مُعْتَمِر“ یعنی عمرہ کرنے والا اور ”مُتَمَتِّع“ بھی عمرہ کرتے وقت جب کعبہ مُشَرَّفہ کا طواف شروع کرے اُس وقت حَجْرِ اَسود کا پہلا استلام کرتے ہی ”لَبَّيْكَ“ کہنا چھوڑ دے ﴿5﴾ ”مُفَرِّد“ اور ”قَارِن“ لَبَّيْكَ کہتے ہوئے مَکَّہ مُعَظَّمہ زادِ مَآ اللہ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا میں ٹھہریں کہ ان کی لَبَّيْكَ اور مُتَمَتِّع جب

حج کا احرام باندھے اُس کی لَبَّيْكَ 10 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ شریف کو جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ (یعنی بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارتے وقت خَتَم ہوگی ﴿6﴾ اسلامی بھائی بہ آواز بلند لَبَّيْكَ کہا کریں مگر آواز اتنی بھی بلند نہ کریں کہ اس سے خود کو یا کسی دوسرے کو تکلیف ہو ﴿7﴾ اسلامی بہنیں جب بھی لَبَّيْكَ کہیں دھیمی آواز سے کہیں اور یہ سبھی یاد رکھیں کہ علاوہ حج و عمرہ کے بھی جب کبھی جو کچھ پڑھیں تلفُّظ کی ادائیگی میں اتنی آواز لازمی ہے کہ اگر بہر اپن یا شور و غل نہ ہو تو خود سُن سکیں ﴿8﴾ احرام کے لئے نیت شرط ہے اگر غیر نیت لَبَّيْكَ کہا احرام نہ ہوا، اسی طرح تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لَبَّيْكَ یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۲۲)

﴿9﴾ احرام کے لئے ایک بار زبان سے لَبَّيْكَ کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحَنَ اللّٰہُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہُ یا اَللّٰہُ اِلّٰہُ اِلّٰہُ یا کوئی اور ذِکْرُ اللّٰہُ کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لَبَّيْكَ کہنا ہے۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نیت کے متعلق ضروری ہدایت

یاد رکھئے! نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ خواہ نماز، روزہ، احرام کچھ بھی ہو، اگر دل میں نیت موجود نہ ہو تو صرف زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت

اِحْرَامِ مَعْنٰی

اِحْرَامِ مَدِينَةِ
مَدِينَةِ مَدِينَةِ

جاوِ تَرّی کھانا یا آئِچل میں باندھنا، یہ چیزیں اگر کسی کھانے یا سالن وغیرہ میں ڈال کر پکائی گئی ہوں اب چاہے خوشبو بھی دے رہی ہوں تو بھی کھانے میں حَرَج نہیں ﴿8﴾ جماع کرنا یا بوسہ، مساس (یعنی پھونا)، گلے لگانا، اندامِ نہانی (عورت کی شَرْمَگاہ) پر نگاہ ڈالنا جبکہ یہ آخری چاروں یعنی جماع کے علاوہ کام بَشْہوت ہوں ﴿9﴾ فُشْش اور ہَرْقَم کا گناہ ہمیشہ حرام تھا اب اور بھی سخت حرام ہو گیا ﴿10﴾ کسی سے دُنیوی لڑائی جھگڑا ﴿11﴾ جنگل کا شکار کرنا کسی طرح بھی اس پر مُعاوِن ہونا، اس کا گوشت یا انڈا وغیرہ خریدنا، بیچنا یا کھانا ﴿12﴾ اپنا یا دوسرے کا ناخُن کترنا، یا دوسرے سے اپنے ناخُن کتروانا ﴿13﴾ سَر یا داڑھی کے بال کاٹنا، بَغلیں بنانا، مُوئے زہرِ ناف لینا، بلکہ سَر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جُدا کرنا ﴿14﴾ وَثْمَہ یا مہندی کا خِضاب لگانا ﴿15﴾ زَیتون کا یا تِل کا تیل چاہے بے خوشبو ہو، بالوں یا جِہنم پر لگانا ﴿16﴾ کسی کا سَر مُونڈنا خواہ وہ احرام میں ہو یا نہ ہو۔ (ہاں احرام سے باہر ہونے کا وَقت آ گیا تو اب اپنا یا دوسرے کا سَر مُونڈ سکتا ہے) ﴿17﴾ جُوں مارنا، پھینکنا، کسی کو مارنے کے لئے اشارہ کرنا، کپڑا اُس کے مارنے کے لئے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا، بالوں میں جُوں مارنے کے لئے کسی قِسم کی دوا وغیرہ ڈالنا، غرضیکہ کسی طرح اُس کے ہلاک پر باعث ہونا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۸، ۷۹، ۸۰)

اِخْرَامِ مِیْنِ شَیْءٍ
بَاتِنِ مَکْرُوہِ مِیْنِ شَیْءٍ
مِیْنِ شَیْءٍ

﴿1﴾ حُتْمِ کَامِلِ چھڑانا ﴿2﴾ بَالِ یَا حُتْمِ صَابُونِ وغیرہ سے دھونا ﴿3﴾ کنگھی کرنا ﴿4﴾ اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو ﴿5﴾ گرتا یا شیروانی

وغیرہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا ﴿6﴾ جان بوجھ کر خوشبو سوگھنا ﴿7﴾ خوشبودار پھل یا پتّا مثلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سوگھنا (کھانے میں مضائقہ نہیں) ﴿8﴾ عطر فروش کی دکان پر اس نیت سے بیٹھنا کہ خوشبو آئے ﴿9﴾ محبتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ پر نہ لگ جائے ورنہ حرام ہے ﴿10﴾ کوئی ایسی چیز کھانا یا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بُو زائل (یعنی ختم) ہوگئی ہو ﴿11﴾ غلافِ کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ سے لگے ﴿12﴾ ناک وغیرہ منہ کا کوئی بھی حصّہ کپڑے سے چھپانا ﴿13﴾ بے سلا کپڑا رنوا کیا ہو یا پوند لگا ہوا پہننا ﴿14﴾ تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (اِخْرَامِ کے علاوہ بھی اوندھا سونا منع ہے کہ حدیثِ پاک میں اس طرح سونے کو چہنمیں کا طریقہ کہا گیا ہے) ﴿15﴾ تعویذ اگرچہ بے سلا کپڑے میں لپیٹا ہوا ہو، اُسے باندھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر بے سلا کپڑے میں لپیٹا ہوا تعویذ بازو وغیرہ پر باندھا نہیں بلکہ گلے میں ڈال لیا تو حَرَجِ نہیں ﴿16﴾ سر یا منہ پر پٹی باندھنا ﴿17﴾ بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا ﴿18﴾ بناؤ سَنگھار کرنا ﴿19﴾ چادر اوڑھ کر اس کے سروں میں گرہ دے لینا جب کہ سر گھلا ہو ورنہ حرام ہے ﴿20﴾ تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا

﴿21﴾ رقم وغیرہ رکھنے کی نیت سے جیب والا بیلٹ باندھنے کی اجازت ہے۔ البتہ

صرف تہذیب کو گسنے کی نیت سے بیلٹ یا رسی وغیرہ باندھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۹، ۱۰۸۰)

﴿1﴾ مسواک کرنا ﴿2﴾ انگوٹھی پہننا ﴿3﴾ بے خوشبو
میں جائز ہیں۔ لیکن محرم کے لئے بلا ضرورت اس کا استعمال مکروہ ترمیمی ہے۔ (خوشبودار در سمرہ ایک یاد و بار

لگایا تو ”صدقہ“ ہے اور تین یا اس سے زائد میں ”دم“) ﴿4﴾ بے میل چھڑائے غسل

کرنا ﴿5﴾ کپڑے دھونا۔ (مگر جوں مارنے کی غرض سے حرام ہے) ﴿6﴾ سر یا بدن

انگوٹھی کے بارے میں عرض ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت باعظمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بوا آتی ہے؟ انہوں نے وہ (پیتل کی) انگوٹھی اُتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ فرمایا: کیا بات ہے کہ تم تہمتوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ انہوں نے اسے بھی پھینک دیا پھر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کبھی انگوٹھی بخواؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مشقال پورا نہ کرو۔ (ابو داؤد ج ۴ ص ۱۲۲ حدیث ۴۲۲۳) یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہو۔ اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو صرف چاندی کی ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اس ایک انگوٹھی میں گنیمہ بھی ایک ہی ہو ایک سے زیادہ گنیمہ نہ ہوں اور بغیر گنیمہ کے بھی نہ پہنیں۔ گنیمہ کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا بھٹلا (چاہے مدینہ منورہ ہی کا کیوں نہ ہو) یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات (مثلاً سونا، تانبا، لوہا، پیتل، اسٹیل وغیرہ) کی انگوٹھی نہیں پہن سکتے۔ سونے چاندی یا کسی بھی دھات کی زنجیر گلے میں پہننا گناہ ہے۔ اسلامی بہنیں سونے چاندی کی انگوٹھیاں اور زنجیریں وغیرہ پہن سکتی ہیں، وزن اور گنیموں کی کوئی قید نہیں۔ (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے، فیضانِ سنت جلد ۲ کے باب ”نیکی کی دعوت“ حصہ اول) صفحہ 408 تا 412 کا مطالعہ فرمائیے

اس طرح آہستہ سے کھجانا کہ بال نہ ٹوٹیں ﴿7﴾ چھتری لگانا کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا ﴿8﴾ چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھر سنا ﴿9﴾ دائرہ اُکھاڑنا ﴿10﴾ ٹوٹے ہوئے ناخن جُدا کرنا ﴿11﴾ بھنسنی توڑ دینا ﴿12﴾ آنکھ میں جو بال نکلے، اُسے جُدا کرنا ﴿13﴾ ختنہ کرنا ﴿14﴾ فصد (بغیر بال مُوندے) پچھننے (حجامت) کروانا ﴿15﴾ چیل، کوتا، چوہا، چھپرکلی، گرگٹ، سانپ، بچھو، کھٹل، چھڑ، پٹو، مکھی وغیرہ خبیث اور مومذی جانوروں کو مارنا۔ (حَرَم میں بھی ان کو مار سکتے ہیں) ﴿16﴾ سرِ یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا ﴿17﴾ سرِ یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا ﴿18﴾ کان کپڑے سے چھپانا ﴿19﴾ سرِ یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (کپڑا یا رومال نہیں رکھ سکتے) ﴿20﴾ ٹھوڑی سے نیچے دائرہ پُر کپڑا آنا ﴿21﴾ سر پر سینی (یعنی دھات کا بنا ہوا خوان) یا غلے کی بوری اٹھانا جائز ہے مگر سر پر کپڑے کی گٹھری اٹھانا حرام ہے۔ ہاں ”مُحَرَّمہ“ دونوں اٹھا سکتی ہے ﴿22﴾ جس کھانے میں الائچی، دارچینی، لونگ وغیرہ پکائی گئی ہوں اگرچہ اُن کی خوشبو بھی آ رہی ہو (مَثَلًا قورمہ، بریانی، زردہ وغیرہ) اُس کا کھانا یا بے پکائے جس کھانے پینے میں کوئی خوشبو ڈالی ہوئی ہو وہ بُونہیں دیتی، اُس کا کھانا پینا ﴿23﴾ گھی یا چربی یا

۱۔ مجبوری کی صورت میں سرِ یا منہ پر پٹی باندھ سکتے ہیں مگر اس پر کفارہ دینا ہوگا۔ (اس کا مسئلہ صفحہ 172 پر ملاحظہ فرمائیں)

کڑو تیل یا بادام یا ناریل یا کدو، کاہو کا تیل جس میں خوشبو نہ ڈالی ہوئی ہو اُس کا بالوں یا جسم پر لگانا ﴿24﴾ ایسا جو تا پہننا جائز ہے جو قدم کے وسط کے جوڑے یعنی قدم کے بیچ کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے۔ (لہذا حرم کے لئے اسی میں آسانی ہے کہ وہ ہوائی چپل پہنے) ﴿25﴾ بے سِلے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا ﴿26﴾ پالتو جانور مثلاً اُونٹ، بکری، مرغی، گائے وغیرہ کو ذبح کرنا اُس کا گوشت پکانا، کھانا۔ اُس کے انڈے توڑنا، بھوننا، کھانا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۸۱، ۱۰۸۲)

مرد و عورت کے احرام میں فرق
 احرام کے مذکورہ بالا مسائل میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں تاہم چند باتیں اسلامی بہنوں کے لئے جائز ہیں۔ آج کل احرام کے نام پر سِلے سِلے ”اسکارف“ بازار میں پکتے ہیں، معلومات کی کمی کی بنا پر اسلامی بہنیں اُسی کو احرام سمجھتی ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں۔ ہاں اگر مذکورہ اسکارف کو شرعاً ضروری نہ سمجھیں اور ویسے ہی پہننا چاہیں تو منع نہیں۔

﴿۱﴾ سر چھپانا، بلکہ احرام کے علاوہ بھی نماز میں اور ناخرم (جن میں خالو، پھوپھا، بہنوئی، ماموں زاد، چچا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور خصوصیت کے ساتھ دیور و جیٹھ بھی شامل ہیں) کے سامنے فرض ہے۔ ناخرم موں کے سامنے عورت کا اس طرح آجانا کہ سر کھلا ہوا یا اتنا باریک دوپٹا اوڑھا ہوا ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکتی ہو علاوہ احرام

کے بھی حرام ہے اور احرام میں سخت حرام ﴿۲﴾ حُرْمہ جب سر چھپا سکتی ہے تو کپڑے کی گھڑی سر پر اٹھانا بَدْرَجَہٗ اُولٰی جائز ہوا ﴿۳﴾ سلا ہوا تعویذ گلے یا بازو میں باندھنا ﴿۴﴾ غلافِ کعبہ مشرفہ میں یوں داخل ہونا کہ سر پر ہے مَنہ پر نہ آئے کہ اسے بھی مَنہ پر کپڑا ڈالنا حرام ہے۔ (آج کل غلافِ کعبہ پر لوگ خوب خوشبو چھڑکتے ہیں لہذا احرام میں احتیاط کریں) ﴿۵﴾ دستانے، موزے اور سِلے کپڑے پہننا ﴿۶﴾ احرام میں مَنہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نا حُرْم کے آگے کوئی پنکھا (یا گتّا) وغیرہ مَنہ سے بچا ہو اسامنے رکھے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۸۳) ﴿۷﴾ اسلامی بہن پی کیپ والا نقاب بھی پہن سکتی ہے مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ چہرے سے مَس (TOUCH) نہ ہو۔ اس میں یہ اندیشہ رہے گا کہ تیز ہوا چلے اور نقاب چہرے سے چپک جائے یا بے توجہی میں پسینہ وغیرہ اُسی نقاب سے پونچھنے لگے، لہذا سخت احتیاط رکھنی ہوگی۔

”حج کا احرام“ کے نو حُرُوف کی نسبت ۹ سے احرام کی مفید احتیاطیں

﴿۱﴾ احرام خریدتے وقت کھول کر دیکھ لیجئے ورنہ روانگی کے موقع پر پہنتے وقت چھوٹا بڑا نکلا تو سخت آزمائش ہو سکتی ہے ﴿۲﴾ روانگی سے چند روز قبل گھر ہی میں احرام باندھنے کی مشق کر لیجئے ﴿۳﴾ اوپر کی چادر تو لیے کی اور تہ بند موٹے

لٹھے کا رکھئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں میں بھی سہولت رہے گی ﴿۴﴾ احرام اور بیلٹ وغیرہ باندھ کر گھر میں کچھ چل پھر لیجئے تاکہ مُشَق ہو جائے، ورنہ باندھ کر ایک دم سے چلنے پھرنے میں تہبند خوب ٹائٹ ہونے یا کھل جانے وغیرہ کی صورت میں پریشانی ہو سکتی ہے ﴿۵﴾ خُصُوصاً لٹھے کا احرام عمدہ اور موٹے کپڑے کا لیجئے ورنہ پتلا کپڑا ہو اور پسینہ آیا تو تہبند چپک جانے کی صورت میں رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات تہبند کا کپڑا اتنا باریک ہوتا ہے کہ پسینہ نہ ہوتے ہی رانوں وغیرہ کی رنگت چمکتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 496 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نماز کے احکام“ صَفَحہ 194 پر ہے:

اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۸) آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی پہننا حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۸۰) ﴿۶﴾ نیت سے قیل احرام پر خوشبو لگانا سنت ہے، بے شک لگائیے مگر لگانے کے بعد عطر کی شیشی بیلٹ کی جیب میں مت ڈالئے۔ ورنہ نیت کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالنے کی صورت میں خوشبو لگ سکتی ہے۔ اگر ہاتھ میں اتنا عطر لگ گیا کہ دیکھنے والے کہیں کہ ”زیادہ ہے“ تو دم واجب ہوگا اور کم کہیں تو صدقہ۔ اگر عطر کی تری وغیرہ نہیں لگی

ہاتھ میں صرف مہک آگئی تو کوئی کفارہ نہیں۔ بیگ میں بھی رکھنا ہو تو کسی شاپر وغیرہ میں لپیٹ کر خوب احتیاط کی جگہ رکھئے ﴿۷﴾ اوپر کی چادر دُرست کرنے میں یہ احتیاط رکھئے کہ اپنے یا کسی دوسرے مُحَرَّم کے سر یا چہرے پر نہ پڑے۔ سبِ مدینہ عُنَیَّہ نے بھیڑ بھاڑ میں احرام دُرست کرنے والوں کی چادروں میں دیگر مُحَرَّموں کے مُنڈے ہوئے سر پھنتے دیکھے ہیں ﴿۸﴾ کئی مُحَرَّم حضرات کے احرام کا تہبند ناف کے نیچے ہوتا ہے اور اوپر کی چادر پیٹ پر سے اکثر سُرکتی رہتی اور ناف کے نیچے کا کچھ حصہ سب کے سامنے ظاہر ہوتا رہتا ہے اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے، اسی طرح چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے وقت بے احتیاطی کے باعث بعض احرام والوں کی ران وغیرہ بھی دوسروں پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ برائے مہربانی! اس مسئلے کو یاد رکھئے کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت جِہَنَّم کا سارا حصہ ستر ہے اور اس میں سے تھوڑا سا حصہ بھی بلا اجازت شرعی دوسروں کے آگے کھولنا حرام ہے۔ ستر کے یہ مسائل صرف احرام کے ساتھ مخصوص نہیں۔ احرام کے علاوہ بھی دوسروں کے آگے اپنا ستر کھولنا یا دوسروں کے کھلے ستر کی طرف نظر کرنا حرام ہے ﴿۹﴾ بعضوں کے احرام کا تہبند ناف کے نیچے ہوتا ہے اور بے احتیاطی کی وجہ سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوسروں کی موجودگی میں پِیڑُو کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: نماز میں

مدینہ
لے ناف کے نیچے سے لیکر عَضُو مخصوص کی جڑ تک بدن کی گولائی میں جتنا حصہ آتا ہے اُسے ”پِیڑُو“ کہتے ہیں۔

چوتھائی (1/4) کی مقدار (پسڑو) کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ رانیں کھولے رہتے ہیں یہ (نماز و احرام کے علاوہ) بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۸۱)

احرام کے بارے میں ضروری تنبیہ جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں اگر وہ کسی مجبوری کے سبب یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرمانہ مقرر ہے وہ بہر حال ادا کرنا ہوگا اب یہ باتیں چاہے

غیر ارادہ ہوں، بھول کر ہوں، سوتے میں ہوں یا جبراً کوئی کروائے۔ (ایضاً ص ۱۰۸۳)

میں احرام باندھوں کروں حج و عمرہ

ملے لطف سخی صفا اور مروہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرم کی وضاحت عام بول چال میں لوگ ”مسجد حرام“ کو حرم شریف کہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد حرام شریف

حرم محترم ہی میں داخل ہے مگر حرم شریف مکہ مکرمہ ذَاہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا سَمِیْتُ اُس کے ارد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں۔ مثلاً جدہ

۱۔ مکہ مکرمہ ذَاہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا میں آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور کہیں کہیں حرم کے باہر تک پھیل چکی ہے مثلاً تَنْعِیْم کہ یہ حرم سے باہر ہے مگر شاید شہر مکہ میں داخل۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

شریف سے آتے ہوئے مگہ معظمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے قبل 23 کلومیٹر پہلے پولیس چوکی آتی ہے، یہاں سڑک کے اوپر بورڈ پر جلی حروف میں لِّلْمُسْلِمِينَ فَقَط (یعنی صرف مسلمانوں کے لئے) لکھا ہوا ہے۔ اسی سڑک پر جب مزید آگے بڑھتے ہیں تو بِسْمِیْسٍ یعنی حدِ پیہ کا مقام ہے، اس سمت پر ”حرم شریف“ کی حد یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔ ”ایک مُوَرِّخ کی جدید پیمائش کے حساب سے حرم کے رقبہ کا دائرہ 127 کلومیٹر ہے جبکہ کل رقبہ 550 مُرَبَّع کلومیٹر ہے۔“ (تاریخ مکہ مکرمہ ص ۱۵)

(جنگلوں کی کانٹ چھانٹ، پہاڑوں کی تراش خراش اور سُرنگوں (TUNNELS) کی ترکیبوں وغیرہ کے ذریعے بنائے جانے والے نئے راستوں اور سڑکوں کے سبب وہاں فاصلے میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے حرم کی اصل حد و دودھ ہی ہیں جن کا احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوا ہے)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے

بارشِ اللہ کے کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکَہ مَکَرَّمہ رَاہُ اللہ شَرَفًا
مَکَہ حَاضِرَی وَتَعْظِیْمًا
اس کی حد میں داخل ہوں، ذکر و رُود اور لَبَّیْک

کی خوب کثرت کیجئے اور جوں ہی رُبُّ الْعَالَمِینَ جَلَّ جَلَالُہُ کے مقدّس شہر مکہ مکرمہ زادَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ قَرَارًا وَ اِزْنًا فِیْہَا رِزْقًا حَلَالًا

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس میں قرار اور رزقِ حلال عطا فرما۔
مکہ مُعَظَّمہ زادَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا پہنچ کر ضرورتاً مکان اور حفاظتِ سامان وغیرہ کا انتظام کر کے ”کَبِیک“ کہتے ہوئے ”بابُ السَّلام“ پر حاضر ہوں اور اُس دروازہ پاک کو چوم کر پہلے سیدھا پاؤں مسجدِ الحرام میں رکھ کر ہمیشہ کی طرح مسجد میں داخلے کی دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط
اِفْتَحْ لِّیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اِعْتِکَافُ کُنِیْ
نَبِیتُ کر لیجئے

جب بھی کسی مسجد میں داخل ہوں اور اِعْتِکَاف کی نیت کریں تو ثواب ملتا ہے، مسجدِ الحرام میں بھی نیت کر لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہاں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے،

لہذا ایک لاکھ اِعْتِکَاف کا ثواب پائیں گے جب تک مسجد کے اندر رہیں گے

اعتکاف کا ثواب ملے گا اور ضَمَنًا کھانا، زَم زَم شریف پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا ورنہ مسجد میں یہ چیزیں شرعاً ناجائز ہیں۔

نَوَيْتُ مُدَّتَ الْعِتْكَافِ ط ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعْتِکَاف کی نیت کی۔
کعبہ مشرفہ جوں ہی کعبہ معظمہ پر پہلی نظر پڑے تین بار لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہئے اور دُرود شریف پڑھیں اور دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگئے کہ کَعْبَةُ اللّٰهِ شَرِیف پر پہلی نظر جب

پڑتی ہے اُس وقت مانگی ہوئی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ آپ چاہیں تو یہ دُعا مانگ لیجئے کہ ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جب بھی کوئی جائز دُعا مانگا کروں اور اُس میں بہتری ہو تو وہ قبول ہوا کرے۔“ حضرت علامہ شامی قُدَسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے حوالے سے لکھا ہے: کَعْبَةُ اللّٰهِ پر پہلی نظر پڑتے وقت جَنَّت میں بے حساب داخلے کی دُعا مانگی جائے اور دُرود شریف پڑھا جائے۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۵۷۵)

نوری چادر تنی ہے کعبے پر

بارِشِ اللہ کے کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے افضل دعا
اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا کے طلبگار محترم عاشقانِ رسول! اگر طوافِ سعی وغیرہ میں ہر جگہ کسی اور دُعا کے بجائے دُرود شریف ہی پڑھتے رہیں تو یہ

سب سے افضل ہے اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُرود و سلام کی بَرَکت سے بگڑے کام سَوَر جائیں گے، وہ اختیار کرو جو مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سچے وعدے سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دُعا کے بدلے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود بھیجو، رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ایسا کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ مُعاف فرما دے گا۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۶۵، تِلَاوِی رُضْوِیہ مَخْرُجہ ج ۱ ص ۷۴۰)

طواف میں دُعا کرنے کے لئے رکنا منع ہے
محترم زائر! چاہیں تو صِرَف دُرود و سلام پر ہی اکتفا کیجئے کہ یہ آسان بھی ہے اور افضل بھی۔ تاہم شائقینِ دُعا کے لئے دُعائیں بھی داخلِ ترکیبِ کردی ہیں لیکن یاد رہے کہ دُرود و سلام پڑھیں یا دعائیں سب آپسے آواز میں پڑھنا ہے، چلا کر نہیں جیسا کہ بعض مُطَوِّف (یعنی طواف کروانے والے) پڑھاتے ہیں نیز چلتے چلتے پڑھنا ہے، پڑھنے کیلئے دورانِ طواف کہیں بھی رُکنا نہیں ہے۔

عمرے کا طریقہ

طواف کا طریقہ طواف شروع کرنے سے قبل مَرَدِ اضْطِبَاع کر لیں یعنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر اُس کے دونوں پلے اُلٹے کندھے پر اس طرح ڈال لیں کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔ اب پروانہ وار شمع کعبہ کے گرد طواف کے لئے تیار ہو جائیے۔

اضْطِبَاعی حالت میں کعبہ شریف کی طرف منہ کئے حجرِ اَسود کی بائیں (left) طرف رُکنِ یَمانی کی جانب حجرِ اَسود کے قریب اس طرح کھڑے ہو جائیے کہ پورا ”حجرِ اَسود“ آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف رہے۔ اب بغیر ہاتھ اٹھائے اس طرح طواف کی نیت کیجئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنے کا ارادہ کرتا ہوں،

دینہ

۱۔ نماز، روزہ، اعتکاف، طواف وغیرہ ہر جگہ یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ عربی زبان میں نیت اُسی وقت کار آمد ہوتی ہے جب کہ اس کے معنی معلوم ہوں ورنہ نیت اُردو میں بلکہ اپنی مادری زبان میں بھی ہو سکتی ہے اور ہر صورت میں دل میں نیت ہونا شرط ہے، زبان سے نہ بھی کہیں تب بھی چل جائے گا کہ دل ہی میں نیت ہونا کافی ہے ہاں زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔

فَبَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي ط

تُو اسے میرے لئے آسان فرما دے اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔

نیت کر لینے کے بعد کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کئے سیدھے ہاتھ کی جانب اتنا چلئے کہ حجرِ اَسود آپ کے عین سامنے ہو جائے۔ (اور یہ معمولی سا سرکنے سے ہو جائے گا، آپ حجرِ اَسود کی عین سیدھ میں آچکے اس کی علامت یہ ہے کہ دُورستون میں جو سبز لائٹ لگی ہے وہ آپ کی پیٹھ کے بالکل پیچھے ہو جائے گی)

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! یہ جنت کا وہ خوش نصیب پتھر ہے جسے ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یقیناً چوما ہے۔ اب دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیے کہ ہتھیلیاں حجرِ اَسود کی طرف رہیں اور پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوَةُ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور تمام حُُ بیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود و سلام ہوں۔

اب اگر ممکن ہو تو حجرِ اَسود و شریف پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیجئے کہ آواز پیدا نہ ہو، تین بار ایسا ہی کیجئے۔ سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! جھوم

جائیے کہ آپ کے لب اُس مبارک جگہ لگ رہے ہیں جہاں یقیناً مدینے والے آقا
 صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لب ہائے مبارک لگے ہیں۔ مچل جائیے.... تڑپ
 اُٹھئے.... اور ہو سکے تو آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حجرِ اسود پر
 لب ہائے مبارک رکھ کر روتے رہے پھر التفات فرمایا (یعنی توجہ فرمائی) تو کیا دیکھتے
 ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رو رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!
 یہ رونے اور آنسو بہانے کا ہی مقام ہے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۳۴ حدیث ۲۹۴)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

ذکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

اس بات کا خیال رکھیے کہ لوگوں کو آپ کے دھکے نہ لگیں کہ یہ قوت کے مظاہرہ
 کی نہیں، عاجزی اور مسکینی کے اظہار کی جگہ ہے۔ چُوم کے سبب اگر بوسہ مُیسّر نہ
 آ سکے تو نہ اوروں کو ایذا دیں نہ خود دبیں کچلیں بلکہ ہاتھ یا لکڑی سے حجرِ اسود کو
 چھو کر اُسے چُوم لیجئے، یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں کا اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو
 چُوم لیجئے، یہی کیا کم ہے کہ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک
 منہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

حجرِ اسود کو بوسہ دینے یا لکڑی یا ہاتھ سے چھو کر چُومنے یا ہاتھوں کا اشارہ کر

کے انھیں پُوم لینے کو ”اِسْتِلاَم“ کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: روزِ قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا، اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُس کا اِسْتِلاَم کیا اُس کے لیے گواہی دے گا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۳)

اَبَ اللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَاَتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ^ط ترجمہ: الہی تجھ

پر ایمان لا کر اور تیرے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت کی پیروی کرنے کو یہ طواف کرتا ہوں۔ کہتے ہوئے کعبہ شریف کی طرف ہی چہرہ کئے سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سا سر کئے جب حجرِ اسود آپ کے چہرے کے سامنے نہ رہے (اور یہ ادنیٰ سی حرکت میں ہو جائے گا) تو فوراً اس طرح سیدھے ہو جائیے کہ خانہ کعبہ آپ کے اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے، اس طرح چلیں کہ کسی کو آپ کا دھکا نہ لگے۔ مَرَدِ اِبْتِدَائِی تین پچھروں میں رَمَل کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے (یعنی کندھے) ہلاتے چلیں جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں۔ بعض لوگ گودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں، یہ سُنَّت نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھیڑ زیادہ ہو اور رَمَل میں خود کو یا دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو اتنی دیر رَمَل ترک کر دیجئے مگر رَمَل کی خاطر رُکے نہیں، طواف میں مشغول رہئے۔

پھر جوں ہی موقع ملے، اتنی دیر تک کے لئے رَمَل کے ساتھ طَواف کیجئے۔

طَواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے قریب رہیں یہ بہتر ہے مگر اتنے زیادہ قریب بھی نہ ہو جائیں کہ کپڑا یا جسم پشتہ دیوار سے لگے اور اگر نزدیکی میں ہجوم کے سبب رَمَل نہ ہو سکے تو اب دُوری بہتر ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے طَواف میں خانہ کعبہ سے دُوری افضل ہے۔ پہلے چکر میں چلتے چلتے دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیے:



سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کیلئے ہیں اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل

اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے جو سب سے بلند

الْعَظِيمِ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور عظیمت والا ہے اور رحمت کا ملہ اور سلام نازل ہو اللہ عزوجل کے رسول

_____ مدینہ
۱۔ مٹی (بایسنٹ) کا ڈھیر جو مکان کی باہری دیوار کی مضبوطی کیلئے اُس کی جڑ میں لگاتے ہیں اُسے ”پشتہ دیوار“ کہتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تجھ سے کیے ہوئے عہد

کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد ﷺ کی

سُنّت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف شروع کر چکا ہوں) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

میں تجھ سے (گناہوں سے) مُعافی کا اور (بلاؤں سے) عافیت کا اور دائمی حفاظت کا،

دین و دنیا اور آخرت میں اور حصولِ جنت میں کامیابی

اور جہنم سے نجات پانے کا سوال کرتا ہوں۔

رُکْنِ یمانی پہنچنے تک یہ دُعا پوری کر لیجئے، اب اگر بھڑکی وجہ سے

اپنی یادوسروں کی ایذا کا اندیشہ نہ ہو تو رُکْنِ یَمَانِی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تبرُّگاً چھوئیں، صُرف بائیں (اُلے) ہاتھ سے نہ چھوئیں۔ موقع ملے تو رُکْنِ یَمَانِی کو بوسہ بھی دیجئے، اگر چُو منے یا چھونے کا موقع نہ ملے تو یہاں ہاتھوں سے اشارہ کر کے چومنا نہیں۔ (رُکْنِ یَمَانِی پر آج کل لوگ کافی خوشبو لگا دیتے ہیں لہذا احرام والے چھونے اور چومنے میں احتیاط فرمائیں)

اب آپ کعبہ مُشَرَّفہ کے تین کونوں کا طواف پورا کر کے چوتھے کونے رُکْنِ اَسْوَد کی طرف بڑھ رہے ہیں، رُکْنِ یَمَانِی اور رُکْنِ اَسْوَد کی درمیانی دیوار کو ”مُسْتَجَاب“ کہتے ہیں، یہاں دُعا پرا مین کہنے کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں۔ آپ جو چاہیں اپنی زَبان میں اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا مانگئے یا سب کی نیت سے اور مجھ گنہگار سب مدینہ غُفٰی عَنْہ کی بھی نیت شامل کر کے ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ لیجئے، نیز یہ قرآنی دُعا بھی پڑھ لیجئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱

اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ حجرِ اَسْوَد کے قریب آ پہنچے، یہاں آپ کا ایک چکر پورا ہوا۔ لوگ یہاں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی دُور ہی دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے گزر رہے ہوتے

ہیں ایسا کرنا ہرگز سنت نہیں، آپ حسب سابق یعنی پہلے کی طرح رُوبہ قبلہ حجرِ اسود کی طرف مُنہ کر لیجئے۔ اب نیت کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ تو ابتداءً ہو چکی، اب دوسرا چکر شروع کرنے کے لئے پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر استلام کیجئے۔ یعنی موقع ہو تو
حجرِ اسود کو بوسہ دیجئے ورنہ اُسی طرح ہاتھ سے اشارہ کر کے اُسے پُوم لیجئے پہلے ہی
کی طرح کعبہ شریف کی طرف مُنہ کر کے تھوڑا سا سیدھے ہاتھ کی جانب سر کئے۔
جب حجرِ اسود سامنے نہ رہے تو فوراً اُسی طرح کعبہ مُشْرِفہ کو بائیں (left) ہاتھ
کی طرف لئے طواف میں مشغول ہو جائیے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھے:

دُعا چکر پڑھنا



اللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے

وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ

اور (یہاں کا) اُمن تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں

وَابْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ

اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ مقام جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کا ہے،

النَّارِ فَحَرِّمْ لِحُومَنَا وَبَشِّرْنَا عَلَى النَّارِ

تو ہمارے گوشت اور جہنم کو دوزخ پر حرام فرما دے،

اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنادے

قُلُوبِنَا وَكَرِّهِ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ

اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کر دے اور ہمارے لئے کفر اور بدکاری

وَالْعُصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ

اور نافرمانی کو نا پسند بنادے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر لے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ

جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

مجھے بے حساب جنت عطا فرما۔

رُکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اب موقع ملے تو پہلے کی طرح بوسہ لے کر یا پھر اُسی طرح چھو کر ”حجرِ اسود“ کی طرف بڑھئے، دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا قرآنی پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ پھر حجرِ اسود کے قریب آ پہنچئے۔ اب آپ کا ”دوسرا چکر“ بھی پورا ہو گیا، پھر حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر حجرِ اسود کا استلام کیجئے اور
پہلے ہی کی طرح تیسرا چکر شروع کیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:



اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں شک اور شرک

وَالنِّفَاقِ وَالشَّقَاقِ وَسُوءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوءِ

اور نفاق اور حق کی مخالفت سے اور بُرے اخلاق اور بُرے

الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ط

حال سے اور اہل و عیال اور مال میں بُرے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

تیرے غضب اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

میں قبر کی آزمائش اور زندگی اور

فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

رُكْنَ یَمَانِیْ پر پہنچنے سے پہلے یہ دُعا ختم کر دیجئے اور پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے
حِجْرِ اَسْوَد کی طرف بڑھتے ہوئے دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا قرآنی پڑھئے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ①

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ پھر حجرِ اسود کے قریب آ پہنچے، آپ کا ”تیسرا چکر“ بھی مکمل ہو گیا، پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر حجرِ اسود کا استلام کیجئے اور

پہلے ہی کی طرح چوتھا چکر شروع کیجئے، اب رمل نہ کیجئے کہ رمل صرف تین ابتدائی پھیروں میں کرنا تھا۔ اب آپ کو حسب معمول درمیانہ چال کے ساتھ بقیہ پھیرے مکمل کرنے ہیں۔ دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

چوتھے چکر کی دُعا

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَمْرَةً مَّبْرُورَةً وَسَعِيًّا مَشْكُورًا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے عمرے کو مبرور اور میری کوشش کو کامیاب

وَذَنبًا مَّغْفُورًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُولًا وَ

اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور مقبول نیک عمل اور

تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ط يَا عَالَمَ مَا فِي الصُّدُورِ

بے نقصان تجارت بنادے۔ اے سینوں کے حال جاننے والے !

اَخْرِجْنِي يَا اللَّهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے (گناہ کی) تاریکیوں سے (عمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رحمت (کے حاصل ہونے) کے ذریعوں

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ

اور تیری مغفرت کے اسباب کا اور تمام

اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةِ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَافْوَنَرِ

گناہوں سے بچنے رہنے اور ہر نیکی کی توفیق کا اور

بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ قَتِّعْنِي

جنت میں جانے اور جہنم سے نجات پانے کا سوال کرتا ہوں۔ اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے دیے

بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِّيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی

ہوئے رزق میں قناعت عطا فرما اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور

كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ خَيْرٌ ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا فرما۔

رُکُنِ یَمَانِی تِک یہ دُعا ختم کر کے پھر پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے حجرِ اُتود کی طرف بڑھئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ قرآنی دُعا پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ②۰۱

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ پھر حجرِ اُتود پر آ پہنچئے۔ حسبِ سابق دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ط پڑھ کر استلام کیجئے اور پانچواں چکر

شروع کیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

پانچویں چکر کی دُعا

اللَّهُمَّ أَظْلَنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے جس دن

ظِلِّ الْأَظِلِّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ

تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا

وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور مجھے اپنے نبی محمد مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوض (کوثر) سے

هَنِيئَةً مَرِيئَةً لَا نَظْمًا بَعْدَهَا أَبَدًا اللَّهُمَّ

ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلا کہ اس کے بعد کبھی مجھے پیاس نہ لگے، اے اللہ عزوجل!

إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جنہیں تیرے نبی

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے طلب کیا

وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ

اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے

مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پناہ مانگی۔

وَسَلَّمَ اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا

اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا

وَمَا يَقَرُّ بَنِي الْيَمَامِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ ط

اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل (کی توثیق) کا سوال کرتا ہوں جو مجھے جنت سے قریب کر دے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يَقَرُّ بَنِي الْيَمَامِ مِنْ

اور میں دوزخ اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے جہنم سے قریب

قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

کر دے۔

زکن یمانی تک یہ دعا ختم کر کے پہلی طرح حجرِ اسود کی طرف بڑھے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ قرآنی دعا پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ②

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر حجرِ اسود پر آکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دعا:

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ط پڑھ کر استلام کیجئے اور اب چھٹا چکر
شروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھئے:



اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلٰی حُقُوْقًا كَثِيْرَةً فَيَمَّا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں اُن معاملات میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِيْرَةً فَيَمَّا بَيْنِيْ

جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ہیں ان معاملات میں جو میرے اور تیری

وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا

مخلوق کے درمیان ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان میں سے جن کا تعلق تجھ سے ہوا ان کی (کوٹناہی کی)

فَاَغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ

مجھے معافی دے اور جن کا تعلق تیری مخلوق سے (بھی) ہوا ان کی معافی اپنے ذمہ کرم پر لے لے۔

وَاعْزِزْنِيْ بِجَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے (رِزْق) حلال عطا فرما کر حرام سے بے پرواہ کر دے اور اپنی اطاعت کی توثیق عطا فرما کر

عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا

نافرمانی سے اور اپنے فضل سے نواز کر اپنے علاوہ دوسروں سے مستغنی (یعنی بے پروا) کر دے،

وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اللَّهُمَّ إِنَّ بَيْتَكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ

اے وسیع مغفرت والے! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات

كَرِيمٌ وَأَنْتَ يَا اللَّهُ حَلِيمٌ كَرِيمٌ عَظِيمٌ

کریم ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو حلم والا، کرم والا، عظمت والا ہے

تُحِبُّ الْعَفْوَ عَفُ عَنِّي ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

اور تو معافی کو پسند کرتا ہے سو میری خطاؤں کو بخش دے۔

رُكْنِ يَمَانِي تِك يِه دُعَا خَتْمُ كَر كِي پھر پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے حَجْرِ اسود

کی طرف بڑھئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ قرآنی دُعَا پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ②۰۱

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعَا:

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ پڑھ کر حجرِ اسود کا استلام کیجئے اور

ساتواں اور آخری چکر شروع کیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھئے:



اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَیَقِيْنًا

اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے کامل ایمان اور سچا یقین

صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسْعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَ

اور کُشادہ رِزق اور عاجزی کرنے والا دل اور

لِسَانًا ذَاكِرًا وَرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَتَوْبَةً

ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچی توبہ

نَصُوْحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ

اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت راحت

وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ

اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی

الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اور جنت کا حصول اور جہنم سے نجات مانگتا ہوں،

بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

اے عزت والے! اے بہت بخشنے والے! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میرے علم میں اضافہ فرما

وَالْحَقِّنِي بِالصَّلَاحِ حِينَ ط (دُرود شریف پڑھ لیجئے)

اور مجھے نیکوں میں شامل فرما۔

زُكُنْ يَمَانِي پر آ کر یہ دُعا ختم کر کے پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے دُرود

شریف پڑھ کر پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمہ کنز الایمان: اے رب! ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

حُجْرَ اسْوَد پر پہنچ کر آپ کے سات پھیرے مکمل ہو گئے مگر پھر آٹھویں

بار پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ پڑھ کر استلام کیجئے اور یہ ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب بھی طواف کریں اُس میں پھیرے سات ہوتے ہیں اور استلام آٹھ۔

مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ

اب سیدھا کندھا ڈھانپ لیجئے اور ”مقامِ ابراہیم“ پر آ کر پارہ 1 سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی یہ آیت مقدّسہ پڑھئے:

وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّیً ط

ترجمہ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

نِیْمَازِ طَوَافِ اب مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ ملے تو بہتر ورنہ مسجد حرام میں جہاں بھی جگہ ملے اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز طواف ادا کیجئے، پہلی رکعت میں سُوْرَةُ فَاتِحَہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰہ شریف پڑھئے، یہ نماز واجب ہے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً پڑھنا سنت ہے۔ اکثر لوگ کندھا کھلا رکھ کر نماز پڑھتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ اضطباع یعنی کندھا کھلا رکھنا صرف اُس طواف کے ساتوں پھیروں میں ہے جس کے بعد سعی ہوتی ہے۔ اگر وقتِ مکروہ داخل ہو گیا ہو تو بعد میں پڑھ

لیجئے اور یاد رکھئے اس نماز کا پڑھنا لازمی ہے۔

مقامِ ابراہیم پر دو رکعت ادا کر کے دعا مانگئے، حدیثِ پاک میں ہے:
 اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”جو یہ دُعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی
 اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناپارو مجبور اُس کے پاس
 آئے گی اگرچہ وہ اُسے نہ چاہے۔“ (ابن عساکر ج ۷ ص ۴۳۱) وہ دُعا یہ ہے:

مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ كِي دُعَا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میری سب چُھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے

فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَاَعْطِنِي

لہذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے لہذا میری خواہش کو

سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ط

پورا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے لہذا میرے گناہوں کو مُعاف فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِيْنًا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا یقین

صَادِقًا حَتَّىٰ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبَتْ

کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی مجھے پہنچے گا

لِي وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ط

اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رضامندی، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

”خلیل“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے
مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ پر نماز کے چار مَدَنی پھول

﴿۱﴾ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں

پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اَمْن والوں

میں محسوس ہوگا۔“ (یعنی اٹھایا جائیگا) (الشفاء، الجزء الثانی ص ۹۳) ﴿۲﴾ اکثر لوگ بھیڑ

بھاڑ میں گرتے پڑتے بھی زبردستی ”مقامِ ابراہیم“ کے پیچھے ہی نماز پڑھتے ہیں،

بعض حضرات مستورات کو نماز پڑھانے کیلئے ہاتھوں کا حلقہ بنا کر راستہ گھیر لیتے

ہیں انہیں اس طرح کرنے کے بجائے بھیڑ کے موقع پر ”نَمَازِ طَوَاف“ مقامِ ابراہیم

سے دُور پڑھنی چاہئے کہ طواف کرنے والوں کو بھی تکلیف نہ ہو اور خود کو بھی دھکے نہ

لگیں ﴿۳﴾ مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کے لیے سب سے افضل کعبہ معظمہ

کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی

اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حَرَمِ مَکَّہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (لُبَابُ الْمُنَاسِكَ ص ۱۰۶) ﴿۴﴾ سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ (السَّلَکُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۱۰۰)

اب مُلتَزِمٌ
پُرانے دینے
مُلتَزِم سے لپٹ جائیے۔ دروازہ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیانی حصے کو مُلتَزِم کہتے ہیں، اس میں دروازہ کعبہ شامل نہیں۔

مُلتَزِم سے کبھی سینہ لگائیے تو کبھی پیٹ، اس پر کبھی دایاں رُخسار تو کبھی بایاں رُخسار اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوارِ مقدّس پر پھیلائیے یا سیدھا ہاتھ دروازہ کعبہ کی طرف اور الٹا ہاتھ حجرِ اسود کی طرف پھیلائیے۔ خوب آنسو بہائیے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے پاک پڑ و ز دگار عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اُمت کے لئے اپنی زبان میں دُعا مانگئے کہ مقام قبول ہے۔ یہاں کی ایک دُعا یہ ہے:

يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَزِلْ عَنِّي نِعْمَةَ أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ ط

اے قدرت والے! اے بزرگ! تو نے مجھے جو نعمت دی، اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

حدیث میں فرمایا: ”جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مُلتَزِم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔“ (ابن عساکر ج ۵ ص ۱۶۴) اور ہو سکے تو دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا بھی پڑھئے:

مَقَامِ مُلْتَمَزٍ پُر پڑھنے کی دُعا

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اعْتَقِ رِقَابَنَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے اِس قدیم گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو اور ہمارے

وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَوْلَادِنَا مِنْ

(مسلمان) باپ دادوں اور ماؤں (بہنوں) اور بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو

النَّارِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ

دوزخ سے آزاد کر دے، اے بخشش اور کرم اور فضل اور احسان

وَالْإِحْسَانِ ط اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ

اور عطا والے! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام معاملات میں ہمارا انجام

كُلِّهَا وَاجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

الْآخِرَةِ ط اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفُ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں، تیرے (مقدس گھر کے) دروازے کے

تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ

نیچے کھڑا ہوں، تیرے دروازے کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوں، تیرے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں

بَيْنَ يَدَيْكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عَذَابَكَ

اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں

مِنَ النَّارِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

اے ہمیشہ کے محسن! (اب بھی احسان فرما) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وَزِيرِي وَتُصْلِحَ

میرے ذکر کو بلند ی عطا فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے کاموں کو

أَمْرِي وَتُطَهِّرْ قَلْبِي وَتُنَوِّرْ لِي فِي قَبْرِي

دُورست فرما اور میرے دل کو پاک کر اور میرے لئے قبر میں روشنی فرما

وَتَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى

اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے اونچے درجوں کی بھیک مانگتا

مِنَ الْجَنَّةِ ط آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

ہوں۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اِتِّكَلَامُ
مَسْئَلہ
مُتَمَزِّم کے پاس نمازِ طواف کے بعد آنا اُس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو مثلاً طوافِ نفل یا طوافِ الزَّیَّارَة (جب کہ حج کی سعی سے پہلے فارغ ہو چکے ہوں) اُس میں نماز سے پہلے مُتَمَزِّم سے لپٹے، پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کیجئے۔
(الْمَسْلُکُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۱۳۸)

اَبْنَامُ
پَرِئَتِیْ
اب بابُ الکعبہ کے سامنے والی سیدھ میں دور رکھے ہوئے آبِ زَمْ زَم شریف کے کولروں پر تشریف لائیے اور (یاد رہے! مسجد میں آبِ زَم زَم پیتے وقت اعتکاف کی نیت ہونا ضروری ہے) قبلہ رُوکھڑے کھڑے تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر پیئیں، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ زَمَزَم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۸۹ حدیث ۳۰۶۱) ہر بار بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کیجئے اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہتے ہر بار کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیجئے، باقی پانی جِہَنَّم پر ڈالنے یا منہ سر اور بدن پر اُس سے مَسْح کر لیجئے مگر یہ احتیاط رکھئے کہ کوئی قطرہ زمین پر نہ گرے۔ پیتے وقت دُعا کیجئے کہ قبول ہے۔

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾ یہ (آبِ زَم زَم) بائزکت ہے اور

بھوکے کیلئے کھانا ہے اور مریض کیلئے شفا ہے۔ (ابوداؤد طیالسی ص ۶۱ حدیث ۴۵۷) ﴿۲﴾
 زَمَّ زَمَّ جس مراد سے پیا جائے اُسی کیلئے ہے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۹۰ حدیث ۳۰۶۲) ے

یہ زَمَّ زَمَّ اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی

اسی زَمَّ زَمَّ میں جنت ہے، اسی زَمَّ زَمَّ میں کوثر ہے (ذوقِ نعت)

آبِ زَمَّ زَمَّ کی کثیرہ دعا پڑھئے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے علم نافع اور کثادہ رِزق

وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ط

اور ہر بیماری سے صحت یابی کا سوال کرتا ہوں۔

شارحِ مسلم شریف حضرت سیدنا امام نووی
 شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پس اُس
 دُعَا میں ننگے کا طریقہ ۱۶ شخص کے لئے مُسْتَحَب ہے جو مغفرت یا

مرض وغیرہ سے شفا کے لئے آبِ زَمَّ زَمَّ پینا چاہتا ہے کہ قبلہ رُو ہو کر پھر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طُڑھے پھر کہے: اے اللہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ تیرے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”آبِ زَمْ زَمِ اُس مقصد کے لئے ہے کہ جس کے لئے اسے پیاجائے۔“ (مسند امام احمد ج ۵ ص ۱۳۶ حدیث ۱۸۵۵) (پھریوں دعائیں مانگے مثلاً) اے اللہ! میں اسے پیتا ہوں تاکہ تو مجھے بخش دے یا اے اللہ! میں اسے پیتا ہوں اس کے ذریعے اپنے مَرَض سے شفا چاہتے ہوئے، اے اللہ! پس تو مجھے شفا عطا فرمادے، اور مثل اس کے (یعنی حسبِ ضرورت اسی طرح مختلف دعائیں کرے)

(الایضاح فی مناسک الحج للنووی ص ۴۰۱)

زیادہ پھنڈانہ پینے بہت ٹھنڈا پانی استعمال نہ فرمائیں کہیں آپ کی عبادت میں رُکاوٹ کے اسباب نہ پیدا ہو جائیں! نفس کی خواہش کو دباتے ہوئے ایسے کولر سے آبِ زَمْ زَمِ نوش فرمائیں جس پر لکھا ہو: زَمْ زَمِ غَیْرُ مُبَرَّد (یعنی غیر ٹھنڈا زم زم)۔

نظر تیز نہ ہونی ہے آبِ زَمْ زَمِ دیکھنے سے نظر تیز ہوتی اور گناہ دُور ہوتے ہیں، تین چلو سر پر ڈالنے سے ذلت و رسوائی سے حفاظت ہوتی ہے۔

تُو ہر سال جج پر بلا یا الہی

وہاں آب زم زم پلا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَفَا مَرَوْہ اگر کوئی مجبوری یا تھکن وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام کر کے صفا
 مَرَوْہ کی سٹی کے لئے تیار ہو جائیے، یاد رہے کہ سٹی میں
 اضطباع یعنی کندھا گھلا رکھنا نہیں ہے۔ اب سٹی کے لئے حَجْر
 اسود کا پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر استلام کیجئے۔ اور نہ ہو سکے تو اُس کی

طرف منہ کر کے اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور دُرود پڑھتے ہوئے فوراً باب الصفا پر آئیے! ”کوہ صفا“ چونکہ ”مسجد حرام“

سے باہر واقع ہے اور ہمیشہ مسجد سے باہر نکلتے وقت اُلٹا پاؤں نکالنا سُنّت

ہے، لہذا یہاں بھی پہلے اُلٹا پاؤں نکالنے اور حسب معمول دُرود شریف پڑھ کر

مسجد سے باہر آنے کی یہ دُعا پڑھئے:

۱۔ تہ خانے (BASEMENT) میں سٹی کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

اب دُرود و سلام پڑھتے ہوئے صفا پر اتنا چڑھئے کہ کعبہ مُعَظَّمہ نظر آ جائے اور یہ بات یہاں معمولی سا چڑھنے پر حاصل ہو جاتی ہے، عوام الناس کی طرح زیادہ اُوپر تک نہ چڑھئے اب یہ دُعا پڑھئے:

اَبْدَعُ مَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِہٖ ﴿۱﴾ اِنَّ الصَّفَا وَ

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ذکر کیا۔ ﴿تورحمة کنز الایمان : بے شک صفا اور

الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَسِنْ حَجَّ الْبَيْتِ

مَرْوہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

اَوْ اَعْتَبَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطُوفَ بِہِمَا ط

یا عمرہ کرے، اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا لَا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ ﴿۱۵۸﴾

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے۔ ﴿(پ ۲، البقرہ: ۱۵۸)﴾

صَفَا بِرَعْوَاکَ مُخْتَلَفٌ اِنْدَازُ

کافی لوگ کعبہ شریف کی طرف ہتھیلیاں کرتے ہیں، بعض ہاتھ لہرا رہے ہوتے

ہیں تو بعض تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں، آپ ایسا نہ کریں بلکہ حسبِ معمول دُعا کی طرح ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر کعبۃِ مُعَظَّمہ کی طرف مُنہ کئے اُتنی دیر تک دُعا مانگئے جتنی دیر میں سُورۃُ البَقَرۃ کی 25 آیتوں کی تلاوت کی جائے، خوب گڑ گڑا کر اور ہو سکے تو رورور کر دُعا مانگئے کہ یہ قَبُولِیت کا مقام ہے۔ اپنے لئے اور تمام جنِّ و انسِ مُسلمین کی خیر و بھلائی کے لئے اور احسانِ عظیم ہوگا کہ مجھ گنہگاروں کے سردار سَکِّ مدینہ عُنَیَّ عَنہ کی بے حساب مغفرت ہونے کے لئے بھی دُعا مانگئے۔ نیز دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

لَدِیْنِہ

۱۔ کئی جَمَرَات، وَقُوفِ عَرَفَات وغیرہ کے لئے جس طرح نیت شَرَط نہیں اسی طرح سَعَی میں بھی شَرَط نہیں بغیر نیت کے بھی اگر کسی نے سَعَی کی تو ہو جائے گی مگر سَعَی میں نیت کر لینا مُسْتَحَب ہے۔ نیت نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔

کُوهِ صَفَا کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا

اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اور حمد ہے اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدٰنَا اِلَیْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَوْلٰنَا

کہ اس نے ہم کو ہدایت کی، حمد ہے اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کہ اس نے ہم کو دیا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَلْهَمٰنَا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

حمد ہے اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کہ اس نے ہم کو الہام کیا، حمد ہے اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے

هَدٰنَا اِلَیْهِ هٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا

ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

اَللّٰهُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ حْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ط لَهٗ

اَللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے

الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ

ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے

لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

مُتَمَكِّنٌ، اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر

قَدِيرٌ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ

قادر ہے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا

وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ

اور اپنے بندے کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تباہ اس نے شکست دی۔

وَحْدَهُ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں،

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ط

اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

﴿فَسُبْحَنَ اللَّهِ حِينَ تَسْؤُنَ وَحِينَ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پاکی ہے شام و

تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ

صُبح اور اسی کے لیے حمد ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾

اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت،

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو

الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ

زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اُس کے مرنے کے بعد

مَوْتِهَا ۖ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ ۝ اللَّهُمَّ

زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ۝ الہی!

مَكَاهِدَ يَتَنَّى لِلْإِسْلَامِ أَسْأَلُكَ أَنْ لَا

تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَوْفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ ط

اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے،

سُبْحَنَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے پاکی ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے حمد ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سب سے بڑا ہے، اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد سے

اَلْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط اللَّهُمَّ اَحْيِنِي عَلَى سُنَّةِ

جو برتر و بزرگ ہے۔ الہی! تو مجھ کو اپنے

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر زندہ رکھ

وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَاعِزَّنِي مِنْ مُضِلَّاتِ

اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنوں کی گمراہیوں

الْفِتَنِ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُحِبُّكَ

سے بچا، الہی! تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں

وَيُحِبُّ رَسُولَكَ وَأَنْبِيَاءَكَ وَمَلَائِكَتَكَ

اور تیرے رسول و انبیاء و ملائکہ اور نیک بندوں سے

وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي

مَحَبَّتِ رَكْعَتِے ہیں۔ الہی! میرے لیے آسانی ميسر کر

الْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى اللَّهُمَّ أَحْيِنِي

اور مجھے سختی سے بچا، الہی! اپنے رسول محمد

عَلَى سُنَّةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَ

اور مسلمان مار اور

الْحَقِّقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ

نیکیوں کے ساتھ ملا اور جنت النعيم

وَرِثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاعْفُرْ لِي خَطِيئَتِي

کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا

يَوْمَ الدِّينِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلًا

بخش دے۔ الہی! تجھ سے ایمان کامل

وَقَلْبًا خَاشِعًا وَنَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

اور قلبِ خاشع کا ہم سؤل کرتے ہیں اور ہم تجھ سے علمِ نافع

وَيَقِينًا صَادِقًا وَدِينًا قِيمًا وَنَسْأَلُكَ

اور یقینِ صادق اور دینِ مُستقیم کا سؤل کرتے ہیں اور ہر

الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَنَسْأَلُكَ

بلا سے عفو و عافیت کا سؤل کرتے ہیں اور

تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ

پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی

وَنَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ

اور عافیت پر شکر کا سؤل کرتے ہیں اور آدمیوں

الْغِنَى عَنِ النَّاسِ ط اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

سے بے نیازی کا سؤل کرتے ہیں۔ الہی! تو دُرود و سلام

وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

و بَرَکت نازل کر ہمارے سردار محمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وَصَحْبِهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ

اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا

وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلِّهَا

اور وزن تیرے عرش کے اور بقدر درازی

ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ

تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے

الْغَافِلُونَ ط آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ ﷺ

ذکر سے غافل رہیں۔ آمین بجائے انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

دُعَاؤُكُمْ ہونے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر سعی کی نیت اپنے دل میں کر لیجئے مگر زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔ معنی وہاں میں رکھتے ہوئے اس طرح نیت کیجئے:

سَعْيِہِ کی نیت

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری خوشنودی کی خاطر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے

سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لَوْجُهِكَ الْكَرِيمِ فَيَسِّرُهُ

سات پھیرے کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرمادے

لِيُ وَقَبَّلَهُ مِنِّي ط

اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔

صفا / مَرُوہ سے اُترنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اسْتَغْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت کا تابع بنادے

عَلَيْهِ وَالْاٰلِہٖ وَسَلَّم وَتَوَفَّنِيْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِزَّنِيْ مِنْ

اور مجھے ان کے دین پر موت نصیب فرما اور مجھے پناہ دے

مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ ط

فتنوں کی گمراہیوں سے اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

صفا سے اب ذکر و دُرود میں مشغول درمیانہ چال چلتے ہوئے جانب مَرُوہ

چلے (آج کل تو یہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے اور ایئر کولر بھی لگے ہیں۔ ایک سعی وہ بھی تھی جو

سید شتا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی تھی، ذرا اپنے ذہن میں وہ دل ہلا دینے والا منظر تازہ کیجئے، جب یہاں بے آب و گیاہ میدان تھا اور مجھے منے اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام شدتِ پیاس سے پلک رہے تھے اور حضرت سید شتا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلاشِ آب (پانی) میں بے تاب چلچلاتی دھوپ کے اندر ان سنگلاخ راستوں میں پھر رہی تھیں (جوں ہی پہلا سبز میل آئے سرد دوڑنا شروع کر دیں۔) مگر مہذب طریقے پر نہ کہ بے تحاشہ (اور سوار سواری تیز کر دیں، ہاں اگر بھیر زیادہ ہو تو تھوڑا رُک جائیے جب کہ بھیر کم ہونے کی اُمید ہو۔ دوڑنے میں یہ یاد رکھئے کہ خود کو یا کسی دوسرے کو ایذا نہ پہنچے کہ یہاں دوڑنا سُنّت ہے جب کہ کسی مسلمان کو قُصْدُ ایذا دینا حرام۔ اسلامی بہنیں نہ دوڑیں۔ اب اسلامی بھائی دوڑتے ہوئے اور اسلامی بہنیں چلتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

سبز میلوں کے درمیان بڑھنے کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر اور میری خطائیں جو کہ یقیناً تیرے علم میں ہیں اُن سے درگزر فرما، بے شک تُو

تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

جانتا ہے ہمیں اس کا علم نہیں۔ بے شک تو عزت و اکرام والا ہے

وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عُمْرَةً

اور مجھے صراطِ مُستقیم پہ قائم رکھ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے عمرے کو

مَبْرُورَةً وَسَعِيًّا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا ط

مَبْرُور اور میری سَعٰی کو مَشْكُور (پسندیدہ) اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

جب دوسرا سبز میل آئے تو آہستہ ہو جائیے اور درمیانہ چال سے جانبِ مروہ بڑھے چلے۔ اے لیجے! مروہ شریف آگیا، عوامُ الناس دُور اُپر تک چڑھے ہوئے ہیں۔ آپ اُن کی نقل مت کیجئے یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اُس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے بھی مروہ پر چڑھنا ہو گیا، یہاں اگرچہ عمارات بن جانے کے سبب کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر کعبہ مُشَرَّفہ کی طرف منہ کر کے صفا کی طرح اُتنی ہی دیر تک دُعا مانگئے۔ اب نیت کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ تو پہلے ہو چکی یہ ایک پھیرا ہوا۔

اب حسبِ سابق دُعا پڑھتے ہوئے مروہ سے جانبِ صفا چلے اور حسبِ معمول میلینِ اخضرین (یعنی سبز میلوں) کے درمیان مَرَد دوڑتے ہوئے اور اسلامی بہنیں چلتے ہوئے وہی دُعا پڑھیں، اب صفا پر پہنچ کر دو پھیرے پورے ہوئے۔ اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چلتے، دوڑتے ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ آپ کی سعی مکمل ہوئی۔

دورانِ سعی ایک ضروری احتیاط بسا اوقات لوگ مسعی میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ دورانِ طواف تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے مگر دورانِ سعی ناجائز۔ ایسے موقع پر رک کر نمازی کے سلام پھیرنے کا انتظار کر لیجئے۔ ہاں کسی گزرنے والے کو آڑ بنا کر گزر سکتے ہیں۔

نمازِ سعی اب ہو سکے تو مسجدِ حرام میں دو رکعت نماز نفل (اگر مکروہ وقت نہ ہو تو) ادا کر لیجئے کہ مستحب ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سعی کے بعد مطاف کے کنارے حجرِ اسود کی سیدھ میں دو نفل ادا فرمائے ہیں۔

(مُسْنَدِ اِمَامِ اَحْمَد ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۷۳۱۳، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۵۸۹)

حَلَقْ بَا اب مرد حلق کریں یعنی سر مُنڈ وادیں یا تقصیر کریں یعنی بال کتروائیں۔ مگر حلق کروانا بہتر ہے۔

تَقْصِیر تقصیر یعنی کم از کم چوتھائی (1/4) سر کے بال اُنگی کے پورے برابر کٹوانا۔ اس میں یہ احتیاط رکھئے کہ ایک

پورے سے زیادہ کٹیں تاکہ سر کے پیچ میں جو چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ بھی ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔ بعض لوگ قینچی سے دو تین جگہ کے چند بال کاٹ لیا کرتے ہیں، خفّیوں کے لئے یہ طریقہ غلط ہے اور اس طرح احرام کی پابندیاں بھی ختم نہ ہوں گی۔

اسلامی بہنوں کی تقصیر اسلامی بہنوں کو سر منڈانا حرام ہے وہ صرف تقصیر کروائیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چٹیا کے سرے کو انگلی کے گرد لپیٹ کر اتنا حصہ کاٹ لیں، لیکن یہ احتیاط لازمی ہے کہ کم از کم چوتھائی (1/4) سر کے بال ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔ آپ کو مبارک ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ عمرے سے فارغ ہو گئے۔

شرف مجھ کو عمرے کا مولیٰ دیا ہے

کرم مجھ کنہگار پر یہ بڑا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چپلوں کے بارے میں ضروری مسئلہ مسجد حرام و مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دروازوں کے باہر بے شمار لوگ جوتے چپل اتار دیتے ہیں پھر واپسی میں جو

بھی جو تاپند آیا پہن کر چلتے بنتے ہیں! اس طرح کے جو تے یا چپل بلا اجازت شرعی جتنی بار استعمال کریں گے اتنی تعداد میں گناہ ہوتا رہے گا مثلاً بلا اجازت شرعی ایک بار کے اٹھائے ہوئے جو تے 100 بار پہنے تو 100 مرتبہ پہننے کا گناہ ہوا۔ ان جو توں کے احکام ”لُفْطُ“ (یعنی کسی کی گری پڑی چیز) کے ہیں کہ مالک ملنے کی امید ہی ختم ہو جائے تو جس کو یہ ”لُفْطُ“ ملا اگر یہ فقیر ہے تو خود رکھ سکتا ہے ورنہ کسی فقیر کو دے دے۔

جس نے دوسروں کے جو تے ناجائز استعمال کر لئے اب کیا کریں؟
 مذکورہ انداز پر دُنیا میں جس نے جہاں سے بھی اس طرح کی حرکت کی وہ گنہگار ہے۔ اپنے لئے ”لُفْطُ“ یعنی

گری پڑی چیز اٹھالے جانے والے پر فرض ہے کہ توبہ بھی کرے اور اس طرح جتنے بھی جو تے چپل یا چیزیں لی ہیں، اگر ان کے اصل مالکوں یا وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں تک پہنچانا ممکن نہ ہو تو وہ ساری چیزیں یا اگر وہ اشیاء باقی نہیں رہیں تو ان کی قیمت کسی مسکین کو دیدے۔ یا ان کی قیمت مسجد و مدرسہ وغیرہ میں دیدے۔
 (لُفْطِ کے تفصیلی مسائل کیلئے بہارِ شریعت جلد 2 صفحہ 471 تا 484 کا مطالعہ فرمائیے)

آہ! جو بوچکا ہوں، وقتِ درو! (یعنی فصل کاٹنے وقت)

ہو گا حسرت کا سامنا یا رب! (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنوں عورتیں نماز فرود گاہ (یعنی قیام گاہ) ہی میں پڑھیں۔
مکیلے پانی پھول نمازوں کے لیے جو مسجدین کریمین میں حاضر ہوتی ہیں
 جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود پیارے سرکار،
 مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”عورت کو میری مسجد (یعنی مسجد نبوی
 عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔“

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَل ج ۱۰ ص ۳۱۰ حدیث ۲۷۱۵۸)

طواف میں سات باتیں حرام ہیں

طواف اگرچہ نفل ہو، اُس میں یہ سات باتیں حرام ہیں:

- ﴿۱﴾ بے وضو طواف کرنا ﴿۲﴾ بغیر مجبوری دُؤلی میں یا کسی کی گود میں یا کسی کے
- کندھوں وغیرہ پر طواف کرنا ﴿۳﴾ بلا عذر بیٹھ کر سر کنایا گھٹنوں پر چلنا ﴿۴﴾ کعبے
- کو سیدھے ہاتھ پر لے کر اُلٹا طواف کرنا ﴿۵﴾ طواف میں ”حَطِیم“ کے اندر ہو کر
- گزرنا ﴿۶﴾ سات پھیروں سے کم کرنا ﴿۷﴾ جو عَضُو سَتر میں داخل ہے اُس کا
- چوتھائی (1/4) حصّہ کھلا ہونا، مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۲)

اسلامی بہنیں خوب احتیاط کریں، دورانِ طواف خُصُوصاً حَجْرِ اَشُود کا استِلام کرتے
 وقت کافی خواتین کی چوتھائی کلائی تو کیا بعض اوقات پوری کلائی کھل جاتی ہے!

(طواف کے علاوہ بھی غیر خُرم کے سامنے سر کے بال یا کان یا کلائی کھولنا حرام و گناہ ہے۔ پردے کے تفصیلی احکام معلوم کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب، ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ کا مطالعہ فرمائیے)

طواف کے گیارہ مکروہات

﴿۱﴾ فُضُول بات کرنا ﴿۲﴾ ذِکْر وُعَا یا تِلَا وَا ت یا نَعْتَ و مناجات یا کوئی کلام بُند آواز سے کرنا ﴿۳﴾ حَمْد و صَلَوة و مَنَقِبَت کے سوا کوئی شعر پڑھنا ﴿۴﴾ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ (مُسْتَعْمَل چپل یا جوتے ساتھ لئے طواف نہ کریں احتیاط اسی میں ہے) ﴿۵﴾ رَمَل یا ﴿۶﴾ اِضْطِبَاع یا ﴿۷﴾ بوسہ سَنَکِ اَسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا ﴿۸﴾ طواف کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا۔ ہاں ضرورت ہو تو استیجا کے لیے جاسکتے ہیں، وضو کر کے باقی پورا کر لیجئے ﴿۹﴾ ایک طواف کے بعد جب تک اُس کی دو رِکْعَتیں نہ پڑھ لیں دوسرا طواف شروع کر دینا۔ ہاں اگر مکروہ وقت ہو تو حَرَج نہیں۔ مثلاً صُحِّحِ صَادِق سے لے کر سورج بُند ہونے تک یا بعدِ نَمَازِ عَصْرِ سے غُروبِ آفتاب تک کہ اس میں کئی طوافِ بَغِیر ”نَمَازِ طَوَاف“ جائز ہیں البتہ مکروہ وقت گزر جانے کے بعد ہر طواف کے لئے دو دو رِکْعَت ادا کرنی ہوں گی ﴿۱۰﴾ طواف میں کچھ کھانا ﴿۱۱﴾ پیشاب یا رِیح وغیرہ کی شَدَّت ہوتے

ہوئے طواف کرنا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۳، الْمَسْلُکُ الْمُتَقَسِّطُ لِلْقَارِی ص ۱۶۵)

طوافِ سعی میں ۱۰ مکروہات
 ﴿۱﴾ سلام کرنا ﴿۲﴾ جواب دینا ﴿۳﴾ ضرورت کے وقت بات کرنا ﴿۴﴾ پانی پینا (سعی میں کھابھی سکتے ہیں) ﴿۵﴾ حمد و نعت یا منقبت کے اشعار آہستہ

آہستہ پڑھنا ﴿۶﴾ دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے مگر سعی کے دوران گزرنا جائز نہیں ﴿۷﴾ فتویٰ پوچھنا یا فتویٰ دینا۔ (ایضاً ص ۱۱۱۴، الْمَسْلُکُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۱۶۲)

﴿۱﴾ بغیر ضرورت اس کے پھیروں میں حاجت یا تجدید وُضُو کے لئے جاسکتے ہیں (سعی میں وُضُو ضروری نہیں، مُسْتَحَب ہے) ﴿۲﴾ خرید و ﴿۳﴾ فروخت ﴿۴﴾ فُضُول کلام ﴿۵﴾ ”پریشان نظری“ یعنی ادھر ادھر فُضُول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ ﴿۶﴾ صفا، یا ﴿۷﴾ مَرَوَہ پر نہ چڑھنا (معمولی سا چڑھنے اوپر تک نہیں) ﴿۸﴾ بغیر مجبوری مَرَد کا ”مَسْعٰی“ میں نہ دوڑنا ﴿۹﴾ طواف کے بعد بھُت تاخیر سے سعی کرنا ﴿۱۰﴾ ستر عورت نہ ہونا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۵)

سَعِی کے
چار مُتَفَرِّق
مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سَعِی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو (بلا عذر سواری پر یا گھسٹ کر کی تو دم واجب ہوگا) (لُبَابُ الْمُنَاسِیْکِ ص ۱۷۸)

﴿۲﴾ سَعِی کے لئے طہارت شرط نہیں حیض و نفاس والی بھی کر سکتی ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۲۲۷) ﴿۳﴾ حُجْم و لباس پاک ہوں اور باؤ صُوبھی ہوں یہ مُسْتَحَب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۰) ﴿۴﴾ سَعِی شروع کرتے وقت پہلے صفا کی دُعا پڑھے پھر سَعِی کی نیت کیجئے۔ سَعِی کے مُتَعَدِّد افعال ہیں، جیسا کہ حَجْرِ اَسْوَد کا اِسْتِلَام، صفا پر چڑھنا، دُعا مانگنا وغیرہ ان سب پر نیتیں کر لے تو اچھا ہے، کم از کم دل میں یہ نیت ہونا بھی کافی ہے حُصُولِ ثَوَاب کیلئے اصل سَعِی سے پہلے کے افعال کر رہا ہوں۔

اِسْلَامی بہنوں
کیلئے خاص ناکید

اِسْلَامی بہنیں یہاں بھی اور ہر جگہ مردوں سے الگ تھلگ رہیں۔ اکثر نادان عورتیں ”حَجْرِ اَسْوَد“ اور رُکْنِ یَمَانِی کو چُومنے کے لیے یا کعبۃ اللہ شریف کے قریب جانے کے لئے بے دھڑک مردوں میں جا گھسستی ہیں۔ توبہ! توبہ! یہ سخت بے باکی ہے۔ اِسْلَامی بہنوں کیلئے ٹھیک دوپہر کے وقت مثلاً دن کے 10 بجے طواف کرنا مناسب ہے کہ اُس وقت بھیڑ کم ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ کی حاضری

حسن حج کر لیا کعبے سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بہتی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وتعظيماً کا
ذوق بڑھانے کا طریقہ! مقدس سفر آپ کو مبارک ہو! راستے بھر دُرود

وسلام کی کثرت کیجئے اور نعتیہ اشعار پڑھتے رہئے یا ہو سکے تو ٹیپ ریکارڈ پر خوش الحان
نعت خوانوں کے کیسٹ سنتے رہئے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ترقی ذوق کے
اسباب ہوں گے۔ مدینہ پاک کی عظمت و رفعت کا تصور باندھتے رہئے، اس کے
فضائل پر غور کرتے رہئے۔ اس سے بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا شوق مزید بڑھے گا۔

مدینہ کتنی دیر! مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً وتعظيماً سے مدینہ منورہ زادھا اللہ
شرفاً وتعظيماً کا فاصلہ تقریباً 425 کلو میٹر ہے جسے عام
میں آئے گا!

مدینہ
اور دوران قیام حرمین شریفین فضائل مکہ و مدینہ پر مبنی کتب کا مطالعہ ترقی ذوق کا بہترین ذریعہ ہے نیز عشق رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بڑھانے کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“
اور استاذ زامن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ اللہ ذوالجمن کا کلام ”ذوق نعت“ کا خوب مطالعہ فرمائیے۔

دنوں میں بس تقریباً 5 گھنٹے میں طے کر لیتی ہے مگر حج کے دنوں میں بعض مصلحتوں کی بنا پر رفتار کم رکھی جاتی اور پہنچنے میں بس تقریباً 8 تا 10 گھنٹے لے لیتی ہے۔ ”مرکز استقبال حُجَّاج“ پر بس رکتی ہے، یہاں پاسپورٹ کا اندراج ہوتا ہے اور پاسپورٹ رکھ کر ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے جسے حاجی نے سنبھال کر رکھنا ہوتا ہے، یہاں کی کاروائی میں بسا اوقات کئی گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں، صُبر کا پھل میٹھا ہے۔ عَقْرِیْب آپ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میٹھے مدینے کے گلی کو چوں کے جلوے لوٹیں گے، جلد ہی آپ گُنبدِ خضرا کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ جوں ہی دُور سے مسجدُ النَبَوِیِّ الشَّرِیْف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مینار نور بار پُر وقار پر نگاہ پڑے گی، سبز سبز گُنبدِ نَظَر آئیگا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے قلب میں ہلچل مچ جائیگی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑیں گے۔

صائم کمالِ صُط کی کوشش تو کی مگر پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے
ہوائے مدینہ سے آپ کے مشامِ دماغ مُعَطَّر ہو رہے ہوں گے اور آپ اپنی رُوح میں تازگی محسوس کر رہے ہوں گے، ہو سکے تو ننگے پاؤں روتے ہوئے مدینہ منورہ زادِ مالِ اللہ شَرِفاً وَتَعْظِیْمًا کی فُضاؤں میں داخل ہوں۔

جوتے اتار لو چلو باہوش بادب دیکھو مدینے کا حسیں گلزار آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے ننگے پاؤں پر نہیں بلکہ مقدس سرزمین کا سراسر ادب ہے۔
چنانچہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلینہ
الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے ارشاد فرمایا:

فَاَخْلَعُ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی (پ ۱۶ ط ۱۲)

ترجمہ کنز الایمان: تو اپنے جوتے اتار ڈال، بیشک تُو پاک جنگل طُوًی میں ہے۔

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جب طور سینا کی مقدس وادی میں سیدنا موسیٰ کلیم اللہ
علی نبینا وعلینہ الصلوٰۃ والسلام کو خود اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی جوتے اتار لینے کا حکم
فرمائے تو مدینہ تو پھر مدینہ ہے، یہاں اگر ننگے پاؤں رہا جائے تو کیوں سعادت کی
بات نہ ہوگی! کروڑوں مالکیوں کے پیشوا اور مشہور عاشق رسول حضرت سیدنا امام
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پاک زادہ اللہ شرفاًو تعظیماً کی گلیوں میں ننگے پیر چلا کرتے
تھے۔ (الطبقات الکبریٰ للشَّعْرَانِی الجزء الاول ص ۷۶) آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَدِیْنَتُہُ
مَنُورَہُ زَادَہَا اللہُ شَرَفًاو تَعْظِیْمًا میں کبھی گھوڑے پر سوار نہ ہوتے، فرماتے ہیں: مجھے اللہ

عَوَّجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں جس میں اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم موجود ہیں۔
(یعنی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا رُوضہ انور ہے) (احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۸)

اے خاکِ مدینہ! تو ہی بتا میں کیسے پاؤں رکھوں یہاں

تُو خاکِ پاسرکاری ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

حاضری کی تیاری
حاضری رُوضہ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے مکان وغیرہ کا بندوبست کر لیجئے، حاجت ہو تو کھاپی لیجئے، اَلْعَرَض ہر وہ بات جو خُشُوع و خُضُوع میں مانع ہو اُس سے فارغ ہو لیجئے۔ اب تازہ وُضُو کیجئے اس میں مسواک ضرور ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ عُشَل کر لیجئے، دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہو سکے تو نیا سفید لباس، نیا عمامہ شریف وغیرہ زیب تن کیجئے، سُرْمہ اور خوشبو لگا لیجئے اور مُشک افضل ہے، اب روتے ہوئے دربار کی طرف بڑھئے۔
(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۲۲۳ ماخوذاً)

اے لیجئے سبز گنبد آگیا
اے لیجئے! وہ سبز سبز گنبد جسے آپ نے تصویروں میں دیکھا تھا، خیالوں میں چُوما تھا اب سچ سچ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

اشکوں کے موتی اب نچھاور زار و کرو وہ سبز گنبد مَنبجِ انوار آگیا

اب سر جھکائے بادب پڑھتے ہوئے دُرود

روتے ہوئے آگے بڑھو دربار آگیا (وسائلِ بخشش ص ۴۷۳)

ہاں! ہاں! یہ وہی سبز گنبد ہے جس کے دیدار کے لئے عاشقانِ رسول کے دل بے قرار رہتے اور آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتی ہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رَوْضَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے عظیم جگہ دُنیا کے کسی مقام میں تو کجا جَنَّت میں بھی نہیں ہے۔

فردوس کی بلندی بھی چھو سکے نہ اس کو

خُلدِ بریں سے اُونچا بیٹھے نبی کا رَوْضہ (وسائلِ بخشش ص ۲۹۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”وسائلِ بخشش“ کے صفحہ 298 کے حاشیے میں ہے: رَوْضہ کے لفظی معنی ہیں: باغ۔

شعر میں رَوْضہ سے مراد وہ حصّہ زمین ہے جس پر رَحْمَتِ عالم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا جِسْمِ معظم تشریف فرما ہے۔ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فقہائے کرام رَحْمَتُ اللَّهِ السَّلام فرماتے ہیں: محبوبِ داور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جِسْمِ انور سے زمین کا جو حصّہ لگا ہوا ہے۔ وہ کعبہ شریف سے بلکہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

ہو سکے تو باب البقیع
اب سراپا ادب و ہوش بنے، آنسو بہاتے
یا رونانہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت
سے حاضر نہ ہوں بنائے باب بقیع پر حاضر ہوں۔ ”الصلوٰۃ

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ عرض کر کے ذرا ٹھہر جائیے۔ گویا سرکارِ رُزِی
وَقَارِصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شاہی دربار میں حاضری کی اجازت مانگ رہے
ہیں۔ اب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر اپنا سیدھا قدم مسجد شریف میں
رکھئے اور ہمہ تن ادب ہو کر داخل مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہوں اس
وَقْتُ جو تعظیم و ادب فرض ہے وہ ہر عاشقِ رسول کا دل جانتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں،
آنکھ، کان، زبان، دل سب خیالِ غیر سے پاک کیجئے اور روتے ہوئے آگے
بڑھئے، نہ اڑو گئے نہ نظریں گھمائیے، نہ ہی مسجد کے نقش و نگار دیکھئے، بس ایک ہی
تڑپ، ایک ہی لگن اور ایک ہی خیال ہو کہ بھاگا ہوا مجرم اپنے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کے لئے چلا ہے۔

مدینہ

۱۔ یہ مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جانبِ مشرق واقع ہے۔ عموماً دربان باب بقیع سے حاضری کے
لئے نہیں جانے دیتے لہذا لوگ باب السلام ہی سے حاضر ہوتے ہیں اس طرح حاضری کی ابتداء سر اقدس سے ہوگی اور
یہ خلاف ادب ہے کیونکہ بزرگوں کی خدمت میں قدموں کی طرف سے آنا ہی ادب ہے۔ اگر باب بقیع سے حاضری نہ ہو
سکے تو باب السلام سے بھی خرچ نہیں۔ اگر بھیڑ و غیرہ نہ ہو تو کوشش کیجئے کہ باب بقیع سے حاضری ہو جائے۔

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ آقا

نظرِ شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

نمازِ شکرانہ اب اگر مکروہ وقت نہ ہو اور غلبہ شوقِ مہلت دے تو دو رکعت تحیۃ المسجِد و شکرانہ بارگاہِ اقدس ادا

کیجئے، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ شریف پڑھئے۔

سُنہری جالیوں کے روبرو اب ادب و شوق میں ڈوبے، گردن آنکھیں نیچی کئے، رونے

والی صورت بنائے بلکہ خود کو بزورِ رونے پر لاتے، آنسو بہاتے، تھرتھراتے،

کپکپاتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے فضل و کرم کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قَدَمینِ

شریفین کی طرف سے سُنہری جالیوں کے روبرو مواجَّہ (مواجَّہ - جہ) شریف

میں (یعنی چہرہ مبارک کے سامنے) حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مزارِ پُر انوار میں روبرو جلوہ افروز ہیں، مبارک

۱۔ بابِ التَّحِيَّةِ سے حاضری ملی تو پہلے قَدَمینِ شریفین آئیں گے اور بابِ السَّلَام سے آئے تو پہلے سرِ اقدس آئے گا۔

قدموں کی طرف سے حاضر ہوں گے تو سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات آپ کیلئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۲۴)

مواجهہ شریفِ حاضر

اب سراپا ادب بنے زیرِ قندیل اُن چاندی کی کیلوں کے سامنے جو سنہری جالیوں کے دروازہ مبارکہ میں اوپر کی طرف جانبِ مشرق لگی ہوئی ہیں، قبلہ کو پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ پُر انوار کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ ”فتاویٰ عالمگیری“ وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ یعنی ”سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔“ یقین مانئے! سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مزارِ فائِضِ الانوار میں سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے اُسی طرح زندہ ہیں جس طرح وفات شریف سے پہلے تھے اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دل

۱۔ لوگ غوما بڑے سوراخ کو ”مواجهہ شریف“ سمجھتے ہیں بلکہ اکثر اردو کتابوں میں بھی یہی لکھا ہے مگر رفیقِ الحرمین میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق کے مطابق مواجهہ شریف کی نشاندہی کی گئی ہے۔

میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلَع (یعنی باخبر) ہیں۔ خبردار! جالی مُبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچئے کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے، ہمارے ہاتھ اس قایل ہی نہیں کہ جالی مُبارک کو چُھو سکیں، لہذا چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور رہئے، یہ ان کی رَحمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے مُواجِہ اَقَدَس کے قریب بُلایا! سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ کَرَم اگرچہ ہر جگہ آپ کی طرف تھی، اب حُصُوصِیَّت اور اِس دَرَجۂ قُرْب کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۲۴، ۱۲۲۵)

دیدار کے قایل تو کہاں میری نظر ہے

یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا ادھر ہے

بارگاہِ رسالت میں اب ادب اور شوق کے ساتھ غمگین اور دُرد بھری
سیرِ اعرض کیجئے آواز میں مگر آواز اتنی بلند اور سخت نہ ہو کہ
سارے اعمال ہی ضائع ہو جائیں، نہ بالکل ہی
پست (یعنی دھیمی) کہ یہ بھی سُنّت کے خِلاف ہے، مُعتَدِل (یعنی درمیانی) آواز میں
اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں

وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط

اور بَرَکاتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ ط السَّلَامُ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام۔

عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر،

وَعَلَى إِلِكٍ وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ ط

آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

جہاں تک زبان ساتھ دے، دل جمعی ہو مختلف القاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہئے، اگر القاب یاد نہ ہوں تو الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کی تکرار کرتے (یعنی یہی بار بار پڑھتے) رہئے۔ جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کیجئے، جو جو عاشقانِ رسول یہ تحریر پڑھیں وہ مجھ سبِ مدینہ عُمَیَّ عَنہ کا سلام عرض کر دیں تو مجھ گنہگاروں کے سردار پر احسانِ عظیم ہوگا۔ یہاں خوب دُعائیں مانگئے اور بار بار اس طرح شفاعت کی بھیک طلب

کیجئے:

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں۔

صَدِّقُ کَبْرِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی
مَدِّتِ مِیْنَ سَلَامِہِ
پھر مشرق کی جانب (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف)
آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ
کی طرف) حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ

کے چہرہ انور کے سامنے دست بستہ (یعنی اُسی طرح ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہو کر اُن کو
سلام پیش کیجئے، بہتر یہ ہے کہ اس طرح سلام عرض کیجئے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ط

اے خلیفہ رسول اللہ! آپ پر سلام،

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ ط

اے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر آپ پر سلام،

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ

اے غارِ ثور میں رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق!

اللَّهُ فِي الْفَارِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

فَارُوقِ عَظِيمِ كُنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
مَدِينَتَيْنِ سَلَامًا
پھر اتنا ہی مزید جانبِ مشرق (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) تھوڑا سا سرک کر (آخری سوراخ کے سامنے) حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُو بَرِّ و عَرْض کیجئے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ط السَّلَامُ

اے امیرِ المؤمنین! آپ پر سلام،

عَلَيْكَ يَا مَتَمَّ الْأَرْبَعِينَ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام،

يَا عَزَّالَاسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

اے اسلام و مسلمین کی عزت! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

وَبَارِئِ سَامِ شَيْخَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
مَدِينَتَيْنِ سَلَامًا
پھر بالشت بھر جانبِ مغرب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سرکے اور دونوں چھوٹے سوراخوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک ساتھ سیدنا صدیقِ اکبر کی

اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمتوں میں اس طرح سلام عرض کیجئے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَتِي رَسُولَ اللَّهِ ط السَّلَامُ

اے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خُلفاء! آپ دونوں پر سلام،

عَلَيْكَ يَا وَزِيرِي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وزراء! آپ دونوں پر سلام، اے رسول اللہ

يَا ضَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلو میں آرام فرمانے والے! (ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ دونوں پر سلام ہو

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔ آپ دونوں صاحبان سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ أَوْ بَارِكْ وَسَلِّمْ ط

والہ وسلم کے حضور میری سفارش کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر اور آپ دونوں پر دُرود و بَرَکت اور سلام نازل فرمائے۔

یہ تمام حاضر یاں قبولیتِ دُعا کے مقامات ہیں،
یہاں دنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگئے۔ اپنے
والدین، پیر و مرشد، اُستاد، اولاد، اہل خاندان، دوست و احباب اور تمام اُمت

کے لئے دُعاے مغفرت کیجئے اور شہنشاہ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کی بھیک مانگئے، خُصُوصاً مُواجَہ شریف میں نعتیہ اشعار عَرْض کیجئے، اگر نیچے دیا ہوا مُقطّع یہاں سبِ مدینہ عُنْی عَنَد کی طرف سے 12 بار عرض کر دیں تو احسانِ عظیم ہوگا:

پڑوسی خُلد میں عَطَّار کو اپنا بنالے

جہاں ہیں اتنے احسان اور احسانِ یارِ سُوْل اللہ

”مَدِیْنَةُ الْمَنَوَّرَةِ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے
بارگاہِ رسالت میں حاضری کے 12 ہمدنی پھول

﴿۱﴾ منبرِ اطہر کے قریب دُعا مانگئے ﴿۲﴾ جَنّت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منوّرہ کے درمیان ہے، اسے حدیث میں ”جَنّت کی کیاری“ فرمایا) آ کر دو رکعت نفل غیر وقتِ مکروہ میں پڑھ کر دُعا کیجئے ﴿۳﴾ جب تک مدینہ طیبہ زَاكَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دیجئے ﴿۴﴾ ضروریات کے سوا اکثر وقتِ مسجد النّبوی الشّریف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں باطہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و ذکر و رُود میں وقت گزاریئے، دنیا کی بات تو کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں ﴿۵﴾ مدینہ طیبہ زَاكَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِيْمًا میں روزہ نصیب ہو خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے ﴿۶﴾ یہاں ہر

نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے تصدق (یعنی خیرات) کیجئے خصوصاً یہاں والوں پر ﴿۷﴾ قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور ایک حکیم کعبہ معظمہ میں کر لیجئے ﴿۸﴾ روضہ انور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کیجئے ﴿۹﴾ پنجگانہ یا کم از کم صُبح، شام و اچھہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر ہوں ﴿۱۰﴾ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ اُدھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، بے اس کے ہرگز نہ گزریئے کہ خلاف ادب ہے ﴿۱۱﴾ حتیٰ الوسع کوشش کیجئے کہ مسجد اول یعنی حُصُو ر اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں جتنی تھی اُس میں نماز پڑھئے اور اُس کی مقدار 100 ہاتھ طول (لمبائی) اور 100 ہاتھ عرض (چوڑائی) (یعنی تقریباً 50x50 گز) ہے اگرچہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے، اُس (یعنی اضافہ شدہ حصے) میں نماز پڑھنا بھی مَسْجِدُ النَّبِیِّ الشَّرِیف عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَاَلْسَلَام ہی میں پڑھنا ہے ﴿۱۲﴾ رَوْضَہٗ انور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے۔ (ماخوذ اُبہار شریعت ج اول ص ۱۲۲۷ تا ۱۲۲۸)

عالمِ وَجَد میں رَقْصاں مِرّا پَر پَر ہوتا
کاش! میں گُنبدِ خضرا کا کبوتر ہوتا

جالی مبارک کے
روبو پڑھنے کا ورد
جو کوئی حُضُورِ اَکْرَم نورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قِمْرِ مُعْظَم کے رُو بَر و کھڑا ہو کر یہ آیت
شریفہ ایک بار پڑھے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّؐ یَاٰیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا﴾ ۵۶ ﴿
یہ عرض کرے: صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم یَا رَسُوْلَ اللہِ فرشتہ اس کے
جواب میں یوں کہتا ہے: اے فلاں! تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام ہو۔ پھر فرشتہ اُس
کے لئے دُعا کرتا ہے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی کوئی حاجت ایسی نہ رہے جس میں یہ
نا کام ہو۔
(الْمَوَاهِبُ الدِّیْنِیَّة ج ۳ ص ۱۲۷)

دُعائے جالی مبارک
مکو پیٹھ پیٹ کیجئے
جب جب سنہری جالیوں کے رُو برو حاضری کی
سعادت ملے ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھئے اور خاص کر
جالی شریف کے اندر جھانکنا تو بہت بڑی جُرأت
(جڑ-اٹ) ہے۔ قبلہ کی طرف پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) جالی

مُبَارک سے دُور کھڑے رہئے اور مُوَاخَّہ شریف کی طرف رُخ کر کے سلام عرض کیجئے، دُعا بھی مُوَاخَّہ شریف ہی کی طرف رُخ کئے مانگئے۔ بعض لوگ وہاں دُعا مانگنے کے لئے کعبے کی طرف مُنہ کرنے کو کہتے ہیں، اُن کی باتوں میں آ کر ہرگز ہرگز سُنہری جالیوں کی طرف آ قاصدُ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یعنی کعبے کے کعبے کو پیٹھ مت کیجئے۔

کعبے کی عظمتوں کا مُنکر نہیں ہوں لیکن

کعبے کا بھی ہے کعبہ بیٹھے نبی کا روضہ (وسائلِ بخشش ص ۲۹۸)

جب جب آپ مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریفِ عَلٰی صَاحِبِہَا
الصلوة والسلام میں داخل ہوں تو اِعْتِکَاف کی نیت کرنا نہ
بھولے، اس طرح ہر بار آپ کو ”پچاس ہزار نفلی اِعْتِکَاف“
کا ثواب ملے گا اور ضمناً کھانا، پینا، افطار کرنا وغیرہ بھی جائز
ہو جائے گا۔ اِعْتِکَاف کی نیت اس طرح کیجئے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْمُعْتِكَافِ لِتَرْجَمَةٍ: میں نے سُنَّتِ اِعْتِکَاف کی نیت کی۔

_____ مدینہ

۱۔ بابُ السَّلام اور بابُ الرَّحْمَةِ سے مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں داخل ہوں تو سامنے والے ستون مبارک پر غور سے دیکھیں گے تو سُنہری حرفوں سے ”نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ“ اُبھرا ہوا نظر آئے گا جو کہ عاشقانِ رسول کی یاد دہانی کے لئے ہے۔

روزانہ پانچ حج کا نواب
 ہُصو صا چالیس نمازیں بلکہ تمام فرض نمازیں مسجد النبوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہی میں ادا کیجئے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے نکلے یہ

اُس کے لئے ایک حج کے برابر ہے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۹۹ حدیث ۴۱۹۱)

سَلَامِ زَبَانِی ہن
 وہاں جو بھی سلام عرض کرنا ہے، وہ زبانی یاد کر لینا مناسب ہے، کتاب سے دیکھ کر سلام اور دُعا کے صیغے وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے کیونکہ سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جسمانی حیات کے ساتھ حجرہ مبارکہ میں قبلے کی طرف رُخ کئے تشریف فرما ہیں اور ہمارے دلوں تک کے خطرات (یعنی خیالات) سے آگاہ ہیں۔

اس تَصَوُّر کے قائم ہو جانے کے بعد کتاب سے دیکھ کر سلام وغیرہ غرض کرنا بظاہر بھی نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کے پیر صاحب آپ کے سامنے موجود ہوں تو آپ

اُن کو کتاب سے پڑھ پڑھ کر سلام غرض کریں گے یا زَبَانِی ہی ”یا حضرت السّلام علیکم“ کہیں گے؟ اُمید ہے آپ میرا مُدّعا سمجھ گئے ہوں گے۔ یاد رکھئے! بارگاہِ رسالت

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بنے بے الفاظ نہیں بلکہ دل دیکھے جاتے ہیں۔

**بڑھیا کو
دیکھا تو گھٹیا
مدینہ**

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سنہ ۱۴۷۱ھ کی حاضری میں سب
مدینہ عتیٰ عنہ کو ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسماعیل نے یہ واقعہ سنایا
تھا: دو یا تین سال پہلے تقریباً 85 سالہ ایک حَجَّجَن بی سنہری جالیوں

کے رُوبرو سلام غرض کرنے حاضر ہوئیں اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوٰۃ و سلام
غرض کرنا شروع کیا، ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جو کتاب سے دیکھ دیکھ کر نہایت عمدہ
القاب کے ساتھ صلوٰۃ و سلام غرض کر رہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اُن پڑھ بڑھیا کا
دل ڈوبنے لگا، غرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم! میں تو پڑھی لکھی
ہوں نہیں جو اچھے اچھے الفاظ کے ساتھ سلام عرض کر سکوں، مجھ اُن پڑھ کا سلام آپ
صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کو کہاں پسند آئے گا! دل بھر آیا، رو دھو کر چُپ ہو رہی۔ رات
جب سوئی تو سوئی ہوئی قسمت اُنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سر ہانے
اُمّت کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تشریف لائے ہیں، لب ہائے
مُبَارکہ کو جُنُوش ہوئی، رَحْمَت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:

”مایوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔“

تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار جو تم کو نکتے سے نکلتا نظر آئے
لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا جو ہوتا نہیں مَنہ لگانے کے قابل
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

الْأَنْتِظَارُ...! الْإِنْتِظَارُ...!
 سبز سبز گنبد اور جُڑہ مَقْصُورَہ (یعنی وہ مبارک کمرہ جس میں حضور انور سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبرِ منور ہے) پر نظر جمانا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد النبی الشریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں گزارنے کی کوشش کیجئے۔ مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے دُرود و سلام پڑھتے ہوئے جُڑہ مُطہَّرہ پر جتنا ہو سکے نگاہِ عقیدت جمایا کیجئے اور اس حسین تَصَوُّر میں ڈوب جایا کیجئے گویا عنقریب ہمارے بیٹھے بیٹھے آ قاصَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جُڑہ مُتَوَرَّہ سے باہر تشریف لانے والے ہیں۔ ہجر و فراق اور انتظارِ آقائے نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اپنے آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ ے

کیا خبر آج ہی دیدار کا ارماں نکلتے اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے
اَلْیَمِیْنُ حَاجِیْ
 سگِ مدینہ عُنَی عَنہ کو سننے کی حاضری میں مدینہ پاک زادہ اللہ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں بابُ المَدینہ کراچی کے ایک نوجوان حاجی نے بتایا کہ میں مسجد النبی الشریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں رَحْمَتِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جُڑہ مَقْصُورَہ کے پیچھے پُشتِ اطہر کی جانب سبز جالیوں کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ عین

بیداری کے عالم میں، میں نے دیکھا کہ اچانک سبز سبز جالیوں کی رُکاوٹ ہٹ گئی اور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حُجْرۃٴ پاک سے باہر تشریف لے آئے اور مجھ سے فرمانے لگے: ”مانگ کیا مانگتا ہے؟“ میں نور کی تجلیوں میں اِس قَدِ رُگم ہو گیا کہ کچھ عرض کرنے کی جَسارت (یعنی ہمت) ہی نہ رہی، آہ! میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوہ دکھا کر مجھے تڑپتا چھوڑ کر اپنے حُجْرۃٴ مُطہَّرہ میں واپس تشریف لے گئے۔

شرہٴ دیدنے اک آگ لگائی دل میں تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہٴ ترا میرے دل سے تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

گلیوں میں نہ تھوکتے! مکّے مدینے کی گلیوں میں تھوکا نہ کیجئے، نہ ہی مَدِیْنَہِ نَاصِرَہ میں نہ تھوکتے! ناک صاف کیجئے۔ جانتے نہیں ان گلیوں سے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گزرے ہیں۔

اوپائے نظر ہوش میں آ، گُوئے نبی ہے آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے
جَنَّتِ الْجَنَّتِ جَنَّتِ الْجَنَّتِ شَرِیف نیز جَنَّتِ الْمُعَلِّی (مکّہ مکرمہ) دونوں مقدّس قبرستانوں کے مقبروں اور مزاروں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بے شمار اہلبیت اطہارِ رضوان اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْعَلْ وَأَوْلِيَاءَ رَبِّكَ رُحَمَاءُ زَارِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْعَفَّارُ کے مزارات کے نقوش تک
 مٹا دیئے گئے ہیں۔ حاضری کیلئے اندر داخلے کی صورت میں آپ کا پاؤں مَعَاذَ اللَّهِ
 عَزَّوَجَلَّ کسی بھی صحابی یا عاشقِ رسول کے مزار شریف پر پڑ سکتا ہے! شرعی مسئلہ یہ
 ہے کہ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔ ”رَدُّ الْمُحْتَار“ میں
 ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔
 (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا
 ناجائز و گناہ ہے۔ (ذَرْمُ مَخْتَار ج ۳ ص ۱۸۳) لَہْدَامَدَنی التجاہے کہ باہر ہی سے سلام
 عرض کیجئے اور وہ بھی جَنَّتِ الْبَقِيعِ کے صدر دروازے (MAIN ENTRANCE) پر
 نہیں بلکہ اُس کی چار دیواری کے باہر اُس سمت کھڑے ہوں جہاں سے قبلے کو
 آپ کی پیٹھ ہوتا کہ مَدْفُونِ الْبَقِيعِ کے چہرے آپ کی طرف رہیں۔ اب اس طرح

اَہْلَ الْبَقِيعِ کُوَسَلَامًا عَرْضُ کَبِجَہِ

اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّا

ترجمہ: تم پر سلام ہو اے مومنوں کی بستی میں رہنے والو! ہم بھی

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ط اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَاهِلِ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تم سے آملے والے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بقیع عُرقہ والوں کی

الْبَقِيعِ الْعُرْقَةِ ط اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ ط

مغفرت فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی معاف فرما اور انہیں بھی معاف فرما۔

دِلَوں پر خنجر پھر جانا! آہ! ایک وقت وہ تھا کہ جب حجاز مقدّس میں
دِلَوں پر خنجر پھر جانا! اہلسنت کی ”خدمت“ کا دور تھا اور اُس وقت

کے خطیب و امام بھی عاشقانِ رسول ہوا کرتے تھے، جُمعہ کے روزِ دَرانِ خطبہ جب
خطیب صاحبِ مسجدِ نبوی شریف علی صَاحِبِهَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام میں رُوضۂ اَنور کی طرف
ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی هَذَا النَّبِیِّ ط (یعنی اس نبی
محترم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود و سلام ہو) کہتے تو ہزاروں عاشقانِ رسول کے
دِلَوں پر خنجر پھر جاتا اور وہ از خود رَفْغی کے عالم میں رونے لگ جایا کرتے۔

اَلْوَدَاعِی حَاضِرِی! جب مدینہ منوّرہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا سے
رُخصت ہونے کی جاں سوز گھڑی آئے روتے

ہوئے اور نہ ہو سکے تو رونے جیسا مُنہ بنائے مَوَاحِجہ شریف میں حاضر ہو کر رورو

کر سلام عرض کیجئے اور پھر سوز و رقت کے ساتھ یوں عرض کیجئے:

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
اَلْوَدَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
اَلْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلْفِرَاقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط
اَلْفِرَاقُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ط
اَلْاَمَانُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط لَا جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالٰی
اِخْرَ الْعَهْدِ مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا
مِنَ الْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ
وَعَافِيَةٍ وَصِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ
اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰی جِئْتُكَ وَاِنْ مِتُّ فَاَوْدَعْتُ
عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيثَاقِيْ
مِنْ يَوْمِنَا هَذَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴿سُبْحَنَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلَامٌ عَلَى
الرُّسُلِينَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٢﴾﴾
اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ بِحَقِّ طَلَبِهِ وَنِيَّاتِهِ

الوداع تاجدارِ مدینہ

آہ! اب وقتِ رخصت ہے آیا الوداع تاجدارِ مدینہ
صدمہ بچر کیسے سہوں گا الوداع تاجدارِ مدینہ
بے قراری بڑھی جارہی ہے بچر کی اب گھڑی آرہی ہے
دل ہوا جاتا ہے پارہ پارہ الوداع تاجدارِ مدینہ
کس طرح شوق سے میں چلا تھا دل کا غنچہ خوشی سے کھلا تھا

آہ! اب چھوٹا ہے مدینہ اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 گُوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! اے مُعَطَّرِ مُعَنِّمِ ہواؤ!
 لو سلام آخری اب ہمارا اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 کاش! قسمتِ مرا ساتھ دیتی موت بھی یاوَری میری کرتی
 جان قدموں پہ قربان کرتا اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 سوزِ اُلفت سے جلتا رہوں میں عِشْقِ میں تیرے گھلتا رہوں میں
 مجھ کو دیوانہ سمجھے زمانہ اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 میں جہاں بھی رہوں میرے آقا ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
 التجا میری مقبول فرما اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نڈر چند اَشک میں کر رہا ہوں
 بس یہی ہے مرا کُل اُمائشہ اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ
 آنکھ سے اب ہوا خون جاری رُوح پر بھی ہے اب رَنج طاری
 جلد عَطَّار کو پھر بُلانا اَلْوَدَاعِ تاجدارِ مدینہ

اب پہلے کی طرح شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پاک بارگاہوں میں بھی سلام

عُرض کیجئے، خوب رور و کر دعائیں مانگئے بار بار حاضری کا سوال کیجئے اور مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت اور جنتِ النقیع میں مدفن کی بھیک مانگئے۔ بعدِ فراغت روتے ہوئے اُلٹے پاؤں چلے اور بار بار دربارِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس طرح خُزرت بھری نظر سے دیکھئے جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں کی گود سے جدا ہونے لگے تو بلبک بلبک کر روتا اور اُس کی طرف اُمید بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے کہ ماں اب بلّائے گی، کہ اب بلّائے گی اور بلّا کر شفقت سے سینے سے چمٹالے گی۔ اے کاش! رخصت کے وقت ایسا ہو جائے تو کیسی خوش بختی ہے، کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بلّا کر اپنے سینے سے لگالیں اور بے قرار رُوح قدموں میں قربان ہو جائے۔

ہے تمّنائے عطار یارب اُن کے قدموں میں یوں موت آئے

جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

مکہ مکرمہ رضی اللہ عنہا کی زیارتیں

ولات گاہ سبزواری علیہ السلام حضرت علامہ قطب الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلد الامین ص ۲۰۱) یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہر آجائیے۔ سامنے نمازیوں کیلئے بہت بڑا احاطہ بنا ہوا ہے، احاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لٹا رہا ہے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْمَجِید کی والدہ محترمہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہا نے یہاں مسجد تعمیر کروائی تھی۔ آجکل اس مکانِ عَظْمَتِ نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اور اس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: ”مَكْتَبَةُ مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ“

جَبَلِ بُقْبِیس یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، مسجد الحرام کے باہر صفا و مروہ کے قریب واقع ہے۔ اس پہاڑ پر دُعا قبول ہوتی ہے، اہل مکہ قحطِ سالی کے موقع پر اس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حَجْرُ اسود جَنَّت سے یہیں نازل ہوا تھا (الترغیب

والترجیب ج ۲ ص ۲۵ حدیث ۲۰) اس پہاڑ کو ”الامین“ بھی کہا گیا ہے کہ ”طوفانِ نوح“ میں حجرِ اسود اس پہاڑ پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، کعبہ مُشرَّفہ کی تعمیر کے موقع پر اس پہاڑ نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکار کر عرض کی: ”حجرِ اسود ادھر ہے۔“ (بدالامین ص ۲۰۴ بتقریل) منقول ہے: ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی پہاڑ پر جلوہ افروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چونکہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ہے چنانچہ اس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں لہذا اس جگہ پر بطور یادگار مسجدِ ہلال تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اسے مسجدِ ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ واللہ ورسولہ أعلم عزوجل وصلى الله تعالى عليه واله وسلم۔ پہاڑ پر اب شاہی محل تعمیر کر دیا گیا ہے، اور اب اس مسجد شریف کی زیارت نہیں ہو سکتی۔ سن ۱۹۷۷ء کے موسم حج میں اس محل کے قریب بم کے دھماکے ہوئے تھے اور کئی عجائز کرام نے جامِ شہادت نوش کیا تھا، اس لئے اب محل کے گرد سخت پتھر ارہتا ہے۔ محل کی حفاظت کے پیش نظر اسی پہاڑ کی سُرنگوں میں بنائے ہوئے وضوخانے بھی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اسی جبلِ ابوقیس پر واقع ”غارِ الكنز“ میں مدفون

ہیں جبکہ ایک مُسْتَنَدِ رَوَايَت کے مطابق مسجد خَيْف میں دَفَن ہیں جو کہ منی شریف میں ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

خَدِیجَةُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
مَکَانِ حَرَمِ نِشَانِ

مکہ مدینہ کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک مکہ مکرمہ زادہا اللّٰہُ شَرَفًا وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَظِیْمًا میں رہے اسی مکانِ عالی شان

میں سَکُوْنَت پذیر رہے۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ تمام اولاد بَشْمُوْل شہزادی کوئین بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہیں ولادت ہوئی۔ سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارہا اس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہ رسالت میں حاضری دی، حُضُوْر اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے نُزُوْلِ وَحٰی اِسی میں ہوا۔ مسجد حرام کے بعد مکہ مکرمہ زادہا اللّٰہُ شَرَفًا وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَظِیْمًا میں اس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ مگر صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! کہ اب اس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فرش بنا دیا گیا ہے۔ مَرَوَہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف (LEFT SIDE) حَضْرَت بھری نگاہوں سے صرف اس مکانِ عرشِ نشان کی فِصَاوٰں کی زِیَارَت کر لیجئے۔

غارِ جَبَلِ ثَوْرٍ یہ غار مبارک مَکَّہ مَکْرَمَہ زادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کی دائیں جانب محلَّہ مَسْفَلہ کی طرف کم و بیش

چار کلو میٹر پر واقع ”جبلِ ثور“ میں ہے۔ یہ وہ مقدس غار ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے، مَکَّہ مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار و یارِ مزار

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یَوْ قَتِ بَہْجَتِ یہاں تین رات قیام پذیر رہے۔ جب دشمن تلاشتے ہوئے غارِ ثور کے منہ پر آ پہنچے تو حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمزہ ہو گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ دشمن اتنے قریب آچکے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی طرف نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنا ترجمہ کنز الایمان: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبہ: ۴۰) اسی جبلِ ثور پر قنیل نے سیدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔

غارِ حِجْرٍ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہورِ رسالت سے پہلے یہاں ذکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ

رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اسی غار میں اُتری، جو کہ وہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝۱ سے مَا لَمْ یُعَلِّمْ تَک پانچ

آیتیں ہیں۔ یہ غار مبارک مسجد الحرام سے جانب مشرق تقریباً تین میل پر واقع ”جبل حرا“ پر واقع، اس مبارک پہاڑ کو جبل نور بھی کہتے ہیں۔ ”غار حرا“ غار ثور سے افضل ہے کیوں کہ غار ثور نے تین دن تک سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم چومے جبکہ غار حرا سلطانِ دوسرِ اَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبتِ بابرِ کت سے زیادہ عرصہ مشرف ہوا۔

قسمتِ ثور و حرا کی حرص ہے

چاہتے ہیں دل میں گہرا غار ہم (حدائقِ بخشش)

دَارِ اَقَمَاتِہٖ دَارِ اَقَمَاتِہٖ کوہِ صفا کے قریب واقع تھا۔ جب کفارِ جفا کار کی طرف سے خطرات بڑھے تو سرورِ کائنات صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسی میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اسی مکانِ عالیشان میں کئی صاحبانِ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مکانِ برکت نشان میں داخلِ اسلام ہوئے۔ اسی میں یہ آیتِ مبارکہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ** نازل ہوئی۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رحمۃ اللہ المجید کی والدہ محترمہ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہا نے اس جگہ پر مسجد بنوائی۔ بعد کے کئی

خُلفاء اپنے اپنے دَور میں اِس کی تَرْغِین میں حصّہ لیتے رہے۔ اب یہ توسیع میں شامل کر لیا گیا ہے اور کوئی علامت نہیں ملتی۔

مَحَلَّہٗ مَسْفَلَّہٗ یہ محلّہ بڑا تاریخی ہے، حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام یہیں رہا کرتے تھے، حضرات صدیق و فاروق و حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اِسی محلّہ مبارکہ میں قیام پذیر تھے۔ یہ محلّہ خانہ کعبہ کے حصّہ دیوار ”مُسْتَجَار“ کی جانب واقع ہے۔

جَنَّتُ الْمَعْلٰی جَنَّتُ الْبَقِيع کے بعد جَنَّتُ الْمَعْلٰی یہاں اُمُّ الْمُؤْمِنِین خدیجۃ الکُبْرٰی، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر اور کئی صحابہ و تابعین رَضُوا اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اور اُولِیاء و صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے مزارات مقدّسہ ہیں۔ اب اِن کے قَبّے (یعنی کُنُود) وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں، مزارات مسمار کر کے اُن پر راستے نکالے گئے ہیں۔ لہذا باہر رہ کر دُور ہی سے اِس طرح سلام عرض کیجئے:

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الدِّیَارِ مِنْ

سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والو!

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ

مومنو اور مسلمانو! ہم بھی اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

بِكُمْ لَاحِقُونَ ط فَسَلُّ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ ط

آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے لئے اپنے والدین اور تمام اُمت کی مغفرت کے لئے دُعا مانگئے اور بالخصوص اہلِ جَنَّتِ اَلْمَعْلٰی کے لئے ایصالِ ثواب کیجئے۔ اس قبرستان میں دُعا قبول ہوتی ہے۔

مَسْجِدُ جَنِّ یہ مسجد جَنَّتِ اَلْمَعْلٰی کے قریب واقع ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نمازِ فجر

میں قرآنِ پاک کی تلاوت سن کر یہاں جثات مسلمان ہوئے تھے۔

مَسْجِدُ الرَّایَةِ یہ مسجد جن کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ ”رَايَة“ عربی میں جھنڈے کو

کہتے ہیں۔ یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں فتحِ مکہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جھنڈا شریف نصب فرمایا تھا۔

۱۲۵ مَسْجِدِ خَیْفِ ۱

یہ منی شریف میں واقع ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے۔ رَحْمَتِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صَلَّی فِی مَسْجِدِ الْخَیْفِ سَبْعُونَ نَبِیًّا مَسْجِدِ خَیْفِ مِیْن 70 اَنْبِیَاء (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے نماز ادا فرمائی۔ (مُعْجَم اَوْسَط ج ۴ ص ۱۱۷ حدیث ۵۴۰۷) اور فرمایا: فِی الْمَسْجِدِ الْخَیْفِ قَبْرُ سَبْعِیْنِ نَبِیًّا مَسْجِدِ خَیْفِ مِیْن 70 اَنْبِیَاء (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی قبریں ہیں۔ (مُعْجَم کبیر ج ۱۲ ص ۳۱۶ حدیث ۱۳۵۲۵) اب اس مسجد شریف کی کافی توسیع ہو چکی ہے۔ زائرین کرام کو چاہیے کہ بصدر عقیدت و احترام اس مسجد شریف کی زیارت کریں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمتوں میں اس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر ایصالِ ثواب کر کے دُعا مانگیں۔

۱۲۶ مَسْجِدِ جِعْرَانِہٖ ۱

مکہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً وَتَعْظِیماً سے جَانِبِ طَائِفِ تَقْرِیْباً 26 کلومیٹر پر واقع ہے۔ آپ بھی یہاں سے عمرے کا احرام باندھئے کہ فتح مکہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے

عمرے کا احرام زیب تن فرمایا تھا۔ یوسف بن ماکہ علیہ رحمۃ اللہ الخالق فرماتے ہیں: مقامِ جِعرانہ سے 300 انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے عمرے کا احرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جِعرانہ پر اپنا عصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا (بدل الامین ص ۲۲۱، اخبار مکہ، جزء ۵ ص ۶۲، ۶۹) مشہور ہے اُس جگہ پر گنواں ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حُصُو راکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف سے واپسی پر یہاں قیام کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 28 شوال المکرم کو یہاں سے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ (بدل الامین ص ۲۲۰، ۲۲۱) اس جگہ کی نسبت قریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعرانہ تھا۔ (ایضاً ص ۱۳۷) عوام اس مقام کو ”بڑا عمرہ“ بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پرسوز مقام ہے، حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ”اَخْبَارُ الْاَخْيَار“ میں نقل کرتے ہیں کہ میرے پیرو مُرشد حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب مُتَّقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعرانہ (ج۔ عر۔ رانہ) سے ضرور عمرے کا احرام باندھنا کہ یہ ایسا مُتَبَرَّک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصے کے اندر سو سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ۔ حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب مِثْقٰی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ النَّوٰی کا معمول تھا کہ عمرے کا احرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعِرَّانَہ جایا کرتے تھے۔
(مُلَخَّصٌ از اخبار الاخیار ص ۲۷۸)

مِزَارِ مِیْمُونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ۱ مدینہ روڈ پر ”نوارِیہ“ کے قریب واقع ہے۔ تادم تحریر یہاں کی حاضری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ بس 2A یا 13 میں سوار ہو جائیے، یہ بس مدینہ روڈ پر تَعْمِیْم یعنی مسجدِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، مسجدِ الحرام سے تقریباً 17 کلومیٹر پر اس کا آخری اسٹاپ ”نوارِیہ“ ہے، یہاں اُتر جائیے اور پلٹ کر روڈ کے اُسی کنارے پر مَکَّہ مَکْرَمَہ ذَاہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا کی طرف چلنا شروع کیجئے، دس یا پندرہ منٹ چلنے کے بعد ایک پولیس چیک پوسٹ (مَکَّہ تَقْرِیْمَہ) ہے پھر مَوْقِفِ حُجَّاج بنا ہوا ہے اس سے تھوڑا آگے روڈ کی اُسی جانب ایک چار دیواری نظر آئے گی، یہیں اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا مِیْمُونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار فَاوِضُ الْاَنْوَارِ ہے۔ یہ مزار مبارک سڑک کے بیچ میں ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے اس مزار شریف کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تو ٹریکٹر (TRACTOR) اُلٹ جاتا تھا، ناچار یہاں چار دیواری بنادی گئی۔ ہماری پیاری پیاری امی جان سیدتنا مِیْمُونہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کرامت مرحبا! ۷

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

”یائنی! چشمِ کمر“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے
”مسجد الحرام کیل“ نمازِ مضطرب کے ۱۱ مقامات

﴿۱﴾ بیٹ اللہ شریف کے اندر ﴿۲﴾ مقامِ ابراہیم کے پیچھے ﴿۳﴾

مطاف کے کنارے پر حَجَرِ اَسود کی سیدھ میں ﴿۴﴾ حَطیم اور بابُ الْکعبہ

کے درمیان رُکنِ عراقی کے قریب ﴿۵﴾ مقامِ حُفْرہ پر جو بابُ الْکعبہ اور حَطیم

کے درمیان دیوارِ کعبہ کی جڑ میں ہے۔ اس مقام کو ”مقامِ امامتِ جبرائیل“ بھی

کہتے ہیں۔ شہنشاہِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی مقام پر سیدنا جبرائیل

عَلِیْہِ السَّلَام کو پانچ نمازوں میں امامت کا شرف بخشا۔ اسی مبارک مقام پر سیدنا

ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ”تعمیرِ کعبہ“ کے وقت مٹی کا

گارا بنایا تھا ﴿۶﴾ بابُ الْکعبہ کی طرف رُخ کر کے۔ (دروازہ کعبہ کی سیدھ میں

نماز ادا کرنا تمام اطراف کی سیدھ سے افضل ہے) ﴿۷﴾ میزابِ رَحمت کی طرف رُخ

دینہ

۱۔ کہا جاتا ہے: پاک و ہند دروازہ کعبہ ہی کی سمت واقع ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ ط

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کر کے۔ (کہا جاتا ہے کہ مزار ضیاء بار میں سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ پُر انوار اسی جانب ہے) ﴿۸﴾ تمام کھٹیم میں خصوصاً میزابِ رحمت کے نیچے ﴿۹﴾ رُکنِ اسود اور رُکنِ یمانی کے درمیان ﴿۱۰﴾ رُکنِ شامی کے قریب اس طرح کہ ”بابِ عمرہ“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پشتِ اقدس کے پیچھے ہوتا۔ خواہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”کھٹیم“ کے اندر ہو کر نماز ادا فرماتے یا باہر ﴿۱۱﴾ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نماز پڑھنے کے مقام پر جو کہ رُکنِ یمانی کے دائیں یا بائیں طرف ہے اور ظاہرِ تریہ ہے کہ مُصلیٰ آدم ”مُستحجار“ پر ہے۔ (کتاب الحج ص ۲۷۴)

مَدِیْنَةُ مَنُورَةٍ کی زیارتیں

رَوْضَةُ الْجَنَّةِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جُزْءِ مُبَارَک (جس میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مزارِ پُر انوار ہے) اور منبرِ نور بار (جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ٹھہرے) ارشاد فرمایا کرتے تھے (کا درمیانی حصہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) ۲۲ میٹر اور

عرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے رَوْضَةُ الْجَنَّةِ یعنی ”جنت کی کیاری“ ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے آقائے تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ یعنی میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۰) عام بول چال میں لوگ اسے ”ریاض الجنہ“ کہتے ہیں مگر اصل لفظ ”رَوْضَةُ الْجَنَّةِ“ ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد قبا مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے تقریباً تین کلومیٹر جنوب مغرب کی طرف ”قبا“ نامی ایک قدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتَبَرِّک مسجد بنی ہوئی ہے، قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں اس کے فضائل نہایت اہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ عاشقانِ رسول مسجد النبیوی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے درمیانی چال چل کر پیدل تقریباً 40 منٹ میں مسجد قبا پہنچ سکتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے: حُضُورِ انور

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتے کبھی پیدل تو کبھی سواری پر مسجدِ قبا تشریف لے جاتے تھے۔
(بُخاری ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۳)

عمرے کا ثواب ۱ دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾
مسجدِ قبا میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے (ترمذی ج ۱ ص ۳۴۸ حدیث ۳۲۴) ﴿۲﴾ جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجدِ قبا میں جا کر نماز پڑھی تو اُسے عمرے کا ثواب ملے گا۔
(ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۱۴۱۲)

مزارِ سیدنا حمزہؓ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہٗ اُحُد (۳ھ) میں شہید ہوئے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار فاضلُ الانوار اُحُد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سیدنا مُصْعَب بنِ عُمَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عُبَیدُ اللہ بنِ جَحْش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارات بھی ہیں۔ نیز غزوہٗ اُحُد میں 70 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے بیشتر شہدائے اُحُد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں ہیں۔

شہدائے اُحد علیہم کو
سَلام کرنے کی فضیلت

سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ نقول کرتے ہیں: جو شخص ان شہدائے اُحد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ

قیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شہدائے اُحد علیہم الرضوان اور بالخصوص مزارِ سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارہا جوابِ سلام کی آواز سنی گئی ہے۔
(جذبُ القلوب ص ۱۷۷)

سیدنا حمزہؓ کی خدمت میں سَلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمَزَةً ط السَّلَامُ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سلام

عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

ہو آپ پر اے محترم چچا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے، سلام

يَا عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ

آپ پر اے عمُّ بزرگوار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا

حَبِيبِ اللّٰهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّةَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا

المُصْطَفٰی ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ

مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے، سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے

وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رُسُوْلِهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

اور اے شیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اور شیر اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے۔ سلام

يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ

ہو آپ پر اے سیدنا عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام ہو آپ پر

يَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا

اے مُصْعَب بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سلام ہو اے

شُّهَدَاءِ اُحَدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

شہدائے اُحد آپ سبھی پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

شہدائے اُحد کو مجموعی سَلام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سَعْدَاءُ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو!

يَا نُجَبَاءُ يَا نُقَبَاءُ يَا أَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ ط

اے شریفو! اے سردارو! اے مجسم صدق و وفا!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سلام ہو آپ پر اے مجاہدو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنے والو!

حَقَّ جِهَادِهِ ط سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

﴿ترجمہ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی

عُقْبَى الدَّارِ ط﴾ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ

خوب ملا ﴿سلام ہو اے شہدائے

أُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

اُحد آپ سبھی پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارتوں کی ضرورت کے دو طریقے

بخوف طوالت رفیقُ الْمُعْتَمِرِينَ درج نہیں کیا، شائقین عاشقانِ رسول، زیارات اور ایمان افروز حکایات کی معلومات کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ”عاشقانِ رسول کی حکایتیں مع مکہ مدینہ کی زیارتیں“ کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو گرمائیں۔ البتہ کتاب پڑھ کر ہر شخص زیارات کے مقامات پر پہنچ جائے یہ دشوار ہے۔ زیارت کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ مسجدُ النَبَوِّیِّ الشَّرِیفِ عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے باہر صُحُوح گڑیوں والے: زِیَارَہ! زِیَارَہ! کی صدائیں لگاتے رہتے ہیں، آپ اُن کی گاڑیوں میں سوار ہو جائیے۔ یہ آپ کو مساجدِ خمسہ، مسجدِ قُبَا اور مزارِ سَیِّدِنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے جائیں گے۔ دوسری یہ کہ مکہ مدینہ کی مزید زیارتوں کے لئے آپ کو ایسے آدمی تلاش کرنے ہوں گے جو اُجرت لے کر زیارتیں کرواتے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہجرت اور ان کے کفارے

سوال و جواب کے مطالعے سے قبل چند ضروری اصطلاحات وغیرہ ذہن نشین کر لیجئے۔

دم وغیرہ کی تعریف:

﴿۱﴾ **دَم** یعنی ایک بکرا۔ (اس میں ر، مادہ، دُثْبہ، بھیر، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں)

﴿۲﴾ **بَدَنہ** یعنی اونٹ یا گائے۔ (اس میں بیل، بھینس وغیرہ شامل ہیں)

گائے بکرا وغیرہ یہ تمام جانور ان ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔

﴿۳﴾ **صَدَقہ** یعنی صدقہ فطر کی مقدار۔ آج کل کے حساب سے صدقہ فطر کی مقدار 2 کلو میں سے 80 گرام کم گندم یا اُس کا آٹا یا اُس کی رقم یا اُس کے دُگنے جو یا کھجور یا اُس کی رقم ہے۔

مداوِیہ میں رعایت اگر بیماری، بخت سردی، بخت گرمی، پھوڑے اور زخم یا جوؤں کی شدید

تکلیف کی وجہ سے کوئی جُزیم ہوا تو اُسے ”جُزیم غیر اختیاری“ کہتے ہیں۔ اگر کوئی

”جرم غیر اختیاری“ صادر ہوا جس پر دم واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں اختیار ہے کہ چاہے تو دم دے دے اور اگر چاہے تو دم کے بدلے چھ مسکینوں کو صدقہ دے دے۔ اگر ایک ہی مسکین کو چھ صدقے دے دیئے تو ایک ہی شمار ہوگا۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ الگ الگ چھ مسکینوں کو دے۔ دوسری رعایت یہ ہے کہ اگر چاہے تو دم کے بدلے چھ مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔ تیسری رعایت یہ ہے کہ اگر صدقہ وغیرہ نہیں دینا چاہتا تو تین روزے رکھ لے ”دم“ ادا ہو گیا۔ اگر کوئی ایسا جرم غیر اختیاری کیا جس پر صدقہ واجب ہوتا ہے تو اختیار ہے کہ صدقے کے بجائے ایک روزہ رکھ لے۔ (ملخص از بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۲)

دم صدقے اور روزے کے ضروری مسائل

اگر گفارے کے روزے رکھیں تو یہ شرط ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے پہلے یہ نیت کر لیں کہ یہ فلاں

گفارے کا روزہ ہے۔ ان ”روزوں“ کے لئے نہ احرام شرط ہے نہ ہی ان کا پے درپے ہونا۔ صدقے اور روزے کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کر سکتے ہیں، البتہ صدقہ اور کھانا اگر حرم کے مساکین کو پیش کر دیا جائے تو یہ افضل ہے۔ دم اور بد نہ کے جانور کا حرم میں ذبح ہونا شرط ہے۔ شکرانے کی قربانی کا گوشت

آپ خود بھی کھائیے، مال دار کو بھی کھلائیے اور مساکین کو بھی پیش کیجئے، مگر کفارے یعنی ”دَم“ اور ”بَدَنے“ وغیرہ کا گوشت صرف محتاجوں کا حق ہے، نہ خود کھا سکتے ہیں نہ غنی کو کھلا سکتے ہیں۔
(مُلَخَّص از بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۲، ۱۱۶۳)

اللہ سے ڈرنے سے بعض نادان جان بوجھ کر ”جرم“ کرتے ہیں اور کفارہ بھی نہیں دیتے۔

یہاں دو گناہ ہوئے، ایک تو جان بوجھ کر جرم کرنے کا اور دوسرا کفارہ نہ دینے کا۔ ایسوں کو کفارہ بھی دینا ہوگا اور توبہ بھی واجب ہوگی۔ ہاں مجبوراً جرم کرنا پڑا یا بے خیالی میں ہو گیا تو کفارہ کافی ہے گناہ نہیں ہوا اس لئے توبہ بھی واجب نہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ جرم چاہے یاد سے ہو یا بھولے سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اپنی مرضی سے کیا ہو یا دوسرے کے ذریعے کروایا ہو ہر صورت میں کفارہ لازمی ہے، اگر نہیں دے گا تو گنہگار ہوگا۔ جب خرچ سر پر آتا ہے تو بعض لوگ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَافٍ فَرَمَائے گا!“ اور پھر وہ دَم وغیرہ نہیں دیتے۔

ایسوں کو سوچنا چاہئے کہ کفارات شریعت ہی نے واجب کئے ہیں اور جان بوجھ کر ٹال مٹول کرنا شریعت ہی کی خلاف ورزی ہے جو کہ سخت ترین جرم ہے۔ بعض مال

کے متوالے نادان حُجّاجِ عُلَمائے کرام سے یہاں تک پوچھتے سنائی دیتے ہیں کہ صرف گناہ ہے نا! دم تو واجب نہیں؟ (مَعَاذَ اللّٰہ) صد کروڑ افسوس! چند سکے بچانے ہی کی فکر ہے، گناہ کے سبب ہونے والے سخت عذاب کے استحقاق کی کوئی پرواہ نہیں، گناہ کو ہلکا جاننا بہت سَخِّت بات بلکہ بعض صورتوں میں کُفْر ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی فِکر نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

طواف کے بارے میں مُتَفَرِّق سُوال و جواب

سُوال : بھیڑ کے سبب یا بے خیالی میں کسی طواف کے دوران تھوڑی دیر کے لئے اگر سینہ یا پیٹھ کعبے کی طرف ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب : طواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصلہ طے کیا ہو اتنے فاصلے کا اعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) واجب ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا ہی نئے سرے سے کر لیا جائے۔

تکبیر طواف میں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں؟

سُوال : تکبیر طواف میں حجرِ اسود کے سامنے ہاتھ کندھوں تک اٹھانا سنّت ہے یا نمازی کی طرح کانوں تک؟

جواب : اس میں عُلَماء کے مختلف اقوال ہیں۔ ”فتاویٰ حج و عمرہ“ میں جُدا جُدا اقوال نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: کانوں تک ہاتھ اٹھانا مَرْدِ کِلَیْے ہے کیوں کہ وہ

نماز کیلئے بھی کانوں تک ہاتھ اٹھاتا ہے اور عورت کندھوں تک ہاتھ اٹھائے

گی اس لئے کہ وہ نماز کیلئے یہیں تک ہاتھ اٹھاتی ہے۔ (فتاویٰ حج و عمرہ ص ۱۲۷)

سوال: نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر طواف کرنا کیسا؟

جواب: مُسْتَحَب نہیں ہے، بچنا مناسب ہے۔

طواف میں پھیروں کی گنتی یاد نہ رہی تو؟

سوال: اگر دوران طواف پھیروں کی گنتی بھول گئے یا تعداد کے بارے میں شک

واقع ہوا اس پریشانی کا کیا حل ہے؟

جواب: اگر یہ طواف فرض (مثلاً عمرے کا طواف یا طواف زیارت) یا واجب (مثلاً طوافِ

وداع) ہے تو نئے سرے سے شروع کیجئے، اگر کسی ایک عادل شخص نے بتا

دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اُس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل

نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے۔ اور اگر یہ طواف فرض یا واجب

نہیں مثلاً طوافِ قدوم (کہ یہ قارن و مُفرد کیلئے سُنَّتِ مُکَدَّہ ہے) یا کوئی نفل

طواف ہے تو ایسے موقع پر گمانِ غالب پر عمل کیجئے۔ (زُدَّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۵۸۲)

دوران طواف وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

سوال: اگر تیسرے پھیرے میں وضو ٹوٹ گیا اور نیا وضو کرنے چلے گئے تو اب

واپس آ کر کس طرح طواف شروع کریں؟

جواب: چاہیں تو ساتوں پھیرے نئے سرے سے شروع کریں اور یہ بھی اختیار ہے کہ جہاں سے چھوڑا وہیں سے شروع کریں۔ چار سے کم کا یہی حکم ہے۔ ہاں چار یا زیادہ پھیرے کر لئے تھے تو اب نئے سرے سے نہیں کر سکتے جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے کرنا ہوگا۔ ”حَجْرُ اسْوَد“ سے بھی شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ذَرْمُ الْمُخْتَارِ وَ رَدُّ الْمُحْتَاجِ ج ۳ ص ۵۸۲)

قَطْرے کے مریض کے طواف کا اہم مسئلہ

سوال: اگر کوئی قطرے وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے ”معذور شرعی“ ہو، طواف کیلئے اُس کا وضو کب تک کارآمد رہتا ہے؟

جواب: جب تک اُس نماز کا وقت باقی رہتا ہے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب وضو کرنے کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ

ہے کہ سرے سے کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۰، الْمَسْلُکُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۱۶۷)
 صَرَفَ قَطْرَے آجانے سے کوئی معذور شرعی نہیں ہو جاتا، اس میں کافی
 تفصیل ہے اس کی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے
 مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نماز کے
 احکام“ صَفَحَہ 43 تا 46 کا مطالعہ کیجئے۔

عورت نے باری کے دنوں میں نفلی طواف کر لیا تو؟

سوال: عورت نے باری کے دنوں میں نفلی طواف کر لیا، کیا حَکْم ہے؟

جواب: گنہگار بھی ہوئی اور دَم بھی واجب ہوا۔ چنانچہ علامہ شامی رَدِّ الْمُنْتَهٰی ص ۱۶۱
 فرماتے ہیں: نفلی طواف اگر بجا بت کی (یعنی بے غُسلی) حالت میں (یا
 عورت نے باری کے دنوں میں) کیا تو دَم واجب ہے اور بے وُضو کیا تو
 صَدَقَہ۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۶۶۱) اگر بے غُسلے نے پاکی حاصل کرنے
 کے اور بے وُضو نے وُضو کرنے کے بعد طواف کا اعادہ کر لیا تو کفّارہ
 ساقِط ہو جائے گا۔ مگر قُصْدُ اِیسا کیا ہو تو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ باری کے
 دِنوں میں نیز بے وُضو طواف کرنا گناہ ہے۔

سوال: طواف میں آٹھویں پھیرے کو ساتواں گُمان کیا اب یاد آ گیا کہ یہ تو آٹھواں

پھیرا ہے اب کیا کرے؟

جواب: اسی پر طواف ختم کر دیجئے۔ اگر جان بوجھ کر آٹھواں پھیرا شروع کیا تو

یہ ایک جدید (یعنی نیا) طواف شروع ہو گیا اب اس کے بھی سات

پھیرے پورے کیجئے۔ (ایضاً ص ۵۸۱)

سوال: عمرے کے طواف کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: عمرے کا طواف فرض ہے۔ اس کا اگر ایک پھیرا بھی چھوٹ گیا تو دم واجب

ہے، اگر بالکل طواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار پھیرے) ترک کئے تو کفارہ

نہیں بلکہ ان کا ادا کرنا لازم ہے۔ (لُبَابُ الْمَنَاسِكِ ص ۳۵۳)

سوال: قارن یا مُفَرِّد نے طوافِ قَدَمِ تَرک کیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اُس پر کوئی کفارہ نہیں لیکن سُنَّتِ مُؤَكَّدہ کا تارک ہوا اور بُرا کیا۔

(لُبَابُ الْمَنَاسِكِ وَالْمَسْلُكُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۳۵۲)

مسجد الحرام کی پہلی یا دوسری منزل سے طواف کا مسئلہ

سوال: مسجد الحرام کی چھتوں سے طواف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مسجد حرام کی چھت سے کعبہ مقدسہ کا طواف ہو تو فرض طواف ادا ہو جائے

گا جب کہ درمیان میں دیوار وغیرہ حاجب (آڑ۔ پردہ) نہ ہو۔ لیکن اگر

نیچے مطاف میں گنجائش ہے تو چھت سے طواف مکروہ ہے اس لیے کہ اس صورت میں بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا اور چلنا پایا جاتا ہے جو مکروہ ہے۔ ساتھ ہی اس حالت میں طواف، کعبہ سے قریب تر ہونے کے بجائے بہت دور ہو رہا ہے اور بلا وجہ اپنے کو سخت مشقت اور تکان میں ڈالنا بھی ہوتا ہے، جب کہ قریب تر مقام سے طواف کرنا افضل ہے اور بلا وجہ اپنے کو مشقت میں ڈالنا منع۔ ہاں اگر نیچے گنجائش نہ ہو یا گنجائش ہونے تک انتظار سے کوئی مانع (یعنی رکاوٹ) ہو تو چھت سے طواف بلا کراہت جائز ہے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (ماہنامہ اشرفیہ، جون ۲۰۰۵ء، گیارہواں فقہی سمینار ص ۱۴)

دورانِ طواف بلند آواز سے مناجات پڑھنا کیسا؟

سوال: دورانِ طواف بلند آواز سے دُعا مناجات یا نعت شریف وغیرہ پڑھنا کیسا؟
جواب: اتنی اونچی آواز سے پڑھنا جس سے دیگر طواف کرنے والوں یا نمازیوں کو تشویش یعنی پریشانی ہو مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ کسی کو ایذا نہ ہو اس طرح گنگنا نے یعنی دھیمی آواز سے پڑھنے میں حرج نہیں۔ یہاں وہ صاحبانِ غور فرمائیں جن کے موبائل فونز سے دورانِ طواف ٹونز بجتی رہتیں اور عبادت گزاروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں ان سب کو چاہئے کہ توبہ کریں۔

یاد رکھئے! یہ احکام صرف ”مسجد الحرام“ کے لئے ہی نہیں تمام مساجد بلکہ تمام مقامات کیلئے ہیں اور میوزیکل ٹون مسجد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔

اضطباع اور رمل کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اگر سحی سے قبل کئے جانے والے طواف کے پہلے پھیرے میں رمل کرنا بھول گئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رمل صرف ابتدائی تین پھیروں میں سنت ہے، ساتوں میں کرنا مکروہ، لہذا اگر پہلے میں نہ کیا تو دوسرے اور تیسرے میں کر لیجئے اور اگر ابتدائی دو پھیروں میں رہ گیا تو صرف تیسرے میں کر لیجئے اور اگر شروع کے تینوں پھیروں میں نہ کیا تو اب بقیہ چار پھیروں میں نہیں کر سکتے۔

(دُرُ الْمُخْتَار وَرَدُ الْمُحْتَاج ۳ ص ۵۸۳)

سوال: جس طواف میں اضطباع اور رمل کرنا تھا اُس میں نہ کیا تو کیا گفارہ ہے؟

جواب: کوئی گفارہ نہیں۔ البتہ عظیم سنت سے محرومی ضرور ہے۔

سوال: اگر کوئی ساتوں پھیروں میں رمل کر لے تو؟

جواب: مکروہ تنزیہی ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَاج ۳ ص ۵۸۴) مگر کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں۔

بوس و گنار کے بارے میں سوال و جواب

سوال: احرام کی حالت میں بیوی کو ہاتھ لگانا کیسا؟

جواب: بیوی کو بلا شہوت ہاتھ لگانا جائز ہے مگر شہوت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالنا یا بدن کو چھونا حرام ہے۔ اگر شہوت کی حالت میں یوس و کنار کیا یا جسم کو چھوا تو دم واجب ہو جائے گا۔ یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا امر د کے ساتھ دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (دُرِّمُخْتَارُو رَدُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۶۶۷) اگر مخرمہ کو بھی مَرَد کے اِن اَفعال سے لَدَّت آئے تو اُسے بھی دم دینا پڑے گا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۳)

سوال: اگر تَصَوُّر جم جائے یا شَرِّم گاہ پر نظر پڑ جائے اور انزال ہو (یعنی منی نکل) جائے تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: اس صورت میں کوئی کفارہ نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۴) رہا حرام کردہ عورت یا امر د سے بدن گاہی کرنا یا قصد اُن کا ”گند“ تَصَوُّر باندھنا یہ احرام کے علاوہ بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز اس طرح کے گندے وسو سے بھی آئیں تو مَعَاذَ اللّٰہ لطف اندوز ہونے کے بجائے فوراً تَوَجُّہ ہٹائے۔ اسی طرح عورتوں کیلئے بھی یہی احکام ہیں۔

سوال: اگر احتلام ہو جائے تو؟

جواب: کوئی کفارہ نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۴)

سوال: اگر خُدا انخواستہ کوئی حُرْمِ مُثْت زَنی (ہینڈ پریکٹس) کا مُرْتکب ہو تو کیا کُفّارہ ہے؟

جواب: اگر انزال ہو گیا (یعنی منی نکل گئی) تو دَم واجب ہے ورنہ مکرُوہ۔ (ایضاً) یہ فعل، خواہ احرام ہو یا نہ ہو بہر حال ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو مُثْت زَنی (یعنی ہینڈ پریکٹس Hand practic) کرتے ہیں اگر وہ بغیر توبہ کئے مر گئے تو بروز قیامت اس حال میں اُٹھیں گے کہ ان کی ہتھیلیاں گاہن (یعنی حاملہ) ہوں گی جس سے لوگوں کے مُجمَع کثیر میں ان کی رُسوائی ہوگی۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۴۴)

احرام میں اَمْرَد سے مُصافَحہ کیا اور.....؟

سوال: اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے مُصافَحہ کیا اور شہْوَت آگئی تو کیا سزا ہے؟

جواب: دَم واجب ہو گیا۔ اس میں اَمْرَد اور غیر اَمْرَد کی کوئی قید نہیں، اگر دونوں کو شہْوَت ہوئی اور دوسرا بھی حُرْم ہے تو وہ بھی دَم دے۔

۱۔ وہ لڑکا یا مَرْد جس کو دیکھنے یا چھونے سے شہْوَت آتی ہو احرام ہو یا نہ ہو اس سے دُور رہنا لازمی ہے۔ اگر مُصافَحہ کرنے یا اسے چھونے یا اس کے ساتھ گفتگو کرنے سے شہْوَت بھڑکتی ہو تو اب اس کے ساتھ یہ افعال کرنے جائز نہیں۔ اس کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”قومِ لُوط کی تباہ کاریاں“ (45 صفحات) پڑھئے۔

میاں بیوی کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا

سوال: احرام میں میاں بیوی کے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر طواف یا سعی کرنے میں اگر شہوت آگئی تو؟

جواب: جس کو شہوت آئی اُس پر دم واجب ہے اگر دونوں کو آگئی تو دونوں پر ہے۔ اگر احرام والے مردوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

ناخن تراشنے کے بارے میں سوال و جواب

سوال: مسئلہ معلوم نہیں تھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے ناخن کاٹ لئے اب کیا ہوگا؟ اگر کفارہ ہو تو وہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: جاننا یا نہ جاننا یہاں عذر نہیں ہوتا، خواہ بھول کر جرم کریں یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کریں یا کوئی زبردستی کروائے کفارہ ہر صورت میں دینا ہوگا۔

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا میسوں ایک ساتھ تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے

اور اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۲، عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۴)

سوال: ناخن اگر دانت سے کتر ڈالے تو کیا سزا ہے؟

جواب: خواہ بلیڈ سے کاٹیں یا چاقو سے، ناخن تراش (یعنی نیل کٹر) سے تراشیں یا دانتوں سے کتریں سب کا ایک ہی حکم ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۲)

سوال: محرم کسی دوسرے کے ناخن کاٹ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کاٹ سکتا، اس کے وہی احکام ہیں جو دوسروں کے بال دور کرنے کے ہیں۔ (الْمَسْلُكُ الْمُتَقَسِّطُ لِلْقَارِي ص ۳۳۲)

بال دور کرنے کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اگر معاذ اللہ! کسی محرم نے اپنی داڑھی منڈوا دی تو کیا سزا ہے؟

جواب: داڑھی منڈوانا یا خشخشی کروادینا ویسے بھی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور احرام کی حالت میں سخت حرام۔ البتہ احرام کی حالت میں سر کے بال بھی نہیں کاٹ سکتے۔ بہر حال دورانِ احرام کے حکم کے متعلق صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں: سر یا داڑھی کے چہارم بال یا

زیادہ کسی طرح دُور کیے تو دم ہے اور چہارم سے کم میں صدقہ اور اگر چندلا ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی (1/4) کی مقدار ہیں تو کل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۰، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۵۹)

سوال: عورت اپنے بال لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ عورت اگر پورے سر یا چوتھائی (1/4) سر کے بال ایک پورے کے برابر کتر لے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (لُبَابُ الْمُحْتَارِ ص ۳۲۷)

سوال: حُرْم نے گردن یا بغل یا مونڈے زیر ناف لے لئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو۔ یہی حکم زیر ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۱۷۰، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۵۹)

سوال: سر، داڑھی، بغلیں وغیرہ سب ایک ہی مجلس میں منڈوا دیئے تو کتنے کفارے ہوں گے؟

جواب: خواہ سر سے لے کر پاؤں تک سارے بدن کے بال ایک ہی مجلس میں منڈوائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔ اگر الگ الگ اعضاء کے الگ الگ مجلس میں منڈوائیں

گے تو اُتنے ہی کفارے ہوں گے۔ (ذُرْمُخْتَار و رَدُّ الْمُحْتَاج ۳ ص ۶۵۹-۶۶۱)

سوال: اگر وضو کرنے میں بال جھڑتے ہوں تو کیا اس پر بھی کفارہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! وضو کرنے میں، کھجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مُٹھی اناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوڑا خیرات کریں اور تین سے زیادہ گرے تو صدقہ دینا ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۱)

سوال: اگر کھانا پکانے میں پُورے گرمی سے کچھ بال جل گئے تو؟

جواب: صدقہ دینا ہوگا۔ (ایضاً)

سوال: مونچھ صاف کروادی، کیا کفارہ ہے؟

جواب: مونچھ اگرچہ پوری مُنڈ وائیں یا کتر وائیں صدقہ ہے۔ (ایضاً)

سوال: اگر سینے کے بال مُنڈ وادیئے تو کیا کرے؟

جواب: سر، داڑھی، گردن، بغل اور مُوئے زیرِ ناف کے علاوہ باقی اعضاء کے بال مُنڈوانے میں صرف صدقہ ہے۔ (ایضاً)

سوال: بال جھڑنے کی بیماری ہو اور خود بخود بال جھڑتے ہوں تو اس پر کوئی رعایت؟

جواب: اگر بغیر ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری سے تمام بال بھی جھڑ جائیں تو

کوئی کفارہ نہیں۔ (ایضاً)

سوال: مُحْرَم نے دوسرے مُحْرَم کا سر مُونڈا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اگر اِحرام کھولنے کا وقت آ گیا ہے۔ تو اب دونوں ایک دوسرے کے بال مُونڈ سکتے ہیں۔ اور اگر وقت نہیں آیا تو اس پر کفارے کی صورت مختلف ہے۔ اگر مُحْرَم نے مُحْرَم کا سر مُونڈا تو جس کا سر مُونڈا گیا اُس پر تو کفارہ ہے، ہی، مُونڈنے والے پر بھی صدقہ ہے اور اگر مُحْرَم نے غیر مُحْرَم کا سر مُونڈا یا مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ خیرات کر دے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۴۲، ۱۱۷۱)

سوال: غیر مُحْرَم، مُحْرَم کا سر مُونڈ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وقت سے پہلے نہیں مُونڈ سکتا، اگر مُونڈے گا تو مُحْرَم پر تو کفارہ ہے، ہی، غیر مُحْرَم کو بھی صدقہ دینا ہوگا۔ (ایضاً ۱۱۷۱)

سوال: اگر بال صفا پاؤڈر یا CREAM سے بال صاف کئے تو کیا مسئلہ ہے!

جواب: بہار شریعت میں ہے: مُونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا یا کسی چیز سے بال اُڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔ (ایضاً)

خوشبو کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اِحرام کی حالت میں عطر کی شیشی ہاتھ میں لی اور ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو

کیا کفارہ ہے؟

جواب: اگر لوگ دیکھ کر کہیں کہ یہ بہت سی خوشبو لگ گئی ہے اگرچہ عضو کے تھوڑے سے حصے میں لگی ہو تو دم واجب ہے ورنہ معمولی سی خوشبو بھی لگ گئی تو صدقہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۳)

سوال: سر میں خوشبودار تیل ڈال لیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی بڑا عضو مثلاً ران، منہ، پنڈلی یا سر سارے کا سارا خوشبو سے آلودہ ہو جائے خواہ خوشبودار تیل کے ذریعے ہو یا عطر سے، دم واجب ہو جائے گا۔ (ایضاً)

سوال: بچھونے یا احرام کے کپڑے پر خوشبو لگ گئی یا کسی نے لگا دی تو؟

جواب: خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔

سوال: جو کمرہ (ROOM) رہائش کیلئے ملا اُس میں کارپیٹ، بچھونا، تکیہ، چادر وغیرہ خوشبودار ہوں تو کیا کرے؟

جواب: محرم ان چیزوں کے استعمال سے بچے۔ اگر احتیاط نہ کی اور ان سے

خوشبو چھوٹ کر بدن یا احرام پر لگ گئی تو زیادہ ہونے کی صورت میں دم

اور کم میں صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر نہ لگے تو کوئی کفارہ نہیں مگر اس

صورت میں بچنا بہتر ہے۔ حُرْم کو چاہئے مکان والے سے مُتبادلِ انتظام کا کہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فرش اور بچھونے وغیرہ پر کوئی بے خوشبو چادر بچھا لے، تکیے کا غلاف (cover) تبدیل کر لے یا اُسے کسی بے خوشبو چادر میں لپیٹ لے۔

سوال: جو خوشبوئیّتِ احرام سے پہلے بدن پر لگائی تھی کیا نیّتِ احرام کے بعد اُس خوشبو کو زائل (دور) کرنا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگی تو کفارہ نہیں۔
(بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۳)

سوال: احرام کی نیّت سے پہلے گلے میں جو بیگ تھا اُس میں یا بیلٹ کی جیب میں عطر کی شیشی تھی، نیّت کے بعد یاد آنے پر اُسے نکالنا ضروری ہے یا رہنے دیں؟ اگر اسی شیشی کی خوشبو ہاتھ میں لگ گئی تب بھی کفارہ ہوگا؟

جواب: احرام کی نیّت کے بعد وہ عطر کی شیشی بیگ یا بیلٹ سے نکالنا ضروری نہیں اور بعد میں اُس شیشی کی خوشبو ہاتھ وغیرہ پر لگ گئی تو کفارہ لازم آئے گا، کیونکہ یہ وہ خوشبو نہیں جو احرام کی نیّت سے پہلے کپڑے یا بدن پر لگائی گئی ہو۔

سوال: گلے میں نیت سے پہلے جو بیگ پہناؤہ خوشبودار تھا، نیز اس کے اندر خوشبودار رُومال یا خوشبودار طواف کی تسبیح وغیرہ بھی موجود، ان کا حُرْم استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان چیزوں کی خوشبو قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) سونگھنا مکروہ ہے اور اس احتیاط کے ساتھ استعمال کی اجازت ہے کہ اگر اس کی تری باقی ہے تو اتر کر احرام اور بدن کو نہ لگے لیکن ظاہر ہے کہ تسبیح میں ایسی احتیاط کرنا نہایت مشکل ہے بلکہ رومال میں بھی بچنا مشکل ہے۔ لہذا ان کے استعمال سے بچنے میں ہی عافیت ہے۔

سوال: اگر دو تین زائد خوشبودار چادریں نیت سے قبل گود میں رکھ لے یا اوڑھ لے اب احرام کی نیت کرے۔ نیت کے بعد زائد چادریں ہٹا دے، اُسی احرام کی حالت میں اب ان چادروں کا استعمال کرنا کیسا؟

جواب: اگر تری باقی ہے تو ان کو استعمال کی اجازت نہیں اور اگر تری ختم ہو چکی ہے صرف خوشبو باقی ہے تو استعمال کی اجازت ہے مگر مکروہ (تذہبی) ہے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر احرام سے پہلے بسایا (یعنی خوشبودار کیا) تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفار نہیں۔ (ایضاً ص ۱۱۶)

سوال: احتلام ہو گیا یا کسی وجہ سے احرام کی ایک یا دونوں چادریں ناپاک ہو گئیں اب دوسری چادریں موجود تو ہیں مگر ان میں پہلے کی خوشبو لگی ہوئی ہے، انھیں پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر خوشبو کی تری یا جرّم (یعنی عینِ جہم) ابھی تک باقی ہے تو ان چادروں کو پہننے سے کفارہ لازم آئے گا۔ اور اگر جرّم ختم ہو چکا ہے صرف خوشبو باقی ہے تو پھر جرّم وہ چادریں استعمال کر سکتا ہے۔ ہاں بلاغذر ایسی چادریں استعمال کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: جس کپڑے پر خوشبو کا جرّم (یعنی عینِ جہم) باقی ہو اسے احرام میں پہنا، ناجائز ہے۔ (مالگیری ج ۱ ص ۲۲۲) بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔“

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۵)

سوال: احرام کی حالت میں حجرِ اسود کا بوسہ لینے یا رُکنِ یمانی کو چھونے یا ملّٰتزم سے لپٹنے میں اگر خوشبو لگ گئی تو کیا کریں؟

جواب: اگر بہت سی لگ گئی تو دم اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ۔ (ایضاً ص ۱۱۶۴) جہاں جہاں خوشبو لگ جانے کا مسئلہ ہے وہاں کم ہے یا زیادہ اس کا فیصلہ دوسروں سے

کر دانا ہے۔ چونکہ زیادہ خوشبو لگ جانے پر دم ہے لہذا ہو سکتا ہے اپنا نفس زیادہ خوشبو کو بھی تھوڑی ہی کہے)

سوال: محرم جان بوجھ کر خوشبودار پھول سو نگھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ محرم کا بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) خوشبو یا خوشبودار چیز سو نگھنا مکروہ تزیہی ہے، مگر کفارہ نہیں۔ (ایضاً ۱۱۶۳)

سوال: بے پکائی الاپچی یا چاندی کے ورق والے الاپچی کے دانے کھانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ اگر خالص خوشبو، جیسے مُشک، زعفران، لونگ، الاپچی، دارچینی، اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصے میں لگ گئی تو دم واجب ہو گیا اور کم میں صدقہ۔ (ایضاً ۱۱۶۴)

سوال: خوشبودار زردہ، پرانی اور قورمہ، خوشبو والی سونف، چھالیہ، کریم والے بسکٹ، ٹافیاں وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جو خوشبو کھانے میں پکالی گئی ہو، چاہے اب بھی اُس سے خوشبو آ رہی ہو، اُسے کھانے میں مضائقہ نہیں۔ اسی طرح خوشبو پکاتے وقت تو نہیں ڈالی تھی اوپر ڈال دی تھی مگر اب اُس کی مہک اُڑ گئی اُس کا کھانا بھی جائز ہے، اگر بغیر پکائی ہوئی خوشبو کھانے یا معجون وغیرہ دوا میں ملا دی گئی تو

اب اُس کے اجزاء غذا یا دوا وغیرہ بے خوشبو اشیاء کے اجزاء سے زیادہ ہیں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کفارہ ہے کہ منہ کے اکثر حصے میں خوشبو لگ گئی تو دَم اور کم میں لگی تو صدقہ اور اگر اناج وغیرہ کی مقدار زیادہ ہے اور خالص خوشبو کم تو کوئی کفارہ نہیں، ہاں خالص خوشبو کی مہک آتی ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

سوال: خوشبودار شربت، فروٹ جوس، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پینا کیسا ہے؟

جواب: اگر خالص خوشبو جیسے صندل وغیرہ کا شربت ہے تو وہ شربت تو پکا کر ہی بنایا جاتا ہے، لہذا مطلقاً پینے کی اجازت ہے اور اگر اس کے اندر خوشبو پیدا کرنے کے لیے کوئی ایسنس (Essense) ڈالا جاتا ہے تو میری معلومات کے مطابق اس کے ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پکائے جانے والے شربت میں اُس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ڈالا جاتا ہے اور یقیناً یہ قلیل مقدار میں ہوتا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اُسے تین بار یا زیادہ پیا تو دَم ہے ورنہ صدقہ۔ بہار شریعت میں ہے: ”پینے کی چیز میں اگر خوشبو ملائی اگر خوشبو غالب ہے (تو دَم ہے) یا خوشبو کم ہے مگر اُسے تین بار یا زیادہ پیا تو دَم ہے ورنہ صدقہ۔“ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۵)

سوال: حُرْمِ نازیل کا تیل سر وغیرہ میں لگا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی حَرَج نہیں، البتہ تیل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے۔ اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو یہ جُثْم پر نہیں لگا سکتے۔ ہاں، ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زُخْم پر لگانے اور کان میں پڑکانے میں کفارہ واجب نہیں۔ (ایضاً ۱۱۶۶)

سوال: احرام کی حالت میں آنکھوں میں خوشبودار سرِ مہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خوشبودار سرِ مہ ایک یا دو بار لگایا تو صَدَقَہ دے، اس سے زیادہ میں دَم اور جس سرِ مے میں خوشبو نہ ہو اُس کے استعمال میں حَرَج نہیں، جب کہ بَضَر ورت ہو اور ہلاض ورت مکروہ (و خلافِ اولیٰ)۔ (ایضاً ۱۱۶۴)

سوال: خوشبو لگالی اور کفارہ بھی دے دیا تو اب لگی رہنے دیں یا کیا کریں؟

جواب: خوشبو لگانا جب جُزْم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد اگر زائل (یعنی دُور) نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجب ہوگا۔ (ایضاً ۱۱۶۶)

احرام میں خوشبو دار صابن کا استعمال

سوال: حجاز مقدّس کے ہوٹلوں میں خوشبودار صابن، مُعطر شیمپو اور خوشبو والے

پاؤڈر ہاتھ دھونے کے لیے رکھے جاتے ہیں اور احرام والے بلا تکلف ان کو استعمال کرتے ہیں، طیارے میں اور ایئر پورٹ پر بھی احرام والوں کو یہی ملتا ہے، کپڑے اور برتن دھونے کا پاؤڈر بھی حجاز مقدّس میں خوشبودار ہی ہوتا ہے۔ ان چیزوں کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

جواب: احرام والے ان چیزوں کو استعمال کریں تو کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔
(البدیعہ خوشبو کی نیت سے ان چیزوں کا استعمال مکروہ ہے۔) (ماخوذ از: احرام اور خوشبودار صابن^۱)

مَحْرَم اور گلاب کے پھولوں کے گجرے

سوال: احرام کی نیت کر لینے کے بعد ایئر پورٹ وغیرہ پر گلاب کے پھولوں کا گجر اپہنا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: احرام کی نیت کے بعد گلاب کا ہار نہ پہنا جائے، کیونکہ گلاب کا پھول خود عین (خالص) خوشبو ہے اور اس کی مہک بدن اور لباس میں بس بھی جاتی ہے۔ چنانچہ اگر اس کی مہک لباس میں بس گئی اور کثیر (یعنی زیادہ)

۱۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس ”تحقیقات شرعیہ نے امت کی رہنمائی کیلئے اتفاق رائے سے یہ فتویٰ مرتّب فرمایا، مزید تین مقتدر علماء اہلسنت (۱) مفتی اعظم پاکستان علامہ عبدالقیوم ہزاروی (۲) شرفِ ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور (۳) فیضِ ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی (رحمۃ اللہ تعالیٰ) کی تصدیق حاصل کی اور مکتبۃ المدینہ نے بنام ”احرام اور خوشبودار صابن“ یہ رسالہ شائع کیا۔ تفصیلات کے شائقین اسے حاصل کریں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر ملاحظہ فرمائیں۔

ہے اور چار پہر یعنی بارہ گھنٹے تک اس کپڑے کو پہنے رہا تو دُم ہے ورنہ صدقہ اور اگر خوشبو تھوڑی ہے اور کپڑے میں ایک بالشت یا اس سے کم (حصے) میں لگی ہے اور چار پہر تک اسے پہنے رہا تو ”صدقہ“ اور اس سے کم پہنا تو ایک مٹھی گندم دینا واجب ہے۔ اور اگر خوشبو قلیل (یعنی تھوڑی) ہے، لیکن بالشت سے زیادہ حصے میں ہے، تو کثیر (یعنی زیادہ) کا ہی حکم ہے یعنی چار پہر میں ”دُم“ اور کم میں ”صدقہ“ اور اگر یہ ہار پہننے کے باوجود کوئی مہک کپڑوں میں نہ بسی تو کوئی کفارہ نہیں۔ (احرام اور خوشبودار صابن ص ۳۵ تا ۳۶)

سوال: کسی سے مصافحہ کیا اور اس کے ہاتھ سے حُرْم کے ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو؟

جواب: اگر خوشبو کا عین لگا تو ”کفارہ“ ہوگا اور اگر عین نہ لگا بلکہ ہاتھ میں صرف مہک آئی، تو کوئی کفارہ نہیں کہ اس حُرْم نے خوشبو کے عین سے نفع نہ اٹھایا، ہاں اس کو چاہیے کہ ہاتھ کو دھو کر اس مہک کو زائل کر دے۔ (ایضاً ص ۳۵)

سوال: خوشبودار شیمپو سے سر یا داڑھی دھو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: رسالہ ”احرام اور خوشبودار صابن“ صفحہ 25 تا 28 سے بعض

اقتباسات ملاحظہ ہوں: شیمپو اگر سر یا داڑھی میں استعمال کیا جائے، تو خوشبو کی ممانعت کی علت (یعنی وجہ) پر غور کے نتیجے میں اس کی ممانعت

کا حکم ہی سمجھ میں آتا ہے، بلکہ کفارہ بھی ہونا چاہیے، جیسا کہ خطمی (خوشبودار بُوٹی) سے سر اور داڑھی دھونے کا حکم ہے کہ یہ بالوں کو نِزَم کرتا ہے اور جُونیں مارتا ہے اور مُحْرَم کے لیے یہ ناجائز ہے۔ ”دُرِّمُتَّار“ میں ہے: سر اور داڑھی کو خطمی سے دھونا (حرام ہے) کیونکہ یہ خوشبو ہے یا جُون کو مارتا ہے۔ (دُرِّمُتَّار ج ۳ ص ۵۷۰) صاحبین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَضَیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے نزدیک چونکہ یہ خوشبو نہیں، لہذا یہاں ”جَنَایَتِ قَاصِرَہ“ (نامکُل جُزْم) کا ثبوت ہوگا اور اس کا مُوَجِب ”صَدَقَہ“ ہے۔ شیمپو سے سر دھونے کی صورت میں بھی بظاہر ”جَنَایَتِ قَاصِرَہ“ (یعنی نامکُل جُزْم) کا وجود ہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس میں بھی آگ کا عمل ہوتا ہے۔ لہذا خوشبو کا حکم تو ساقط ہو گیا لیکن بالوں کو نِزَم کرنے اور جُونیں مارنے کی عِلَّت (یعنی سبب) موجود ہے، لہذا ”صَدَقَہ“ واجب ہونا چاہیے۔ یہ امر بھی قابلِ توجُّہ ہے کہ اگر کسی کے سر پر بال اور چہرے پر داڑھی نہ ہو، تو کیا اب بھی حکم سابق ہی لگایا جائے گا.....؟ بظاہر اس صورت میں کفارے کا حکم نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ حَلْمُ مُنَاعَت کی عِلَّت (سبب) بالوں کا نِزَم اور جُون کا ہلاک ہونا تھا، اور مذکورہ صورت

میں یہ عِلَّت مَفْقُود (یعنی سبب غیر موجود) ہے اور انتفاء عِلَّت (یعنی سبب کا نہ ہونا) انتفاء مَحْلُول کو مُسْتَلَزِم (لازم کرنے والی) ہے لیکن اس سے اگر میل چھوٹے تو یہ مکروہ ہے کہ حُرْم کو میل چھڑانا مکروہ ہے۔ اور ہاتھ دھونے میں اس کی حیثیت صابن کی سی ہے کیونکہ یہ مانع (یعنی لکڑ-liquid) حالت میں صابن ہی ہے اور اس میں بھی آگ کا عمل کیا جاتا ہے۔

سوال: مسجد کریمین کے فرش کی دھلائی میں جو خوشبودار محلول (SOLUTION) استعمال کیا جاتا ہے، اُس میں لاکھوں محرمین کے پاؤں سنتے (یعنی آلودہ) ہوتے رہتے ہیں کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی کفارہ نہیں کہ یہ خوشبو نہیں۔ اور بالفرض یہ محلول خالص خوشبو بھی ہوتا، تو بھی کفارہ واجب نہ ہوتا، کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محلول پہلے پانی میں ملایا جاتا ہے اور پانی اس محلول سے زائد اور یہ محلول مغلوب (کم) ہوتا ہے اور اگر مانع (یعنی لکڑ-liquid) خوشبو کو کسی مانع میں ملایا جائے اور مانع غالب ہو، تو کوئی جزاء نہیں ہوتی۔ کُتُبِ فِئْہ میں جو مشروبات کا حُکْم عموماً تحریر ہے اس سے مراد ٹھوس خوشبو کا مانع میں ملایا جانا ہے۔ علامہ حسین بن محمد عبدالغنی مکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوْفِی ”اِرْشَادُ السَّارِی“ صَفَحَہ

316 میں فرماتے ہیں: اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ گیلی شکر (یعنی میٹھا شربت) اور اس کی مثل، گلاب کے پانی کے ساتھ ملایا جائے، تو اگر عَرَقِ گلاب مغلوب ہو، جیسا کہ عَادۃً ایسا ہی عام طور پر ہوتا ہے، تو اس میں کوئی کفارہ نہیں اور حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی نے اسی کی مثل ”طَرَابُلسی“ سے نقل کیا اور اسے برقرار رکھا اور اس کی تائید کی اور اس کی اصل ”مُحِیط“ میں ہے۔ (ایضاً ص ۲۸ تا ۲۹)

سوال: حُرْم نے اگر ٹوٹھ پیسٹ استعمال کر لی تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: ٹوٹھ پیسٹ میں اگر آگ کا عمل ہوتا ہے، جیسا کہ یہی مُتَبَادِر (یعنی ظاہر) ہے، جب تو حکم کفارہ نہیں، جیسا کہ ماقبل تفصیل سے گزر چکا۔ (ایضاً ص ۳۳) البتہ اگر منہ کی بدبو دور کرنے اور خوشبو حاصل کرنے کی نیت ہو تو مکروہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجید دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”تمباکو کے قوام میں خوشبو ڈال کر پکائی گئی ہو، جب تو اس کا کھانا مُطْلَقاً جائز ہے اگرچہ خوشبودیتی ہو، ہاں خوشبو ہی کے قصد سے اسے اختیار کرنا کراہت سے خالی نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۱۶)

سَلِّے ہوئے کپڑے وغیرہ کے متعلق سوال و جواب

سوال: مُحْرَم نے اگر بھول کر سلا ہوا لباس پہن لیا اور دس منٹ کے بعد یاد آتے ہی اُتار دیا تو کوئی کفارہ وغیرہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہے، اگرچہ ایک لمحے کے لئے پہنا ہو۔ جان بوجھ کر پہنا ہو یا بھولے سے، ”صَدَقَہ“ واجب ہو گیا اور اگر چار پہرے یا اس سے زیادہ چاہے لگا تار کئی دِن تک پہنے رہا ”دُم“ واجب ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّج ج ۱۰ ص ۷۰۷)

سوال: اگر ٹوپی یا عمامہ پہنایا احرام ہی کی چادر مُحْرَم نے سر یا مُنہ پر اوڑھ لی یا احرام کی مِیت کرتے وقت مَرَد سلے ہوئے کپڑے یا ٹوپی اُتارنا بھول گیا یا بھیڑ میں دوسرے کی چادر سے مُحْرَم کا سر یا مُنہ ڈھک گیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: جان بوجھ کر ہو یا بھول کر یا کسی دوسرے کی کوتاہی کی بنا پر ہوا ہو کفارے دینے ہوں گے ہاں جان بوجھ کر جُرْم کرنے میں گناہ بھی ہے لہذا تو بہ بھی واجب ہوگی۔ اب کفارہ سمجھ لیجئے: مَرَد سارے سر یا سَر کا چوتھائی (1/4) حصّہ یا مَرَد خواہ عورت مُنہ کی ٹکلی ساری یعنی پورا چہرہ یا چوتھائی حصّہ چار پہرے

۱۔ چار پہرے یعنی ایک دن یا ایک رات کی مقدار مثلاً طُلُوع آفتاب سے غروب آفتاب یا غروب آفتاب سے طُلُوع آفتاب یا دو پہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دو پہر تک۔ (حاشیہ انوار البشار مع فتاویٰ رضویہ مُخَرَّج ج ۱۰ ص ۷۰۷)

یا زیادہ لگا تار چھپائیں ”ذم“ ہے اور چوتھائی سے کم چار پہر تک یا چار پہر سے کم اگرچہ سارا منہ یا سر تو ”صدقہ“ ہے اور چہارم (یعنی چوتھائی) سے کم کو چار پہر سے کم تک چھپائیں تو کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (ایضاً ص ۷۰۸)

سوال: نزلے میں کپڑے سے ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کپڑے سے نہیں پونچھ سکتے، کپڑا یا تولیہ دُور رکھ کر اُس میں ناک سنک (یعنی جھڑ) لیجئے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کان اور گدی کے چھپانے میں حَرَج نہیں۔ یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۹)

اِحْرَام میں ٹشو پیپر کا استعمال

سوال: ٹشو پیپر سے مُنہ کا پسینہ یا وضو کا پانی یا نزلے میں ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں پونچھ سکتے۔

سوال: تو مُنہ پر کپڑے یا ٹشو پیپر کا ماسک لگانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔ شرائط پائے جانے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا۔

سوال: حُرْم نے خوشبودار ٹشو پیپر استعمال کر لیا تو؟

جواب: خوشبودار ٹشو پیپر میں اگر خوشبو کا عین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے، تو اس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حکم خوشبو کا ہوتا ہے، وہی اس کا بھی ہوگا۔ یعنی اگر قلیل (یعنی کم) ہے اور عضو کامل (یعنی پورے عضو) کو نہ لگے، تو صدقہ، ورنہ اگر کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا کامل (پورے) عضو کو لگ جائے، تو دم ہے۔ اور اگر عین موجود نہ ہو بلکہ صرف مہک آتی ہو تو اگر اس سے چہرہ وغیرہ پونچھا اور چہرے یا ہاتھ میں خوشبو کا اثر آ گیا، تو کوئی ”کفارہ“ نہیں کہ یہاں خوشبو کا عین نہ پایا گیا اور ٹشو پیپر کا مقصود اصلی خوشبو سے نفع لینا نہیں۔ (احرام اور خوشبودار صابن ص ۳۱) اگر کوئی ایسے کمرے میں داخل ہوا جس کو دھونی دی گئی اور اس کے کپڑے میں مہک بس گئی، تو کوئی کفارہ نہیں، کیونکہ اس نے خوشبو کے عین سے نفع نہیں اٹھایا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۱)

سوال: سوتے وقت سلی ہوئی چادر اوڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: چہرہ بچا کر ایک بلکہ اس سے زیادہ چادریں بھی اوڑھ سکتے ہیں، خواہ پاؤں پورے ڈھک جائیں۔

سوال: طیارے یا بس وغیرہ کی اگلی نشست کے پیچھے یا تکیے پر منہ رکھ کر حُرْم سو گیا

کیا عِلْم ہے؟

جواب: تکیہ میں مُنہ رکھ کر سونے پر کوئی کُفَّارہ نہیں لیکن یہ مکروہ تحریمی ہے۔ جبکہ بس وغیرہ کی اگلی سیٹ کے پیچھے منہ رکھ کر سونا جائز ہے کیونکہ عمومی طور پر سیٹ تختی، دروازہ کی طرح سخت ہوتی ہے نہ کہ تکیہ کی طرح نرم۔

سوال: گھٹنوں میں مُنہ رکھ کر سونا کیسا؟ تکیہ پر منہ رکھ کر سونے میں کُفَّارہ نہیں مگر مکروہ ہے، کیوں؟

جواب: اگر تو صرف گھٹنوں پر مُنہ ہو یعنی گھٹنے کی سختی پر تو جائز ہے، کیونکہ کپڑے کے اندر اگر سخت چیز ہو تو اس سخت چیز کا حکم لگتا ہے نہ کہ کپڑے کا، جیسا کہ علماء نے بوری اور گٹھڑی (کپڑے کے علاوہ) کا حکم لکھا ہے۔ لیکن گھٹنے پر مُنہ رکھ کر سونے میں یہ کیفیت بہت مشکل ہے بلکہ نیند کے دوران گھٹنے کی سختی پر اور صرف کپڑے پر چہرہ اتار ہے گا لہذا اس سے احتراز کیا (یعنی بچا) جائے ورنہ کُفَّارے کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور جہاں تک تکیے کا تعلق ہے تو وہ نرمی میں کپڑے کے مُشابہ ہے (اس لیے منع کیا گیا) مگر مِنْ کُلِّ الْوُجُوہ (یعنی ہر طرح سے) کپڑا نہیں (اس لیے کُفَّارہ نہیں)۔

سوال: حُرْمِ سردی سے بچنے کیلئے زپ (zip) والے بسترے میں چہرہ اور سر چھوڑ

کر باقی بدن بند کر کے سو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سو سکتا ہے۔ کیوں کہ عادتاً اسے لباس پہننا نہیں کہتے۔

سوال: حُرْم کو قطرے آتے ہوں تو کیا کرے؟

جواب: بے سلا لنگوٹ باندھ لے کہ احرام میں لنگوٹ باندھنا مُطْلَقاً جائز ہے جبکہ

سلائی والا نہ ہو۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۶۶۴)

سوال: کیا بیماری وغیرہ کی مجبوری سے سلا ہوا لباس پہننے میں بھی کفارے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے

کی ضرورت پیش آئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری^۱ ہے۔ اگر چار پہر پہنے

یا زیادہ تو دَم اور کم میں ”صَدَقَہ“ اور اگر اُس بیماری میں اس جگہ

ضرورت ایک کپڑے کی تھی اور دو پہن لئے مثلاً ضرورت گرتے کی تھی

اور سلائی والا بنیان بھی پہن لیا تو اس صورت میں کفارہ تو ایک ہی ہوگا

مگر کنہگار ہوگا اور اگر دوسرا کپڑا دوسری جگہ پہن لیا مثلاً ضرورت پا جامے

کی تھی اور گرتا بھی پہن لیا تو ایک جرم غیر اختیاری^۱ ہوگا اور ایک جرم

اختیاری۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۸، عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۲)

سوال: اگر بغیر ضرورت سارے کپڑے پہن لئے تو کتنے کفارے دینا ہوں گے؟
جواب: اگر بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک ہی جرم ہے۔
 دو جرم اُس وقت ہیں کہ ایک ضرورت سے ہو اور دوسرا بلا ضرورت۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۸)

سوال: اگر مُنہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا یا سر یا چہرے پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا؟
جواب: سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا جائز ہے چنانچہ حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: اپنا یا دوسرے کا ہاتھ اپنے سر یا ناک پر رکھنا بِالْإِتِّفَاقُ مُبَاحٌ (یعنی جائز) ہے کیونکہ ایسا کرنے والے کو ڈھکنے یا چھپانے والا نہیں کہا جاتا۔ (لُبَابُ الْمُنَاسِكَ وَالْمَسَلِكُ الْمُتَقَسِّطُ ص ۱۲۳)

سوال: تو کیا حُرْم دُعا مانگنے کے بعد اپنے ہاتھ مُنہ پر نہیں پھیر سکتا؟
جواب: پھیر سکتا ہے، مُنہ پر ہاتھ رکھنے کی مُطْلَقاً اجازت ہے، داڑھی والا اسلامی بھائی مُنہ پر بعد دُعا بلکہ وضو میں بھی اِس انداز میں ہاتھ مکنے سے بچے جس سے بال گرنے کا اندیشہ ہو۔

سوال: اگر کندھے پر سِلے ہوئے کپڑے ڈال لئے تو کیا کفارہ ہے؟
جواب: کوئی کفارہ نہیں۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پہننے کا

مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادتاً پہنا جاتا ہے، ورنہ اگر گرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامے کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پانچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوہیں انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں (یعنی کندھوں) پر سیلے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۱۶۹)

حَلَقٌ وَ تَقْصِیرُکَ مُتَعَلِّقُ سَوَالِ وَ جَوَابِ

سوال: اگر عمرے کا حلق حرم سے باہر کروانا چاہے تو کروا سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: نہیں کروا سکتا، کروائے گا تو دُم واجب ہوگا، ہاں اس کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں۔ (دُرِّمُخْتَارِو رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۳ ص ۶۶۶)

سوال: کیا جَدَّہ شریف وغیرہ میں کام کرنے والوں کو بھی ہر بار عمرے میں حلق یا تقصیر کرنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ورنہ احرام کی پابندیاں ختم نہ ہوں گی۔

سوال: جس عورت کے بال چھوٹے ہوں (جیسا کہ آج کل فیشن ہے) عمروں کا بھی جذبہ ہے مگر بار بار قصر کرنے میں سر کے بال ہی ختم ہو جائیں گے، کیا کرے؟ اگر سر کے سارے بال ختم ہو گئے یعنی ایک پورے سے کم رہ

گئے تو اب عُمرے کرے گی تو قَصْر ممکن نہ رہا، معافی ملے گی یا کیا؟

جواب: جب تک سر پر بال موجود ہوں عورت کیلئے ہر بار قَصْر واجب ہے۔ رسول اللہ

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں پر حَلَق نہیں بلکہ ان پر

صَرَف تَقْصِیر (واجب) ہے۔“ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۵ حدیث ۱۹۸۴) ایسی عورت

جس کے بال ایک پورے سے کم رہ گئے ہوں، اس کیلئے اب قَصْر کی

مُعافی ہے کیونکہ قَصْر ممکن نہ رہا اور حَلَق کرنا اس کے لیے مَنَع ہے۔ ایسی

صورت میں اگر حج کا مُعاملہ ہے تو افضل یہ ہے کہ ایامِ مَحَرِّ کے آخر میں

(یعنی 12 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَام کے غروبِ آفتاب کے بعد) احرام سے باہر

آئے، اگر ایامِ مَحَرِّ کے آخر تک انتظار نہ بھی کیا تو کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔

مُتَفَرِّقُ سُوال و جواب

سُوال: سرِ یامُنہ زخمی ہو جانے کی صورت میں پٹی باندھنا گناہ تو نہیں؟

جواب: مجبوری کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا، البتہ ”جُزْءِ غیرِ اختیاری“ کا کُفَّارہ

دینا آئے گا۔ لہذا اگر دِنِ یارات یا اس سے زیادہ دیر تک اتنی چوڑی

پٹی باندھی کہ چوتھائی (1/4) یا اس سے زیادہ سرِ یامُنہ چھپ گیا تو دَم

اور کم میں صدقہ واجب ہوگا (جُزْءِ غیرِ اختیاری کی تفصیل صفحہ 136 پر ملاحظہ فرمائیے)

اس کے علاوہ جِسَم کے دوسرے اعضاء پر نیز عورت کے سر پر بھی مجبوراً چٹّی باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال: حج یا عمرے کی سعی کے قبل حَلَق کروالیا کئی روز گزر گئے کیا کرے؟

جواب: حج میں حَلَق کا مسنون وقت سعی سے قبل ہی ہوتا ہے یعنی حَلَق سے پہلے سعی کرنا خلاف سنت ہے۔ لہذا اگر کسی نے سعی سے قبل حَلَق کروایا تو کوئی حرج نہیں۔ اور کئی دن گزرنے سے بھی مزید کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ سعی کے لئے کوئی وقت انتہاء (END TIME) مقرر نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ سعی کے بغیر ”وطن“ چلا گیا تو اب ترک واجب کی وجہ سے دم لازم آئے گا، پھر اگر وہ لوٹ کر سعی کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا البتہ بہتر یہ ہے کہ اب وہ دم ہی دے کہ اس میں نفع فُتْرَاء ہے۔ یہ حکم اسی وقت ہے کہ جب حَلَق اپنے وقت یعنی ایامِ نحر میں دسویں کی رَمَی کے بعد کروایا ہو، اگر رَمَی سے قبل یا ایامِ نحر کے بعد حَلَق کروایا تو دم واجب ہوگا۔ عمرے میں اگر کسی نے سعی سے قبل حَلَق کروایا تو اس پر دم لازم آئے گا۔ پھر اگر پورا یا طواف کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے کر چکا تھا تو احرام سے نکل جائے گا ورنہ نہیں۔ کئی دن گزر جانے کی وجہ سے بھی سعی

ساقط نہیں ہوگی کیونکہ یہ واجب ہے لہذا اسے سعی کرنی ہوگی۔

سوال: کیا 13 ذوالحجۃ الحرام سے عمرے شروع کر دیئے جائیں؟

جواب: جی نہیں۔ ایام تشریق یعنی 9، 10، 11، 12 اور 13 ذوالحجۃ الحرام ان پانچ دنوں میں عمرے کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ)

ہے۔ اگر باندھا تو دم لازم آئے گا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۵۴۷)

13 کو غروبِ آفتاب کے بعد احرام باندھ سکتے ہیں

سوال: کیا مقامی حضرات جنہوں نے اس سال حج نہیں کیا وہ بھی ان دنوں یعنی نویں تا تیرہویں پانچ دن عمرہ نہیں کر سکتے؟

جواب: ان کے لیے بھی ان دنوں عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

آفاقی، حلیٰ اور میقاتی سبھی کیلئے اصل ممانعت ان دنوں میں عمرے کا

احرام باندھنے کی ہے۔ عمرہ کا وقت پورا سال ہے، مگر پانچ دن عمرہ کا

احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر نویں سے قبل باندھے ہوئے

احرام کے ساتھ ان (پانچ) دنوں میں عمرہ کیا تو کوئی حرج نہیں اور اس

صورت میں بھی مُستَحَب یہ ہے کہ ان دنوں کو گزار کر عمرہ کرے۔

سوال: اَشْہَرِ حج میں اگر کوئی حَلّی یا حَرَمی عُمَرہ بھی کرے اور حج بھی کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنے والے پر دم واجب ہو جائے گا کیوں کہ اس کو صُرف حج افراد کی اجازت ہے جس میں عُمَرہ شامل نہیں۔ البتہ وہ صرف عُمَرہ کر سکتا ہے۔

سوال: احرام میں کھانے سے قَبْل اور بعد ہاتھ دھونا کیسا؟ نہ دھونے سے میل کچیل پیٹ میں جائے گا اور بعد میں نہیں دھوئیں گے تو ہاتھ چکنے اور بدبودار رہیں گے، کیا کریں؟

جواب: دونوں بار بغیر صابُن وغیرہ کے ہاتھ دھو لیجئے اگر کوئی خارجی کا لک یا چکنا ہٹ ہاتھوں میں لگی ہو تو ضرورتاً کپڑے سے پونچھ لیجئے۔ مگر بال نہ ٹوٹیں اس کی احتیاط کیجئے۔

سوال: وضو کے بعد مُحْرَم کا رُومال سے ہاتھ منہ پونچھنا کیسا ہے؟

جواب: منہ پر (اور مَرْدِسر پر بھی) کپڑا نہیں لگا سکتے، حُشَم کا باقی حصہ مثلاً ہاتھ وغیرہ اتنی احتیاط کے ساتھ پونچھ سکتے ہیں کہ میل بھی نہ چھوٹے اور بال بھی نہ ٹوٹے۔

سوال: حُجْرَہ چہرہ بچا کر پی کیپ والا یا کمافی دار نقاب ڈال سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ڈال سکتی ہے مگر ہوا چلی یا غلطی ہی سے اپنا ہاتھ نقاب پر رکھ لیا جس کے

سبب چاہے تھوڑی سی دیر کیلئے بھی چہرے پر نقاب لگ گیا تو کفارے کی صورت بن سکتی ہے۔

سوال: حَلَق کرواتے وقت حُرَّم سر پر صابُن لگائے یا نہیں؟

جواب: صابُن نہ لگائے کیوں کہ میل چھوٹے گا اور میل بٹھڑانا احرام میں مکروہ (تزیہی) ہے۔

سوال: ماہواری کی حالت میں عورت احرام کی نیت کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتی ہے مگر احرام کے نفل ادا نہیں کر سکتی، نیز طواف پاک ہونے کے بعد کرے۔

سوال: سِلّائی والے چپل پہننا کیسا ہے؟

جواب: وَسْطِ قدم یعنی قدم کا اُبھرا ہوا حصّہ اگر نہ چھپائیں تو حَرَج نہیں۔

سوال: احرام میں گرہ یا بکسوا (سیفی پن) یا بٹن لگانا کیسا؟

جواب: خلافِ سنّت ہے۔ لگانے والے نے بُرا کیا، البتہ دم وغیرہ نہیں۔

سوال: حُرَّم ناک یا کان کا میل نکال سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وضو میں ناک کے نرم بالے تک روئیں روئیں پر پانی بہانا سنّتِ مؤکدہ

ہے اور عَئِشَل میں فَرَض۔ لہذا اگر ناک میں ریٹھ سوکھ گئی تو چھڑانا ہوگا، اور پلکوں وغیرہ میں اگر آنکھ کی چھڑ سوکھ گئی ہے تو اسے بھی وضو اور عَئِشَل کیلئے چھڑانا فرض ہے مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ بال نہ ٹوٹے۔ رہا کان کا میل نکالنا تو اسے چھڑانے کی اجازت کی صَراحت کسی نے نہیں کی لہذا اس کا حَکَم وہی ہوگا جو بدن کے میل کا ہے یعنی اس کا چھڑانا مکروہ تنزیہی ہے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ بال نہ ٹوٹے۔

سوال: کیا زندہ والدین کے نام پر عمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔ فرض نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نیز ہر قسم کے نیک کام کا ثواب زندہ، مُردہ سب کو ایصال کر سکتے ہیں۔

سوال: احرام کی حالت میں جُوں مارنے کے کفارے بتا دیجئے۔

جواب: اپنی جُوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جُوں ہو تو روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مُٹھی اَناج اور اس (یعنی تین) سے زیادہ میں صدقہ۔ جُوں مارنے کے لئے سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا جب بھی وہی کفارے ہیں جو مارنے میں ہیں۔ دوسرے نے اس کے کہنے پر اس کی جُوں ماری جب بھی اس (یعنی حُرَم) پر کفارہ ہے

اگرچہ مارنے والا احرام میں نہ ہو۔ زمین وغیرہ پر گری ہوئی جُوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی جُوں میں مارنے والے پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی مُحَرَّم ہو۔

عَرَب شریف میں کام کرنے والوں کے لئے

سوال: اگر مَکَّہ مَکْرَمَہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا میں کام کرنے والے مثلاً ڈرائیور یا وہاں کے باشندے وغیرہ روزانہ بار بار ”طائف شریف“ جائیں تو کیا ہر بار واپسی میں انھیں روزانہ عمرے وغیرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب: یہ قاعدہ ذہن نشین کر لیجئے کہ اہل مَکَّہ اگر کسی کام سے ”حُدُودِ حَرَم“ سے باہر مگر میقات کے اندر (مثلاً جَدَّہ شریف) جائیں تو انھیں واپسی کے لئے احرام کی حاجت نہیں اور اگر ”میقات“ سے باہر (مثلاً مدینہ پاک، طائف شریف، ریاض وغیرہ) جائیں تو اب بغیر احرام کے ”حُدُودِ حَرَم“ میں واپس آنا جائز نہیں۔ ڈرائیور چاہے دن میں کئی بار آنا جانا کرے ہر بار اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوتا رہے گا۔ بغیر احرام کے مَکَّہ مَکْرَمَہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا آئے گا تو دُوم واجب ہوگا اگر اسی سال میقات سے باہر جا کر احرام باندھ لے تو دُوم ساقط ہو جائیگا۔

احرام نہ باندھنا ہو تو حیلہ

سوال: اگر کوئی شخص جدّہ شریف میں کام کرتا ہو تو اپنے وطن مثلاً پاکستان سے کام

کے لئے جدّہ شریف آیا تو کیا احرام لازمی ہے؟

جواب: اگر نیت ہی جدّہ شریف جانے کی ہے تو اب احرام کی حاجت نہیں بلکہ

اب جدّہ شریف سے مگّہ مُعَظَّمہ زادھا اللہ شرفاً وَتَعْظِيماً بھی جانا ہو

جائے تو احرام کے بغیر جاسکتا ہے۔ لہذا جو شخص مگّہ مکرمہ زادھا اللہ

شرفاً وَتَعْظِيماً میں بغیر احرام جانا چاہتا ہو وہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی

اُس کا ارادہ پہلے مثلاً جدّہ شریف جانے کا ہو اور مگّہ مُعَظَّمہ زادھا اللہ

شرفاً وَتَعْظِيماً حج و عمرے کے ارادے سے نہ جاتا ہو۔ مثلاً تجارت کے

لئے جدّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مگّہ مکرمہ زادھا اللہ

شرفاً وَتَعْظِيماً کا ارادہ کیا۔ اگر پہلے ہی سے مگّہ پاک زادھا اللہ شرفاً

وَتَعْظِيماً کا ارادہ ہے تو بغیر احرام نہیں جاسکتا۔ جو شخص دوسرے کی طرف

سے حج بدل کو جاتا ہے اُسے یہ حیلہ جائز نہیں۔

عمرہ یا حج کے لئے سوال کرنا کیسا؟

سوال: بعض غریب عشاق عمرہ یا سفر حج کے لئے لوگوں سے مالی امداد کا سوال

کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: حرام ہے۔ صَدْرُ الْإِذَا فَاضِلٌ مَوْلَانَا نَعِیمُ الدِّینِ مُرَادِی عَلیہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی

نقل کرتے ہیں: ”بعض یمنی حج کے لئے بے سرو سامانی کے ساتھ روانہ

ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَكِّل (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ رکھنے والا)

کہتے تھے اور مَکَّہ مَکْرَمَہ پہنچ کر سُوال شروع کر دیتے اور کبھی غَضَب و

حِیَآت کے بھی مُرتکب ہوتے، اُن کے بارے میں یہ آیت مقدّسہ

نازل ہوئی اور حُکْم ہوا کہ توشہ (یعنی سفر کے اخراجات) لے کر چلو اوروں پر

بار نہ ڈالو، سُوال نہ کرو کہ بہتر توشہ (یعنی زادِ راہ) پر ہیز گاری ہے۔“

(خزائنُ العرفان ص ۶۷ مکتبۃ المدینہ)

چُنانچہ پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت نمبر 197 میں ارشادِ ربِّ العباد ہوتا ہے:

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ تَرَجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اور توشہ ساتھ لو کہ

التَّقْوَىٰ (پ ۲، البقرہ ۱۹۷) سب سے بہتر توشہ پر ہیز گاری ہے۔

سُلطانِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ

ہے: ”جو شخص لوگوں سے سُوال کرے حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچانے اتنے بال بچے ہیں جن کی

طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُہ پر گوشت نہ ہوگا۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۷۴ حدیث ۳۰۲۶)

مدینے کے دیوانو! بس صبر کیجئے، سوال کی ممانعت میں اس قدر اہتمام ہے کہ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: غُسل کے بعد احرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خوشبو لگائیے بشرطیکہ اپنے پاس موجود ہو، اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے طلب نہ کیجئے کہ یہ بھی سوال ہے۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۵۰۹)

جب بلایا آقا نے خود ہی انتظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عمرے کے ویزے پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ اپنے وطن سے رَمَضانُ الْمُبَارَك میں عمرے کا ویزا لے کر حَرَمَیْن طَیْبَیْن زَاہِمَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا جاتے ہیں، ویزا کی مُدَّت ختم ہو جانے کے باوجود وہیں رہتے ہیں یا حج کر کے وطن واپس جاتے ہیں اُن کا یہ فعل شرعاً دُرست ہے یا نہیں؟

جواب: دُنیا کے ہر ملک کا یہ قانون ہے کہ بغیر ویزا کے کسی غیر ملکی کو رُکنے نہیں دیا جاتا۔ حَرَمَیْن طَیْبَیْن زَاہِمَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں بھی یہی قاعدہ ہے۔ مُدَّت ویزا ختم ہونے کے بعد رُکنے والا اگر پولیس کے ہاتھ لگ جائے، تو اب چاہے وہ احرام کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو اُسے قید کر

لیتے ہیں، نہ اُسے عمرہ کرنے دیتے ہیں نہ ہی حج، سزا دینے کے بعد ”خُرُوج“ لگا کر اُسے اُس کے وطن روانہ کر دیتے ہیں۔ یاد رہے! جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذلت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”مباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جرم ہوتی ہیں اُن میں مُلْوَث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیت و ذلت کے لئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۷ ص ۳۷۰) لہذا بغیر visa کے دنیا کے کسی ملک میں رہنا یا ”جج“ کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے ”جج“ کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو مَعَآذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

غیر قانونی رُکنے والے کی نماز کا اہم مسئلہ

سوال: جج کیلئے بغیر visa رُکنے والا نماز پوری پڑھے یا قصر کرے؟

جواب: عمرے کے ویزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں visa کی مدت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیت ہو وہ ویزا کی مدت ختم ہوتے وقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے اُن کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے اگرچہ برسوں پڑے رہیں۔ البتہ ایک بار بھی اگر 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصلے کے سفر کے ارادے سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہر نکلتے ہی مسافر ہو گئے اور اب اُن کی اقامت کی نیت بے کار ہے۔ مثلاً کوئی شخص پاکستان سے عمرے کے VISA پر مکہ مکرمہ زادھَا اللہ شرفًاو تَعْظِيْمًا گیا، VISA کی مدت ختم ہوتے وقت بھی مکہ شریف ہی میں مقیم ہے تو اُس پر مقیم کے احکام ہیں۔ اب اگر مثلاً وہاں سے مدینہ منورہ زادھَا اللہ شرفًاو تَعْظِيْمًا آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مسافر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکہ مکرمہ زادھَا اللہ شرفًاو تَعْظِيْمًا آ جائے پھر بھی مسافر رہے گا، اس کو ”نماز قصر“ ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں دوبارہ VISA مل جانے کی صورت میں اقامت کی نیت کی جاسکتی ہے۔

حَرَم میں کبوتروں، ٹڈیوں کو اڑانا، ستانا

سوال: حَرَم کے کبوتروں اور ٹڈیوں کو خواخواہ اڑانا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حَرَم کے کبوتر اڑانا منع ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۰۸)

سوال: حَرَم کے کبوتروں اور ٹڈیوں (ترڈی) کو ستانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیعَہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حَرَم کے جانور

کو شکار کرنا یا اُسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے۔ مُحْرَم اور غیر مُحْرَم

دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۸۶)

سوال: مُحْرَم کبوتر دُخ کر کے کھا سکتے ہیں؟

جواب: بہارِ شریعت جلد اول صَفْحَہ 1180 پر ہے: مُحْرَم نے جنگل کے

جانور کو دُخ کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مُردار ہے، دُخ کرنے کے بعد اُسے

کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ

دے اور اگر نہیں دیا تھا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔

سوال: حَرَم کی ٹڈی پکڑ کر کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حرام ہے۔ (ویسے ٹڈی حلال ہے، مچھلی کی طرح مری ہوئی بھی کھا سکتے ہیں اس

کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی)

سوال: مسجد الحرام کے باہر لوگوں کے قدموں سے کچل کر زخمی اور مری ہوئی بے شمار ہڈیاں پڑی ہوتی ہیں اگر یہ ہڈیاں کھالیں تو؟

جواب: اگر کسی نے ہڈیاں کھالیں تو اُس پر کوئی کفارہ نہیں کیونکہ حَرَم میں شکار ہونے والے اُس جانور کا کھانا حرام ہے جو شرعی طریقے سے ذبح کرنے سے حلال ہوتا ہو جیسے ہرن وغیرہ۔ اور ایسے شکار کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حَرَم میں شکار کرنے سے وہ جانور مُردار قرار پاتا ہے اور مُردار کا کھانا حرام ہے۔ ہڈی کا کھانا اس لئے حلال ہے اس میں شرعی طریقے سے ذبح کرنے کی شرط نہیں، یہ جس طرح بھی ذبح ہو جائے حلال ہے، جیسے پاؤں تلے روندنے سے یا گلا دبانے سے ماری جائے تب بھی حلال ہی رہتی ہے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ بالقصد (ارادۃً) ہڈیاں شکار کرنے کی بہر حال حُد و حَرَم میں اجازت نہیں۔

سوال: حَرَم کے خشکی کے جنگلی جانور کو ذبح کرنے کا کفارہ بھی بتادیتجئے۔

جواب: اس کا کفارہ اس کی قیمت صدقہ کرنا ہے۔^۱

۱۔ دینہ

۱۔ اِکْفَارِے کے تفصیلی احکام مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد ۱ صفحہ 1179 پر ملاحظہ فرمائیے بلکہ صفحہ 1191 تک مطالعہ کر لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ضروری مسائل جاننے کو ملیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

سوال: حَرَم کی مُرغی ذَبْح کرنا، کھانا کیسا؟

جواب: حلال ہے۔ گھریلو جانور مثلاً مُرغی، بکری، گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ ذَبْح کرنے، اور ان کا گوشت کھانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ مُمانَعَت خشکی کے وَحْشی یعنی جنگلی جانور کے شکار کی ہے۔

سوال: مسجدِ الحرام کے باہر بہت ساری ٹڈیاں ہوتی ہیں اگر کوئی ٹڈی پاؤں یا گاڑی میں کچل کر زخمی ہوگئی یا مرگئی تو؟

جواب: کفارہ دینا ہوگا، بہارِ شریعت جلد اول صَفَحہ 1184 پر ہے: ٹڈی بھی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔ صَفَحہ 1181 پر ہے: کفارہ لازم آنے کے لیے قَضَا (یعنی جان بوجھ کر) قَتْل کرنا شَرَط نہیں بھول چوک سے قَتْل ہو واجب بھی کفارہ ہے۔

سوال: مسجدِ الحرام میں بکثرت ٹڈیاں ہوتی ہیں، خُدام صفائی کرتے ہوئے واپس وغیرہ سے بے دردی کے ساتھ گھسیٹتے ہیں جس سے زخمی ہوتیں، مرتی ہیں۔ اگر نہ کریں تو صفائی کی صورت کیا ہوگی؟ اسی طرح سناہے کبوتروں کی تعداد میں کمی کیلئے ان کو پکڑ کر کہیں دُور چھوڑ آتے یا کھا جاتے ہیں۔

جواب: بیڑیاں اگر اتنی کثیر ہیں کہ ان کی وجہ سے حرج واقع ہوتا ہے تو ان کے مارنے میں کوئی حرج نہیں، اس کے علاوہ مارنے پر تاوان لازم ہوگا، چاہے جان بوجھ کر ماریں یا غلطی سے ماری جائیں۔ حرم کا کبوتر پکڑ کر ذبح کر دیا تو تاوان لازم ہے یونہی حرم سے باہر بھی چھوڑ آنے پر تاوان لازم ہوگا، جب تک کہ ان کے امن کے ساتھ حرم میں واپس آ جانے کا علم نہ ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں تاوان اُس کبوتر کی قیمت ہے اور اس سے مراد وہ قیمت جو وہاں پر اس طرح کے معاملات کی معرفت و بصارت (یعنی جان پہچان و معلومات) رکھنے والے دو شخص بیان کریں اور اگر دو شخص نہ ملتے ہوں تو ایک کی بھی بات کا اعتبار کیا جائے گا۔

سوال: حرم کی مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: مچھلی خشکی کا جانور نہیں، اسے کھا سکتے ہیں اور ضرر و تاشکار بھی کر سکتے ہیں۔

سوال: حرم کے چوہے کو مار دیا تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: کوئی کفارہ نہیں اس کو مارنا جائز ہے۔ بہار شریعت جلد اول صفحہ 1183 پر ہے کو، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوند، گٹ کھٹاؤ (یعنی کاٹ کھانے والا لٹا)، پٹو، چھر، کھلی، کچھوا، کیڑا، تینگا،

کاٹنے والی چوٹی، مکھی، چھپکلی، بُر اور تمام خُشراٹُ الارض (یعنی کیڑے مکوڑے) بِجُو، لُو مڑی، گیدڑ جب کہ یہ دَرندے حملہ کریں یا جو دَرندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداء حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تَیئد وا (چیتہ کی طرح کا ایک جانور) ان سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔
یوہیں پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

سوال: حَرَم کے پیڑ وغیرہ کاٹنے کے مُتَعَلِّق بھی کچھ ہدایات دے دیجئے۔

جواب: دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صَفَحَات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد اول“، صَفَحہ 1189 تا 1190

سے چند مسائل ملاحظہ ہوں: حَرَم کے دَرَخْت چار قسم ہیں: ﴿۱﴾ کسی نے اُسے بویا ہے اور وہ ایسا دَرَخْت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿۲﴾ بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿۳﴾ کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿۴﴾ بویا نہیں، نہ اس قسم سے ہے جسے لوگ بوتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے

وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جُرمانہ نہیں۔ رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا۔ چوتھی قسم میں جُرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا اور جُرمانہ اُسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ جُرمانہ یہ ہے کہ اُس کی قیمت کا غلّہ لے کر مساکین پر تَصَدَّق کرے، ہر مسکین کو ایک صَدَقہ اور اگر قیمت کا غلّہ پورے صَدَقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لیے حَرَم کے مساکین ہونا ضرور نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تَصَدَّق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حَرَم میں ذَبْح کر دے روزہ رکھنا کافی نہیں۔ مسئلہ ۳: جو دَرَحْتَ سُوکھ گیا اُسے اُکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نَفْع بھی اُٹھا سکتا ہے مسئلہ ۵: دَرَحْتَ کے پتے توڑے اگر اس سے دَرَحْتَ کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یوہیں جو دَرَحْتَ پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ مالک سے اجازت لے لی ہو اُسے قیمت دیدے مسئلہ ۶: چند شخصوں نے مل کر دَرَحْتَ کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب حُرّم ہوں یا غیر حُرّم یا بعض حُرّم بعض غیر حُرّم۔ مسئلہ ۷: حَرَم کے پیلو یا کسی دَرَحْتَ کی

مَسْوَک بنانا جائز نہیں۔ مسئلہ ۹: اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ دَرِ خُث جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ مسئلہ ۱۰: ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ باقی کاٹنا، اُکھاڑنا، اس کا وہی حُکم ہے جو دَرِ خُث کا ہے۔ سوا اذخراور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے۔ کھجی کے توڑنے، اُکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

مِیقَات سے بغیرِ احرام گزرنے کے بارے میں سَوَال جواب
سَوَال: اگر کسی آفاقی نے مِیقَات سے احرام نہیں باندھا، مسجدِ عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مَکَّہ مَکْرَمَہ زَاوَا اللہُ شَرَّفَاو تَعْظِیْمَا کے ارادے سے کوئی آفاقی چلا اور مِیقَات میں بغیرِ احرام داخل ہو گیا تو اُس پر دم واجب ہو گیا۔ اب مسجدِ عائشہ سے احرام باندھنا کافی نہیں یا تو دم دے یا پھر مِیقَات سے باہر جائے اور وہاں سے عمرے وغیرہ کا احرام باندھ کر آئے تب دم ساقط ہوگا۔

مآخذ و مراجع

قرآن پاک	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	الایضاح فی مناسک الحج	المکتبۃ الامدادیہ مکتبہ المکرمہ
تفسیر خزائن العرفان	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی	المحرمین فی المناسک	مؤسسۃ الریان بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت	مسک منقط	باب المدینہ کراچی
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	لباب المناسک	باب المدینہ کراچی
ترمذی	دار الفکر بیروت	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت	بہار شریعت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	فتاوی حج و عمرہ	تبیت اشاعت ابست باب المدینہ کراچی
ابویعلی	دار الکتب العلمیہ بیروت	احرام اور خوشبو دارصائن	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹر مرکز الاولیاء لاہور
ابوداؤد و طرابلسی	دار المعرفہ بیروت	الشفاء	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت	المواہب اللدیۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المنامات	دار الکتب العلمیہ بیروت	بستان المحبین	باب المدینہ کراچی
مسند امام شافعی	دار الکتب العلمیہ بیروت	مشوی	الفصل ہائے انہج ان کتاب مرکز الاولیاء لاہور
ابن عساکر	دار الفکر بیروت	اخبار الایثار	فاروقی اکیڈمی گمبٹ پاکستان
جامع العلوم والحکم	دار الکتب العلمیہ بیروت	جذب القلوب	انور بیاضی رضویہ پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
در مختار	دار الکتب العلمیہ بیروت	کتاب الحج	مکتبہ نعمانیہ ضیاء کوٹ
رد المحتار	دار الکتب العلمیہ بیروت	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
فتاویٰ عالمگیری	دار الفکر بیروت	وسائل بخشش	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ



حج و عمرہ کا طریقہ اور دعائیں

فیضانِ الحرمین



سفارہ



ادب و کمال



مباح و حرام



مقام ابراہیم



مزدلفہ



حجرات

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، مہمانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو جلال

محمد الیاس شہ عطاء قادری رضوی

کامیابیت کا
الذی لا یفشل

مکتبہ المدینہ
(دعوت اسلامی)
SC1286

©CSO
www.
www.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلَّذِيْنَ اَعَاذُوْهُ بِاَلِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی تَحْلِيْفِ قُرْآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہرعات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اُنھی اُنھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی ایجاز ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہتیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اچھرائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو متفق کروانے کا معمول بنالینے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلٰی اِس کی بَرَکات سے پابند سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بتائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلٰی اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلٰی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید سہرہ کمار، فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل اور چار سہیل چاک، اقبال روڈ، فون: 051-5553785
- لاہور: داتا دار، مارکیٹ گل خان، روڈ، فون: 042-37311679
- فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سڑک، صدر۔
- سرور آباد (ضلع آباد): امین چار بازار، فون: 041-2632625
- خان چمر: ذوالفقار چاک، کمرہ نمبر 1، فون: 068-5571686
- سکسٹر: چاک شہید اس میر، فون: 058274-37212
- نواب شاہ: چکارا بازار، نزد MCB، فون: 0244-4362145
- حیدرآباد: فیضان مدینہ آفیس، فون: 022-2620122
- سکسٹر: فیضان مدینہ، راج روڈ، فون: 071-5619195
- ملتان: نوز تبیل، حالی سہولت، نزد بزرگ، فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضان مدینہ، شوپہ، رومل، گوجرانوالہ، فون: 055-4225853
- کابل: کابل انٹرنل ٹویجہ سہرہ، نوز تبیل، کابل، فون: 044-2550767
- گلبرگ: (مرکبہ) فیضان مدینہ، باغیچہ، نزد سہیل، فون: 048-6007128



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net